صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

www.islamiurdubook.blogspot.com

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

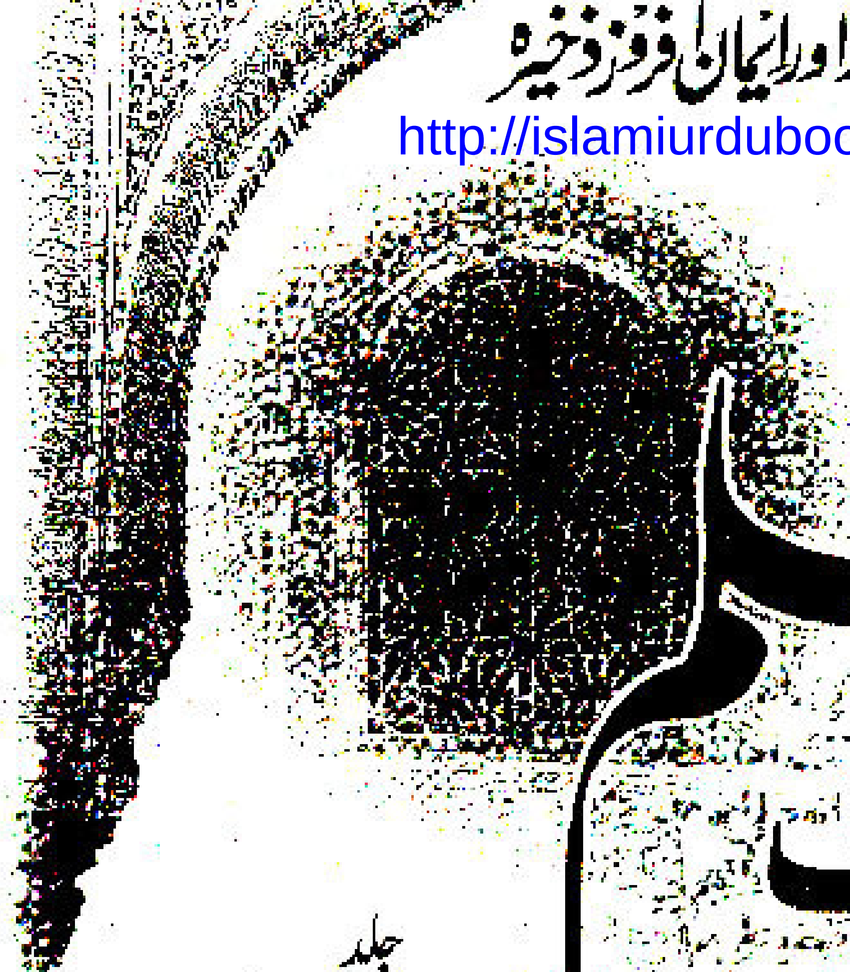
ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

E-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI

۷۴۲۲، احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ



صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مع ترجمہ

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور 042-7321865

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست مضامین صحیح مسلم جلد ششم

http://islamiurdubook.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْفَضَائِلِ
فضیلتوں کے مسائل

بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَ تَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

٥٩٣٨– عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)).

٥٩٣٩– عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)).

بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

٥٩٤٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

باب: رسول اللہؐ کے نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا

۵۹۳۸- واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسمٰعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے۔

۵۹۳۹- جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

باب: تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا

۵۹۴۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۵۹۳۸) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کفو نہیں ہو سکتے اسی طرح ہاشمی کے کفو وہ قریش نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے۔

(۵۹۴۰) ☆ اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ کی سرداری سے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا اور سرداری آپ کی بخوبی کھل جاوے گی۔ اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہیں فرمایا جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ ((وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ)).

نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی۔

بَابٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان

۵۹۴۱-عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ.

۵۹۴۱- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا تو ایک ٹپ لایا گیا پھیلا ہوا' لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے۔ میں نے اندازہ کیا تو ساٹھ سے اسی آدمی تک نے وضو کیا ہو گا۔ میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا۔

۵۹۴۲-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذَٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

۵۹۴۲-انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا' پانی نہ ملا' پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا اس میں وضو کرنے کا۔ انسؓ نے کہا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی۔

۵۹۴۳-عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فِيْمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيْعُ أَصْحَابِهِ قَالَ

۵۹۴۳-انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب زوراء میں تھے اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب۔ آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا۔ قتادہؒ نے کہا میں نے انسؓ سے کہا اے

لئے ہے بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واما بنعمة ربك فحدث دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے۔

اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے بعد اس کے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نہ نکلے۔ چوتھے یہ کہ اس تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو۔ پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ اور خصائل کی وجہ سے ہے۔ (نووی)

قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ.

ابو حمزہؓ! کتنے آدمی اس وقت ہوں گے انس نے کہا قریب تین سو آدمیوں کے تھے (شاید یہ دوسرے وقت کا ذکر ہے)۔

٥٩٤٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَأُتِيَ بِإِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ.

٥٩٤٤- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ زوراء میں تھے آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھپتی تھیں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

٥٩٤٥- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدُمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدُمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((عَصَرْتِيهَا)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا)).

٥٩٤٥- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ ﷺ کو ایک کپی میں گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ کے طور پر۔ پھر اس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام مالک اس کپی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا۔ اسی طرح ہمیشہ اس کے گھر کا سالن قائم رہتا۔ ایک بار ام مالک نے (حرص کر کے) اس کپی کو نچوڑ لیا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ نے فرمایا اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

٥٩٤٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ.

٥٩٤٦- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ سے کھانا مانگتا تھا آپ نے اس کو آدھا وسق جو دیئے (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے)۔ پھر وہ شخص اور اس کی بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ اس شخص نے ماپا اس کو، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اگر تو اس کو نہ ماپتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے اور وہ ایسا ہی رہتا (کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا بھروسا جاتا رہا اور بے صبری نمود ہوئی پھر برکت کہاں رہے گی)۔

٥٩٤٧- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى

٥٩٤٧- معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ ایک دن آپ نے نماز میں دیر کی پھر

إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ ((إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ)) فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا)) قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ ((يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا)).

٥٩٤٨- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ ((أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ

نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے۔ پھر نکلے اس کے بعد مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ بعد اس کے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور نہیں پہنچو گے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم میں سے اس چشمہ کے پاس تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگاوے جب تک میں نہ آؤں۔ معاذؓ نے کہا پھر ہم اس چشمے پر پہنچے ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر پانی ہو گا وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ کو منظور تھا وہ آپ نے ان کو سنایا۔ پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے‘ پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا۔ وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیوں اور جانوروں کو)۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا اے معاذؓ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے گا (یہ بھی آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا۔ اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)۔

٥٩٤٨- ابو حمید سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القریٰ (ایک مقام ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے جو ایک عورت کا تھا۔ آپ نے فرمایا اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہؐ کے اندازے میں وہ دس وسق معلوم ہوا۔ آپ نے اس عورت سے کہا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آویں اگر خدا چاہے۔ پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا آج کی رات زور کی آندھی

فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ)) فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ وَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا)) فَقَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيَّرَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ ((أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ)).

٥٩٤٩- عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ

چلے گی تو کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دیوے پھر ایسا ہی ہوا زور کی آندھی چلی۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس کو ہوا اڑا لے گئی اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا۔ اس کے بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لے کر اور رسول اللہؐ کے لیے ایک سفید خچر تحفہ لایا۔ رسول اللہؐ نے اس کو جواب لکھا اور ایک چادر تحفہ بھیجی۔ پھر ہم لوٹے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے آپ نے اس عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا کتنا میوہ نکلا؟ اس نے کہا پورے دس وسق نکلا آپ نے فرمایا میں جلدی جاؤں گا' تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر جاوے۔ ہم نکلے یہاں تک مدینہ دکھلائی دینے لگا آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کے گھر بہتر ہیں (کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے)۔ پھر بنی عبدالاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر' پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے۔ پھر سعد بن عبادہؓ ہم سے ملے' ابو اسید نے ان سے کہا تم نے نہیں سنا رسول اللہؐ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے اخیر کر دیا۔ یہ سن کر سعدؓ نے رسول اللہؐ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب کے آخر میں کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہے۔

۵۹۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں سعد بن عبادہؓ کا قصہ نہیں ہے اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والے کو اس کا ملک لکھ دیا۔

(۵۹۴۹) ☆ اس حدیث میں کئی معجزے ہیں آپ کے۔ ایک میوہ کا ایسا ٹھیک اندازہ جو اچھے اچھے جاننے والوں سے نہ ہو سکا۔ دوسرے ہوا کی خبر دینا پہلے سے۔ تیسرے منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہونے سے ہوا میں۔

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَبَرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

بَابُ تَوَكُّلِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

باب: آپ کے توکل کا بیان

۵۹۵۰ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

۵۹۵۰- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف، ہم نے آپ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ آپ ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آیا میں سو رہا تھا اس نے تلوار اتار لی۔ میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آگئی۔ وہ بولا اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے؟ میں نے کہا اللہ، پھر دوسری بار اس نے یہی کہا میں نے کہا اللہ۔ یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی۔ وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔

۵۹۵۱ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ .

۵۹۵۱- جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جب آپ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے، ایک روز دوپہر کے وقت پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۵۲ — عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

۵۹۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۵۹۵۰) ☆ سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں پر امتحان کے وقت سٹی بھول جاتے ہیں میں نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے، بعضوں نے زہر کھا لیا اور جان دی لاحول ولا قوۃ۔ یہ حدیث بھی آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے، اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے۔

وَلَمْ يَذْكُرْهُ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ

باب: رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال

۵۹۵۳- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ)).

۵۹۵۳- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس کی جو خدا نے مجھ کو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینہ برسا زمین پر اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا اس نے پانی کو سمیٹ رکھا پھر اللہ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے لوگوں نے اس سے پیا اور پلایا اور چرایا (بخاری کی روایت میں زرعوا ہے یعنی کھیتی کی اس سے) اور کچھ حصہ اس کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے نہ گھاس اگاوے (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا)۔ تو یہ مثال ہے اس کی جس نے خدا کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز نے جو مجھ کو عطا فرمائی اس نے آپ بھی جانا اور اوروں کو بھی سکھایا۔ اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو جس کو میں دے کر بھیجا گیا قبول نہ کیا۔

بَابُ شَفَقَتِهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ وَمُبَالَغَتِهِ فِي تَحْذِيرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ

باب: آپ کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی اس کا بیان

۵۹۵۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

۵۹۵۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۵۹۵۳) ☆ یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں:۔

قسم اول:- جو پانی سے زندہ ہوتی ہیں اور گھاس اور ترکاری اور میوے اگاتی ہے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا آپ بھی عمل کیا لوگوں کو سکھایا انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔

دوسری قسم:- وہ جو خود نہیں اگاتی لیکن پانی روک رکھتی ہے اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا لیکن اس کو اتنی فہم نہیں کہ اس میں سے باریک مطلب نکالے۔ خیر اس سے سن کر اور لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

تیسری قسم:- چکنی صاف زمین جہاں نہ گھاس اگتی ہے نہ پانی تھمتا ہے۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین کی طرف توجہ نہ کی ہو نہ اس کو یاد رکھا۔ (نووی)

(۵۹۵۴) ☆ عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کر اپنے کپڑے لکڑی پر

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ)).

نے فرمایا میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم! میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں ننگا ڈرانے والا ہوں☆ سو جلدی بھاگو۔ اب اس کی قوم میں سے بعضوں نے اس کا کہنا مانا وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے اور آرام سے چلے گئے اور بعضوں نے جھٹلایا وہ صبح تک اسی جگہ رہے اور صبح ہوتے ہی لشکر ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہ کیا اور جڑ سے اکھیڑ دیا۔ سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا مانا اور جھٹلایا سچے دین کو۔

٥٩٥٥ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ)).

۵۹۵۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور میری امت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھا دھند اس میں گر پڑتے ہو۔

٥٩٥٦ - عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۹۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٥٩٥٧ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذَلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ

۵۹۵۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے اور وہ شخص ان کو روکنے لگا لیکن وہ نہ رکے اس میں گرنے لگے۔ یہ مثال ہے میری اور تمہاری، میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم نہیں مانتے

☆ پر اٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو۔ ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں۔

(۵۹۵۵) ☆ یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں۔ اور حضرت کمال شفقت سے ان نادانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کر روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہیں رکتے۔

عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا))۔

اس میں گھسے جاتے ہو۔

٥٩٥٨- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي))۔

۵۹۵۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی اور ٹڈی اور پتنگے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا اسی طرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں انگار سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے۔

بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

باب: آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا

٥٩٥٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ))

۵۹۵۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوب صورت' لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے اور میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہو گا)۔

٥٩٦٠-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ أَلَّا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ))۔

۵۹۶۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کو زیب دیا اور آرائش دی اور پورا کیا مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور ان کو وہ عمارت پسند آئی وہ کہنے لگے مکان والے سے تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی تو تیری عمارت پوری ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں۔

٦٩٦١-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ

۶۹۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ)).

٥٩٦٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

٥٩٦٢- ابو سعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٥٩٦٣- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ)).

٥٩٦٣- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے ایک گھر بنایا اس کو پورا کیا اور تمام کیا پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا اور لگے تعجب کرنے اور کہنے لگے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا میں اس اینٹ کی جگہ ہوں' میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا۔

٥٩٦٤- عَنْ سَلِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَلَ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا.

٥٩٦٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں پورا کیا کے بدلے آرائش دیا ہے۔

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةَ أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا

باب: جب کسی امت پر اللہ تعالیٰ کی مہر ہوتی ہے تو اس کا پیغمبر اس کے سامنے گزر جاتا ہے

٥٩٦٥- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ)).

٥٩٦٥- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جب جس امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی ہلاکت سے پہلے گزر جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے اس کے نبی کے سامنے اور نبی اس کی تباہی سے خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے جھٹلایا نبی کو اور کہا نہ مانا۔

بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ

باب: حوض کوثر کا بیان

٥٩٦٦- عَنْ جُنْدَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ)).

٥٩٦٦- جندبؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر یعنی آگے جا کر تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا اور تمہارے پلانے کا سامان درست کروں گا۔

(٥٩٦٦) ☆ قاضی عیاض نے کہا حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں اور ان پر ایمان لانا فرض ہے اور روایت کیا اس کو متعدد صحابہ نے یہاں تک کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ (نووی)

٥٩٦٧- عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

٥٩٦٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٦٨- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ)).

٥٩٦٨- ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پیے گا اور جو پیے گا اس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اور میرے سامنے کچھ لوگ آویں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں پھر وہ روک دیئے جاویں گے میرے پاس آنے سے۔

٥٩٦٩- قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ ((إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي)).

٥٩٦٩- میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو جو انہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)۔ میں کہوں گا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد۔

٥٩٧٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

٥٩٧٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٧١- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا)).

٥٩٧١- عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے اس کے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی طول اور عرض یکساں ہے)۔ اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے۔ اس پر جو آبخورے رکھے ہیں ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے۔ جو اس میں سے پیے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

٥٩٧٢- قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي

٥٩٧٢- عبداللہؓ نے کہا اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حوض پر رہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں

(٥٩٦٩) ☆ قاضی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہوگا اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا اس حوض میں سے وہی پیے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا۔ (نووی)

عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أُنَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا.

آتے ہیں اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے اٹکائے جاویں گے۔ میں کہوں گا اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے ہیں۔ جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد کئے' قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹھہرے ایڑیوں پر لوٹ گئے (اسلام سے پھر گئے۔ ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں جو حضرت علی مرتضیٰؓ کے ساتھ سے الگ ہوگئے اور مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت کی وصیت پر عمل نہ کیا اور حضرت کے اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا۔ معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے تھے یااللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں فتنہ ہونے سے۔

٥٩٧٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ ((إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)).

۵۹۷۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ کون کون تم میں سے آتے ہیں۔ قسم خدا کی بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاویں گے۔ میں کہوں گا اے رب! میرے لوگ ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں۔ پروردگار فرمادے گا تجھ کو معلوم نہیں انھوں نے جو کام کئے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے۔

٥٩٧٤- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَيُّهَا النَّاسُ)) فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَأْخِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ

۵۹۷۴- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا۔ ایک دن چھوکری میری کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو! یہ سن کر میں نے چھوکری سے کہا سرک جا میرے پاس سے۔ وہ بولی آپ نے مردوں کو بلایا ہے نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں میں میں داخل ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ

(۵۹۷۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا' یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے اس سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ کہ تفصیلی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِيَّايَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأَقُولُ فِيمَ هَذَا فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا))

ہوں گا حوض پر تو تم ہوشیار رہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر ہٹایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے میں کہوں گا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں جواب ملے گا تمہیں معلوم نہیں انہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں) اعتقاد اور عمل میں میں کہوں گا تو دور ہو۔

٥٩٧٥ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا كُفِّي رَأْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ.

۵۹۷۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں انھوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا بس کر اخیر تک۔

٥٩٧٦ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا))

۵۹۷۶- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور گواہ ہوں گا اور قسم خدا کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں[1] یا زمین کی کنجیاں اور قسم خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آ کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو۔

٥٩٧٧ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ

۵۹۷۷- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے

(۵۹۷۶) ☆ اور دنیا کے واسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو۔ مسلمانوں نے حضرت کے چند روز بعد یہ ایسے کام شروع کئے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی۔ معاویہؓ حضرت علی مرتضیٰؓ سے لڑے اور یزید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا اور فتنوں کی تار بندھ گئی۔ اس روز سے آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے آخر کافر موقع پا کر ان پر غالب ہوئے اور ان کی قوت خاک میں مل گئی۔

[1] خزانوں سے مراد ملکوں کا فتح ہونا اور بکثرت مال حاصل ہونا ہے۔ ۱۲ صح

أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

ایلہ سے جحفہ (یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگو پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے عقبہ نے کہا یہ اخیر بار میرا دیکھنا تھا آپ کو منبر پر۔

۵۹۷۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَأُنَازِعَنَّ أَقْوَامًا ثُمَّ لَأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ)).

۵۹۷۸- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا پھر میں غالب ہوں گا اور عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے انھوں نے جو نئی باتیں کیں تمہارے بعد۔

۵۹۷۹- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((أَصْحَابِي أَصْحَابِي)).

۵۹۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ.

۵۹۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۱- عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ.

۵۹۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۸۲- عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ ((الْأَوَانِي)) قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ ((تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ)).

۵۹۸۲- حارثہؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعاء سے مدینہ (ایک مہینہ کی راہ)۔ مستورد نے کہا تم نے آپ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا؟ حارثہؓ نے کہا نہیں۔ مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح۔

۵۹۸۳- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ.

۵۹۸۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

۵۹۸۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۵۹۸۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ)).

تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جرباء اور اذرح میں ہے۔

۵۹۸۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى ((حَوْضِي)).

۵۹۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

۵۹۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبیداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہیں؟ انہوں نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا۔

۵۹۸۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ.

۵۹۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا)).

۵۹۸۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جرباء سے اذرح اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح۔ جو وہاں آوے گا اور اس میں سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۵۹۸۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ)).

۵۹۸۹- ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے تارے اس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو۔ وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک۔ یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر نہیں ہے)۔ اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پئے گا پیاسا نہ ہو۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونوں شام کے شہر ہیں)۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

۵۹۹۰- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ

۵۹۹۰- ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے حوض

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((إِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ)).

کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا یمن والوں کے لیے میں پانی لکڑی سے ماروں گا یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہ آوے گا۔(اس سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی انہوں نے دنیا میں حضرتؐ کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا پس حضرتؐ بھی آخرت میں ان کی مدد کریں گے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئیں گے) پھر پوچھا گیا آپ سے اس حوض کا عرض کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا جیسے یہاں سے عمان۔ پھر پوچھا گیا اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا۔

٥٩٩١- عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ)).

۵۹۹۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر رہوں گا۔

٥٩٩٢- عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

۵۹۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٩٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ)).

۵۹۹۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو) جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹائے جاتے ہیں۔

٥٩٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۹۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٩٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ))

۵۹۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اس میں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

٥٩٩٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَيَرِدَنَّ

۵۹۹۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حوض پر چند آدمی ایسے آویں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے'

عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ)).

جب میں ان کو دیکھ لوں گا اور وہ میرے سامنے کر دیے جاویں گے تو اچکائے جاویں گے میرے پاس آنے سے۔ میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں' میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد۔

٥٩٩٧- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ ((آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ)).

۵۹۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں۔

٥٩٩٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)).

۵۹۹۸- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے بیچ میں ہے۔

٥٩٩٩- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِي)).

۵۹۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا جتنا مدینہ اور صنعاء میں ہے یا جتنا مدینہ اور عمان میں ہے۔

٦٠٠٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ((تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)).

۶۰۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنے آسمان کے تارے ہیں۔

٦٠٠١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ.

۶۰۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٠٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((أَلَا إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ)).

۶۰۰۲- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آبخورے تاروں کی طرح ہیں۔

٦٠٠٣- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ)).

۶۰۰۳- عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہؓ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے؟ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔

بَابُ اِكْرَامِهٖ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهٗ ﷺ

٦٠٠٤—عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَام.

باب : فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا

۶۰۰۴- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے' اس سے پہلے نہ اس کے بعد میں نے ان کو دیکھا وہ حضرت جبرئیلؑ اور میکائیلؑ تھے (اللہ نے آپ کو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا)۔

٦٠٠٥— عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

۶۰۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں جبرئیل اور میکائیل کے ناموں کے ذکر نہیں ہے۔

بَابُ فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام وَتَقَدُّمِهِ لِلْحَرْبِ

٦٠٠٦— عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ ((لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا)) قَالَ ((وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ)) قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ

باب: آپ کی شجاعت کا بیان

۶۰۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنے کا) جدھر سے آواز آ رہی تھی ادھر لوگ چلے' راہ میں رسول اللہ ﷺ لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لے گئے تھے آواز کی طرف ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا آہستہ چلتا تھا (یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کہ وہ تیز ہو گیا)۔

٦٠٠٧– عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)).

٦٠٠٧- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہؓ کا گھوڑا مانگا جس کو مندوب کہا جاتا تھا اس پر آپ سوار ہوئے اور فرمایا ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا۔

٦٠٠٨–عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا.

٦٠٠٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ جُوْدِهِ ﷺ

باب: آپ کی سخاوت کا بیان

٦٠٠٩– عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

٦٠٠٩- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ سے ملتے' اخیر مہینہ تک آپ ان کو قرآن سناتے۔ جب جبرئیل آپ سے ملتے اس وقت آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے میں (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے)۔

٦٠١٠– عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٦٠١٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ ﷺ

باب: آپ کے اخلاق کا بیان

٦٠١١– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ وَاللهِ مَا قَالَ لِي أُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللهِ.

٦٠١١- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھ کو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا جو خادم کو کرنا چاہیے تھا۔

٦٠١٢– عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ

٦٠١٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠١٣– عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ

٦٠١٣- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ

ﷺ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا.

مدینہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! انسؓ ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انسؓ نے کہا پھر میں نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر میں قسم خدا کی آپ نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا تو نے کیوں کیا اور جس کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا تو نے کیوں نہیں کیا۔

٦٠١٤ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ.

۶۰۱۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک میں نہیں جانتا آپ نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی۔

٦٠١٥ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((يَا أُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۶۰۱۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے۔ ایک دن آپ نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا میں نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ حکم دیتے ہیں۔ آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو لڑکے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے ایک ہی ایکا رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا اے انیس (یہ تصغیر ہے انس کی پیار سے آپ نے فرمایا) تو وہاں گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

٦٠١٦ـ قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا.

۶۰۱۶- انسؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے نو برس تک آپ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جس کو میں نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیوں نہیں کیا۔

٦٠١٧ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

۶۰۱۷- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے۔

بَابُ فِيْ سَخَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب: آپ کی سخاوت کا بیان

۶۰۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

۶۰۱۸- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے انکار نہیں فرمایا (بلکہ دے دی)۔

۶۰۱۹-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۶۰۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۲۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ.

۶۰۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپ کے پاس آیا آپ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دے دیں (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں جو جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی)۔ وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیوں کہ محمدؐ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔

۶۰۲۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتَّى يَكُوْنَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

۶۰۲۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں؟ آپ نے اس کو دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمدؐ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ انسؓ نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پھر وہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

۶۰۲۲-عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

۶۰۲۲- ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

(۶۰۲۰) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے لیکن زکوٰۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے ان کو دینا درست ہے اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں نہ اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو کافروں کو ملانے کی ضرورت نہ رہی۔ اور بعضوں نے سوا زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے۔ انتہی

(۶۰۲۱) ☆ بعض نسخوں میں "فما یسلم" کے بدلے "فما یمسی" ہے یعنی ایک رات بھی نہیں گزرتی تھی کہ وہ آپ کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہو تا۔

ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَعْطَانِي وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا پھر آپ سب مسلمانوں سمیت جو آپ کے ساتھ تھے نکلے' وہ حنین میں لڑے۔ اللہ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیئے پھر سو دیئے پھر سو دیئے۔ صفوان نے کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھ کو جو دیا اور آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نگاہ میں برے تھے آپ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نگاہ میں محبوب ہو گئے۔

٦٠٢٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا**)) وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا**)) فَحَثَى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا.

۶۰۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آوے گا تو میں تجھ کو اتنا دوں گا اور اتنا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی تین لپ بھر کر)۔ پھر آپ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ کے بعد انہوں نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آوے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آوے گا تو تجھ کو اتنا دیں گے اور اتنا اور اتنا یہ سن کر ابو بکر صدیقؓ نے ایک لپ بھرا پھر مجھ سے کہا اس کو گن۔ میں نے گنا تو وہ پانچ سو نکلے۔ ابو بکرؓ نے کہا اس کا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)۔

٦٠٢٤- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۶۰۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَ تَوَاضُعِهِ وَ فَضْلِ ذٰلِكَ

باب: آپ ﷺ کی شفقت کا بیان جو بچوں بالوں پر تھی اور اس کی فضیلت

۶۰۲۵– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ**)) ثُمَّ دَفَعَهُ إِلٰى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَأْتِيْهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَانْتَهَيْنَا إِلٰى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهِ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((**تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا إِبْرَاهِيْمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ**))

۶۰۲۵– انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا' پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابو سیف تھا۔ آپ ایک روز چلے ابو سیف کے پاس' میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ جب ابو سیف کے گھر پر پہنچے تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور سارا گھر دھویں سے بھر گیا تھا میں دوڑ کر آپ کے آگے گیا اور میں نے کہا اے ابو سیف! ذرا ٹھہر جا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے وہ ٹھہر گیا۔ آپ نے بچے کو بلایا اور اپنے سے چمٹا لیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ فرمایا۔ انسؓ نے کہا میں نے اس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنی اس کی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں) قسم اللہ کی اے ابراہیم! ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں۔

۶۰۲۶– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ

۶۰۲۶– انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ دودھ پیتے تھے مدینہ کے عوالی میں (عوالی کچھ گاؤں تھے مدینہ کے پاس)۔ آپ جایا کرتے اور ہم آپ کے ساتھ ہوتے پھر انا کے گھر تشریف لے جاتے وہاں دھواں ہوتا کیوں کہ انا کا خاوند لوہار تھا۔ آپ بچے کو

(۶۰۲۵) ☆ معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبروں کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہیں ہے۔

عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ.

لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے۔ عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیمؑ نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اس نے دودھ پینے میں قضا کی اب اس کو دو انائیں ملی ہیں جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گی۔

٦٠٢٧ – عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ**)) وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ ((**مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ**)).

٦٠٢٧- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا کیا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو؟ آپؐ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

٦٠٢٨ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ ((**مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ**)).

٦٠٢٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پیار کر رہے تھے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو تو بولا یا رسول اللہ! میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا (بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور ضعیفوں پر) خدا بھی اس پر رحم نہ کرے گا۔

٦٠٢٩ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٦٠٢٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٣٠ – عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ**)).

٦٠٣٠- جریر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا۔

٦٠٣١ – عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

٦٠٣١- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ كَثْرَةِ حَيَائِهِ ﷺ

باب: آپ کی حیا اور شرم کا بیان

٦٠٣٢ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا

٦٠٣٢- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ

(٦٠٣٢) ☆ لیکن حیا کی وجہ سے آپ زبان سے برا نہ کہتے۔ یہ وہ حیاء ہے جو اخلاق حسنہ میں سے ہے اور جو ایمان کا جز ہے۔

عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

کے چہرے سے پہچان لیتے۔

٦٠٣٣- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا)) قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ.

۶۰۳۳- مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب معاویہؓ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں۔

٦٠٣٤- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۰۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ

باب: آپؐ کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان

٦٠٣٥- عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۳۵- سماک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہؓ سے کہا تم رسول اللہ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بہت بیٹھا کرتا تھا' آپ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے)۔ جب آفتاب نکلتا تو آپ اٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہنستے)۔

بَابُ رَحْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلنِّسَاءِ وَأَمْرِهِ السَّوَّاقَ مَطَايَاهُنَّ بِالرِّفْقِ بِهِنَّ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان

٦٠٣٦- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

۶۰۳۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

(۶۰۳۳) ☆ حسن خلقت صفت ہے انبیاء کی اور اولیاء کی۔ حسن بصریؒ نے کہا حسن خلق یہ کہ اچھا سلوک کرنا' کسی کو ایذا نہ دینا' کشادہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا۔ قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے' محبت رکھے' ان پر شفقت کرے' اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے' مصیبت میں کبر اور غرور نہ کرے' زبان درازی نہ کرے' مواخذہ اور غضب کو چھوڑ دیوے۔ طبری نے کہا سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کی خلقی ہوتی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ انتہی

(۶۰۳۶) ☆ یہ غلام خوش آواز تھا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہو جاتے ہیں اور جلد چلتے ہیں' عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے' اس واسطے آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اور بعضے اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا تھا اور حضرت ﷺ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ)).

علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا گاتا تھا آپ نے فرمایا اے انجشہ! آہستہ آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک۔

٦٠٣٧- عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ.

۶۰۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٣٨- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى أَزْوَاجِهِ وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ ((وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ)) قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ.

۶۰۳۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا آپ نے فرمایا خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے انجشہ آہستہ لے چل شیشوں کو (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے ان کو شیشہ فرمایا) ابوقلابہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو۔

٦٠٣٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((أَيْ أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ)).

۶۰۳۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے ساتھ تھیں اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہنکار رہا تھا آپ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ لے چل شیشوں کو۔

٦٠٤٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُوَيْدًا يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرْ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ)).

۶۰۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا) آپ نے اس سے فرمایا آہستہ چل اے انجشہ! مت توڑ شیشوں کو یعنی ناتواں عورتوں کو تکلیف مت دے۔

٦٠٤١- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ.

۶۰۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ قُرْبِهِ ﷺ مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

٦٠٤٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۰۴۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

لے ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جاوے اور ان کا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اس واسطے منع فرمایا۔ نووی نے کہا عرب کی مثل ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنی سرود منتر ہے زنا کا۔

(۶۰۴۲) ☆ برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے۔

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا.

ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے پھر جو برتن آپ کے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبو دیتے۔

٦٠٤٣- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ.

۶۰۴۳- انسؓ سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپ کا سر بنا رہا تھا اور اصحاب آپ کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

٦٠٤٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ ((يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي)) أَيَّ ((السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا)) مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا.

۶۰۴۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ نے فرمایا اے ماں فلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا۔ پھر آپ نے راہ میں اس سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

بَابُ تَرْكِ الْإِنْتِقَامِ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى

باب: آپ ﷺ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے

٦٠٤٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۶۰۴۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

٦٠٤٦- عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ فُضَيْلٍ ابْنُ

۶۰۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۶۰۴۳) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ کے آثار شریف سے برکت لیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء اور صالحین کے آثار متبرک ہیں اور ان سے برکت لینا درست ہے پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے۔

(۶۰۴۴) ☆ یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی اور جواب دے دیا۔ حاکم کو یہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے۔

شِهَابٍ وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ مُحَمَّدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

٦٠٤٧- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۶۰۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٤٨-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

۶۰۴۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

٦٠٤٩-عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ أَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ.

۶۰۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٥٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۶۰۵۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اس کا بدلہ نہیں لیا البتہ اگر خدا کے حکم میں خلل ڈالا تو خدا کے واسطے بدلہ لیا (یعنی شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا، زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا)۔

٦٠٥١- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۶۰۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ طِيبِ رِيحِهِ ﷺ وَلِينِ مَسِّهِ

باب: آپ ﷺ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان

٦٠٥٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا

۶۰۵۲- جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنے گھر جانے کو نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا کہ سامنے کچھ بچے آئے۔ آپ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی

(۶۰۵۲) ☆ نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگادیں اور اس پر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں۔

كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا۔

٦٠٥٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۶۰۵۳- انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیباج نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسی نرمی رسول اللہؐ کے مبارک جسم میں تھی۔

٦٠٥٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۵۴- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر (یا ادھر ادھر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے۔ زہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیوں کہ یہ مغرور کی صفت ہے۔ قاضی نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی۔

بَابُ طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّبَرُّكِ بِهِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کا خوشبودار اور متبرک ہونا

٦٠٥٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((**يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ**)) قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ.

۶۰۵۵- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیمؓ! یہ کیا کر رہی ہے؟ وہ بولی آپکا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

٦٠٥٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ

۶۰۵۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیمؓ کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہتے وہ وہاں نہیں ہوتیں۔ ایک دن آپ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو

قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا فَأُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَامَ فِي بَيْتِكِ عَلَى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ.

رہے وہ آئیں تو لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر سو رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ آئیں دیکھا تو آپ کو پسینہ آیا ہے اور آپ کا پسینہ چمڑے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے۔ ام سلیم نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشوں میں بھرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کیا کرتی ہے اے ام سلیمؓ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم برکت کے لیے لیتے ہیں اپنے بچوں کے لیے۔ آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا (اوپر گزر چکا کہ ام سلیمؓ آپ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سو رہنا درست ہے)۔

٦٠٥٧- عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا**)) قَالَتْ عَرَقُكَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي.

٦٠٥٧- ام سلیم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپ کے لیے ایک کھال بچھا دیتیں آپ اس پر سوتے اور آپ کو پسینہ بہت آتا تو ام سلیم آپ کا پسینہ اکٹھا کرتیں اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم! یہ کیا کرتی ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا پسینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

٦٠٥٨- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا.

٦٠٥٨- ام المومنین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دن میں وحی اترتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)۔

٦٠٥٩- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ ((**أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعِي مَا يَقُولُ**)).

٦٠٥٩- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی تو ایسے آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں۔

٦٠٦٠- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ

٦٠٦٠- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ پر جب وحی اترتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا

الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ.

(دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک وحی اترتے وقت سرخ ہوتا۔ نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کدورت کے ساتھ ہو اور "ربد" کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے "تربد" ہوتا ہے پھر سرخی تو دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے)۔

٦٠٦١–عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ.

۶۰۶۱- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اپنے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے' جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے۔

بَابُ فِي سَدْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَهُ وَفَرْقِهِ

باب: آپ ﷺ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان

٦٠٦٢–عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ.

۶۰۶۲- ابن عباس ؓ سے روایت ہے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کے طریق پر چلنا درست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے)۔ تو آپ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے' بعد اس کے آپ مانگ نکالنے لگے۔

٦٠٦٣– عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۰۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٦٤– عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ

۶۰۶۴- براء بن عازب ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے' آپ کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا

(۶۰۶۲) ☆ نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا اس کو وحی سے۔ قاضی نے کہا لٹکانا بالوں کا پیشانی پر منسوخ ہے اب وہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ کہ وحی سے۔ حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بھی جائز ہے اور مانگ نکالنا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی اوائل اسلام میں بہ مخالفت مشرکین۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کا خلاف کرنے کا جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس باب میں آپ کو حکم نہ آتا۔ انتہیٰ مختصراً۔

الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تھا) بال بہت تھے کانوں کی لو تک' آپ سرخ جوڑا پہنے تھے (یعن سکیا کا جس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں)۔ میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔

٦٠٦٥- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعَرٌ

۶۰۶۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا۔ نہ لمبے تھے نہ ٹھگنے۔

٦٠٦٦- عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

۶۰۶۶- براءؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے۔ آپؐ نہ لمبے تھے بہت نہ ٹھگنے۔

٦٠٦٧- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ

۶۰۶۷- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انسؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میانہ تھے نہ بہت گھونگریالے نہ بالکل سیدھے' کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔

٦٠٦٨- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

۶۰۶۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

٦٠٦٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

۶۰۶۹- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

٦٠٧٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ.

۶۰۷۰- جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے' ایڑیاں کم گوشت والی۔ سماک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے؟ انہوں نے کہا بڑا منہ۔ پھر شعبہ نے کہا اشکل العینین کیا ہے؟ انہوں نے کہا دراز شگاف آنکھوں کے (یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنی ہیں کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)۔ شعبہ

نے کہامنھوس العقبین کیا ہے انہوں نے کہا ایڑی پر گوشت۔

بَابُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ

باب: رسول اللہؐ کے سفید خوبصورت چہرے کا بیان

٦٠٧١–عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔

۶۰۷۱- جریری سے روایت ہے میں نے ابوالطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں آپ کا رنگ سفید تھا ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے)۔ امام مسلم نے کہا ابوالطفیلؓ ۱۰۰ھ میں مرے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سب کے بعد وہی مرے۔

٦٠٧٢–عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا۔

۶۰۷۲- ابوالطفیلؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوا میرے آپ کے دیکھنے والوں میں سے نہیں رہا۔ جریری نے کہا میں نے پوچھا تم نے دیکھا آپ کیسے تھے؟ انھوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ' میانہ قد تھے۔

بَابُ شَيْبِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب: آپ کے بڑھاپے کا بیان

٦٠٧٣– عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

۶۰۷۳-ابن سیرین سے روایت ہے انسؓ سے پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ ﷺ نے؟ انہوں نے کہا آپ کا اتنا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے)۔

٦٠٧٤–عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

۶۰۷۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن سیرین نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا انہوں نے کہا آپ خضاب کے درجہ کو نہیں پہنچے' آپ کی ڈاڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے۔ ابن سیرین نے کہا کیا ابو بکرؓ خضاب کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں حنا اور وسمہ سے۔

٦٠٧٥– عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا۔

۶۰۷۵- ابن سیرین سے روایت ہے میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا۔

(۶۰۷۱) ☆وہ آخر تھے اصحاب کے ان کے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے نہ رہا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو ۶۰۰ھ میں ظاہر ہوا۔ یہ محض غلط اور جھوٹ ہے اور رسول اللہؐ کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا۔

٦٠٧٦- عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا

٦٠٧٦- ثابت سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کے سفید بال گن لیتا۔ آپ نے خضاب نہیں کیا البتہ ابو بکرؓ نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمرؓ نے خضاب کیا صرف مہندی سے۔

٦٠٧٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ.

٦٠٧٧- انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہے۔ نووی) اور رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں کیا۔ آپ کی چھوٹی ڈاڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفیدی تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

٦٠٧٨- عَنِ الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ

٦٠٧٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٧٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَانَهُ اللهُ بِبَيْضَاءَ

٦٠٧٩- انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کا حال؟ انہوں نے کہا آپ کو نہیں بدلا گیا سفید (یعنی سفید نہیں کیا)۔

٦٠٨٠- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلَى عَنْفَقَتِهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا.

٦٠٨٠- ابو جحیفہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی ڈاڑھی پر رکھ کر بتلائیں۔ لوگوں نے ابو جحیفہؓ سے کہا اس دن تم کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا۔

٦٠٨١- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ.

٦٠٨١- ابو جحیفہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا رنگ سفید تھا اور بوڑھے ہو گئے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔

٦٠٨٢- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ بِهَذَا وَلَمْ يَقُولُوا

٦٠٨٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٦٠٨١) ☆ بعض روایتوں میں ہے کہ سیدنا حسنؓ کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہؐ کے اور سیدنا حسینؓ کا نیچے کا حصہ۔ غرض یہ دونوں صاحبزادے مل کر تصویر تھی رسول اللہ کی۔ افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں ان کے غلاموں میں حشر کرے۔ آمین یارب العالمین۔

أَبْيَضَ قَدْ شَابَ.

٦٠٨٣- عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ.

۶۰۸۳- سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہوں نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب: مہر نبوت کا بیان

٦٠٨٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ.

۶۰۸۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی کے آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا۔ جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔ اور آپ کی ڈاڑھی بہت گھنی تھی۔ ایک شخص بولا آپ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا یعنی لمبا۔ جابرؓ نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔ اس کا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا۔

٦٠٨٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

۶۰۸۵- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔

٦٠٨٦- عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۰۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٨٧- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

۶۰۸۷- سائب بن یزید سے روایت ہے میری خالہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا' میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا' میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی چھپر کٹ کی (یا حجلہ ایک جانور ہے اس کے انڈے کی طرح)۔

(۶۰۸۳) ☆ قاضی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے خضاب کیا یا نہیں تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا۔ بدلیل حدیث ام سلمہؓ اور ابن عمرؓ کے۔ اور مختار یہ ہے کہ آپ نے کبھی رنگا بالوں کو اور اکثر ترک کیا اس وجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

٦٠٨٨- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ.

۶۰۸۸- عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا۔ عاصم نے کہا میں نے عبداللہؓ سے پوچھا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہؐ نے؟ انہوں نے کہا ہاں اور تیرے لیے بھی' پھر یہ آیت پڑھی **واستغفر لذنبك و للمومنين والمومنات** (یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی) عبداللہؓ نے کہا پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں' چپنی ہڈی کے پاس' بائیں مونڈھے کے قریب چنگلی کی طرح' اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

بَابٌ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَبْعَثِهِ وَسِنِّهِ

باب: آپ کی عمر کا بیان

٦٠٨٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

۶۰۸۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھگنے (پست قد)' نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی۔ آپؐ کے بال نہ بالکل سخت گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے۔ اللہ جل جلالہ نے آپکو نبی کیا چالیس برس کے سن میں' پھر آپ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ نے آپ کو اٹھالیا۔ اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

٦٠٩٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ.

۶۰۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا (جو سب رنگوں میں بہتر ہے)۔

٦٠٩١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ وَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ وَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ.

۶۰۹۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس میں اور ابو بکرؓ کی بھی تریسٹھ برس میں اور عمرؓ کی بھی تریسٹھ برس میں۔

(۶۰۸۹) ☆ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں نبوت کے بعد تیرہ سال تک رہے۔ اور بعضوں نے کہا آپ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ تینتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی۔ لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں۔ آپ عام الفیل میں پیدا ہوئے پیر کے روز' ربیع الاول کے مہینہ میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں۔ لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے ۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کے وقت ہوئی۔

٦٠٩٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۶۰۹۲- ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جب آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔ ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی۔

٦٠٩٣- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ.

۶۰۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٩٤- عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

۶۰۹۴- عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عروہ بن زبیرؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے؟ انہوں نے کہا دس برس تک رہے۔ میں نے کہا ابن عباسؓ تیرہ برس کہتے ہیں۔

٦٠٩٥- عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.

۶۰۹۵- عمروؓ سے روایت ہے میں نے عروہؓ سے کہا رسول اللہؐ مکہ میں کتنی مدت تک رہے؟ انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباسؓ تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں؟ عروہؓ نے ان کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنی خدا تعالیٰ ان کی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ ان کو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا۔

٦٠٩٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

۶۰۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور آپ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں۔

٦٠٩٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

۶۰۹۷- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپ پر وحی اترا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں۔

٦٠٩٨- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا

۶۰۹۸- ابواسحاق سے روایت ہے میں عبداللہ بن عتبہ کے ساتھ

(۶۰۹۵) ☆ وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن انس ہے اس کا شعر یہ ہے۔

ثوى في قريش بضع عشرة حجة   يذكر لو يلقى خليلا مواتيا

یعنی رسول اللہؐ قریش میں دس پر کئی حج تک رہے وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے۔

مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

بیٹھا تھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا۔ بعضوں نے کہا ابو بکرؓ آپ سے بڑے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکرؓ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔ ایک شخص بولا جس کا نام عامر بن سعد تھا ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہؓ کے پاس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا۔ معاویہؓ نے کہا آپ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکرؓ بھی مرے تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر رضی اللہ عنہ بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

٦٠٩٩- عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

٦٠٩٩- جریرؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکرؓ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور ان کی موافقت حاصل کروں پر ان کو یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسی برس تک زندہ رہے اور ٦٠ھ میں انہوں نے انتقال کیا)۔

٦١٠٠- عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهِ

٦١٠٠- عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولیٰ تھا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے؟ انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کی قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے، میں نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں۔ ابن عباسؓ نے کہا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں رہے

إِلَى الْمَدِينَةِ.

کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑو مدینہ میں ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر پینسٹھ سال ہوتے ہیں)

٦١٠١– عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

۶۱۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٢–عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

۶۱۰۲- عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں۔

٦١٠٣– و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۱۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٤–عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا

۶۱۰۴- ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے پندرہ برس تک، آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی یا اللہ کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے، پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی اور دس برس مدینہ میں رہے۔

بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب: آپؐ کے ناموں کا بیان

٦١٠٥– عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ**)) الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

۶۱۰۵- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں (یعنی سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد ہوں اور ماحی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں یعنی حشر کئے جاویں گے لوگ میرے قدم پر یعنی میری نبوت پر کیوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

٦١٠٦–عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا**

۶۱۰۶- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں محمدؐ اور احمدؐ اور ماحی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں لوگ

(۶۱۰۵) ☆ نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپ کے اور بھی نام ہیں ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہؐ کے بھی ہزار نام ہیں۔

الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَءُوفًا رَحِيمًا .

میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور اللہ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا۔

٦١٠٧- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ .

۶۱۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٨- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)) .

۶۱۰۸- ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لے کر آئے)۔

بَابُ عِلْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ

باب: آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے

٦١٠٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)) .

۶۱۰۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا۔ یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہنچی انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچے۔ آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر انھوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچے، قسم خدا کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کرنا منع ہے)۔

٦١١٠- عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ .

۶۱۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١١١- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی

ﷺ فِي أَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)).

اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک پر معلوم ہوا۔

بَابُ وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے

۶۱۱۲—عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ

۶۱۱۲- عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہؐ کے سامنے حرہ کے موہرے میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دے بہتا ہے زبیر نے نہ مانا آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہؐ کے سامنے آپ نے فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف یہ سن کر انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے (اس وجہ سے آپ نے ان کی رعایت کی) یہ سن کر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ

(۶۱۱۲) ☆ یعنی قسم خدا کی وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم نہ بناویں گے اپنے جھگڑوں میں' پھر جو تو فیصلہ کر دے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں۔ پہلے آپ نے زبیرؓ کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے' یہ حکم زبیرؓ کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی اور آپ جانتے تھے کہ زبیرؓ آپ کے فرمانے سے اپنے اس حق کو چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے اچھا سلوک کرنے پر راضی ہو جاویں گے۔ لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دے دیا۔ وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ مینڈوں تک آ جاوے پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے۔ کس لیے کہ نشیب کے حصے میں تو پانی ضرور جمع ہو گا۔

علماء نے کہا کہ اس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی نسبت تو کافر ہو جاوے گا اور اس کا قتل واجب ہو گا لیکن آپ نے اس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع زمانہ تھا اور آپ صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

اور داؤدی نے کہا یہ شخص منافق تھا۔ بہر حال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہؐ کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اس کو خوشی سے مان نہ لیں گے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ معاذ اللہ ان لوگوں کا کیا حال ہے

إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ.

وہ میںڈوں تک چڑھ جاوے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم خدا کی یہ آیت اسی باب میں اتری فلا وربك لا يومنون اخیر تک۔

بَابُ كَرَاهَةِ إِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ

باب: بے ضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے

٦١١٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ)).

۶۱۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جس کام سے تم کو منع کر دوں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجا لاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے' کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔

٦١١٤- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۶۱۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١١٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ ((مَا تُرِكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۶۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو۔

٦١١٦- عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)).

۶۱۱۶- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔

٦١١٧- عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ

۶۱۱۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

لئے ہوگا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں' وہ نص قرآنی سے مومن نہیں ہیں۔

(۶۱۱۳) ☆ نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے۔ ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا ہے جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا۔ تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے' البتہ ضرورت کے وقت سوال درست ہے۔

أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)).

٦١١٨ – عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ ((رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا.

۶۱۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی۔

٦١١٩ – عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ ((**عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا**)) قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ ((**أَبُوكَ فُلَانٌ**)) فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

۶۱۱۹- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہوتے وہ جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہنستے اور بہت رویا کرتے۔ انسؓ نے کہا آپ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا۔ انہوں نے اپنے سروں کو چھپالیا اور رونے کی آواز ان میں سے نکلنے لگی، پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے سے۔ ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا، اس کا نام بتادیا۔ تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تم کو بری لگیں۔

٦١٢٠ – عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبِي قَالَ ((**أَبُوكَ فُلَانٌ**)) وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ تَمَامَ الْآيَةِ.

۶۱۲۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا۔ تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! ایسی چیزیں مت پوچھو جن کے کھلنے سے تم کو برا معلوم ہو۔

٦١٢١ – عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عِظَامًا ((**ثُمَّ قَالَ**

۶۱۲۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ آفتاب ڈھلے پر باہر آئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ ((سَلُونِي)) فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَبُوكَ حُذَافَةُ)) فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَنْ يَقُولَ ((سَلُونِي)) بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْلَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ أَعَقَّ مِنْكَ أَأَمِنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللَّهِ لَوْ أَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ أَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ.

٦١٢٢- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

پوچھ لیوے، قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتا دوں گا جب تک اس جگہ میں ہوں۔ (نووی نے کہا آپ وحی سے بتلاتے کیوں کہ غیب کا علم آپ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلادے)۔ انسؓ نے کہا یہ سن کر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ نے فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے۔ آخر عبداللہ بن حذافہؓ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا۔ جب آپ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ کو غصہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمرؓ بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمدؐ کے رسول ہونے سے۔ جب حضرت عمرؓ سے آپ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں تو میں نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ برائی دیکھی۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن حذافہ کی ماں نے ان سے کہا میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا، کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی نگاہ میں۔ عبداللہ نے کہا قسم خدا کی اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پر شاید عبداللہؓ کو یہ امر معلوم نہ ہوا)۔

٦١٢٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٢٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ ((سَلُونِي لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرَمُّوا وَرَهِبُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحِي فَيُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ حُذَافَةُ)) ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هَذَا الْحَائِطِ)).

٦١٢٣- انس بن مالکؓ سے روایت ہے لوگوں نے آپ سے پوچھنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر دیا۔ ایک دن آپ باہر آئے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا پوچھو مجھ سے 'جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کر دوں گا۔ جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جاویں)۔ انسؓ نے کہا میں نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے۔ آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اس کو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اس کو پکارتے تھے اور کسی کا بیٹا کہہ کر اس کے باپ کے سوا' اس نے عرض کیا اے نبی اللہ! کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے جرأت کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے' رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی' جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی' میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا۔

٦١٢٤- عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ.

٦١٢٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٢٥-عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ((سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ حُذَافَةُ)) فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ)) فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ أَبِي يَا

٦١٢٥- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپؐ کو بری لگیں۔ جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصے ہوئے پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو۔ ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ۔ جب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہؐ ہم توبہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ)).

کرتے ہیں اللہ کی طرف۔

بَابُ وُجُوْبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَّعَايِشِ الدُّنْيَا عَلٰى سَبِيْلِ الرَّأْيِ

باب: آپؐ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماویں اس پر چلنا واجب نہیں

۶۱۲۶- عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ فَقَالَ ((مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ)) فَقَالُوْا يُلَقِّحُوْنَهُ يَجْعَلُوْنَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثٰى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا ((أَظُنُّ يُغْنِي ذٰلِكَ شَيْئًا)) قَالَ فَأُخْبِرُوْا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ فَأُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ ((إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوْهُ فَإِنِّيْ إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِيْ بِالظَّنِّ وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا فَخُذُوْا بِهِ فَإِنِّيْ لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۶۱۲۶- طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا پیوند لگاتے ہیں یعنی نر کو مادہ میں رکھتے ہیں، وہ گابھہ ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا اگر اس میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں۔ میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مواخذہ کرو میرے خیال پر۔ لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو۔ اس لیے کہ میں اللہ پر جھوٹ بولنے والا نہیں۔

۶۱۲۷- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ يَقُوْلُوْنَ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعُوْنَ)) قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا)) فَتَرَكُوْهُ فَنَفَضَتْ أَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ

۶۱۲۷- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور میں یعنی گابھہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا۔ انہوں نے گابھہ کرنا چھوڑ دیا، کھجور گھٹ گئی۔

(۶۱۲۶) ☆ نوویؒ نے کہا علماء نے کہا ہے کہ آپ کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں۔ اس لیے کہ آپ کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا ہے، پس آپ کو فرصت نہ ہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی۔ اور مراد وہی رائے ہے جس میں آپ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رائے سے میں نے کہا ہے اور اس مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب کا اتباع واجب ہے۔

فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ)) قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ نَحْوَ هَذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ.

لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے)۔

٦١٢٨ – عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ فَقَالَ لَوْ ((لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ)) قَالَ فَخَرَجَ شِيصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ ((مَا لِنَخْلِكُمْ)) قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ)).

٦١٢٨ – انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں پر گزرے جو گابہ کر رہے تھے' آپ نے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہو گا۔ (انہوں نے نہ کیا) آخر خراب کھجور نکلی۔ آپ ادھر سے گزرے اور لوگوں سے پوچھا تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا آپ نے ایسا فرمایا تھا (کہ گابہ نہ کرو) ہم نے نہ کیا اس وجہ سے خراب کھجور نکلی۔ آپ نے فرمایا تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔☆

بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَمَنِّيهِ

باب: آپ ﷺ کے دیدار کی فضیلت

٦١٢٩ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)) قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْمَعْنَى فِيهِ عِنْدِي لَأَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ.

٦١٢٩ – ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہو گا (اس لیے میری صحبت غنیمت سمجھو' زندگی کا اعتبار نہیں اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو)۔

بَابُ فَضَائِلِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

٦١٣٠ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ)).

٦١٣٠ – ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور ان کے بیچ

(٦١٢٨) ☆ جس بات میں فائدہ ہو وہ کرو بشرطیکہ شرع کی رو سے منع نہ ہو۔

میں کوئی نبی نہیں ہوا۔

٦١٣١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الْأَنْبِيَاءُ أَبْنَاءُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ)).

۶۱۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٣٢ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ)).

۶۱۳۲-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ سے دنیا اور آخرت دونوں جگہوں میں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں الگ الگ) دین ان کا ایک ہے اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے۔

٦١٣٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

۶۱۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کونچا نہ مارے، وہ چلاتا ہے اس کے کونچنے سے مگر مریمؑ کا بچہ اور اس کی ماں مریمؑ (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریمؑ کہ ان) کو شیطان کونچا نہ دے سکا۔ پھر کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر چاہو تم یہ آیت پڑھو (مریم کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) وانی اعیذھا بك وذریتھا من الشیطان الرجیم میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو تیرے شیطان مردود سے۔

٦١٣٤ - عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا ((يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسَّةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ)) وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ ((مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ)).

۶۱۳۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے، وہ روتا ہے چلا کر اس کے چھونے سے۔

٦١٣٥ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)).

۶۱۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جس دن اس کی ماں اس کو جنتی ہے مگر مریمؑ اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

٦١٣٦ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۶۱۳۶-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ)).

علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہوتے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچ ہے شیطان کا۔

٦١٣٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي)).

۶۱۳۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے۔ آپ نے اس سے فرمایا تو نے چوری کی؟ وہ بولا ہرگز نہیں قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں (یعنی مجھ سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ

باب: حضرت ابراہیمؑ کی بزرگی کا بیان

٦١٣٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

۶۱۳۸- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ! یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

٦١٣٩-عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ.

۶۱۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٤٠-عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۱۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ)).

۶۱۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور ان کی عمر اس وقت اسی برس کی تھی۔

٦١٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

۶۱۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۶۱۳۸) ☆ آپ نے یہ برائے تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیمؑ آپ کے آباؤ اجداد میں تھے ورنہ ہمارے نبیؐ تمام خلق میں افضل ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے زمانہ والوں میں سب سے افضل تھے۔ واللہ اعلم۔

(۶۱۴۱) ☆ قدوم کے معنی بسولہ ہیں اور بعضوں نے کہا قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا۔

(۶۱۴۱) ☆ اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گزر چکی۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ))۔

فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیمؑ سے جب انہوں نے کہا اے پروردگار! مجھ کو دکھاوے تو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو۔ فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے؟ ابراہیمؑ بولے کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جائے۔ (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جاوے)۔ اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوطؑ پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسفؑ رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

٦١٤٣–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۶۱۴۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٤٤–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوطٍ إِنَّهُ أَوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ))۔

۶۱۴۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالیٰ لوطؑ کو انہوں نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی۔

٦١٤٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَوَاحِدَةٌ فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ

۶۱۴۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار۔ ان میں سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے۔ ایک تو ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا۔ تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باب میں تھا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے۔ ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہ بھی تھیں وہ بڑی خوبصورت تھیں۔ انہوں نے

(۶۱۴۵) ☆ حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست تھی اور بت پرست تھی تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے حضرت ابراہیم نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستاروں کو دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں یہ ظاہراً جھوٹ تھا مگر درحقیقت توریہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے کیونکہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دیے تو حضرت ابراہیمؑ نے سب بتوں کو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا حضرت ابراہیم نے ان کو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی ان کانوا ینطقون اور بعضوں نے کہا بل فعلہ پر وقف ہے یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہے اس سے پوچھو اگر وہ بات کرے یہ دونوں جھوٹ خدا کے لیے تھے حضرت ابراہیمؑ کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا۔ للہ

امْرَأَتِي يَغْلِبنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَكِ اللَّهَ أَنْ لَا أَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَآهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا

اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا کہ تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لے گا۔ اس لیے اگر وہ پوچھے تو تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں اور تو اسلام کے رشتہ سے میری بہن ہے (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان نہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ اس ظالم کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا تیرے کسی کے لائق نہیں ہے۔ اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ وہ گئیں اور حضرت ابراہیمؑ نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لیے)۔ جب حضرت سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔ وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں تجھے نہیں ستاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا۔ پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ اس نے دعا کے لیے کہا۔ انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست درازی کی پھر دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں قسم خدا کی اب تجھ کو نہ ستاؤں گا۔ حضرت سارہ نے پھر دعا کی اس کا ہاتھ کھل گیا۔ تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور اس سے بولا تو

؎ عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ جانور والے ہیں اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب خاص انصار کو ہے اور ان کا دادا ماء السماء کہلاتا تھا۔ نووی نے کہا انبیاء رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں یعنی دنیاوی امور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیمؑ کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں اور دو باتیں تو خدا ہی کے لیے تھیں اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے۔ سو اس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے۔ فقہاء نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ کہ مذموم۔ اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ ☜

يَكُفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا' یہ آدمی نہیں ہے اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ ایک لونڈی اس کو حوالے کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا تو حضرت سارہ نے کہا سب خیریت رہی اللہ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔ ابوہریرہ نے کہا پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام

باب: حضرت موسیٰؑ کی بزرگی کا بیان

٦١٤٦ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسَى بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام بِالْحَجَرِ.

۶۱۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰؑ تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر)۔ لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسیٰؑ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے۔ ایک بار حضرت موسیٰؑ غسل کر رہے تھے' انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے۔ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اور موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے' او پتھر میرے کپڑے دے' یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت وہ پتھر تھم گیا' جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰؑ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔ ابوہریرہؓ نے کہا قسم خدا کی اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰؑ کی مار کے۔

لـه ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیمؑ کا بھی فائدہ تھا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا۔ انتہیٰ

(۶۱۴۶) ☆ اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ کے' پتھر کا بھاگنا' دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے غسل ننگے درست ہونا تنہائی میں۔ تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

٦١٤٧–عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا.

۶۱۴۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت موسیٰؑ کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا۔ آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (بادخائے) کی بیماری ہے۔ ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا، وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لئے ہوئے اس کے پیچھے چلے اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھما اور یہ آیت اتری اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے تھے۔

٦١٤٨– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ**)).

۶۱۴۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیلؑ) حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ آیا تو حضرت موسیٰؑ نے ان کو ایک طمانچہ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آویں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے پروردگار! پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ حکم ہوا پھر مرنا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تو پھر ابھی سہی۔ انھوں نے دعا کی یا اللہ! مجھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی مار برابر۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت

(۶۱۴۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن میں۔ اور حضرت موسیٰؑ نے بیت المقدس میں دفن ہونے پر آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔ امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو۔ دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں یعنی دلیل لله

موسیٰؑ کی قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف سرخ دھار دار ریتی کے پاس۔

٦١٤٩– عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ الْحَيَاةَ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَمِتْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ)).

٦١٤٩–ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیلؑ) حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے اور عرض کیا اے موسیٰ! اپنے پروردگار کے پاس چلو۔ حضرت موسیٰؑ نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی۔ وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا' اس نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ اور جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اتنے برس تو اور جی۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے بعد پھر مرے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے۔ اے مالک میرے! مجھ کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰؑ کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے پاس۔

٦١٥٠– عَنْ مَعْمَرٍ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.

٦١٥٠– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٥١–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا

٦١٥١– ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اس نے برا جانا تو بولا

ﷺ میں مغلوب کرنا پر یہ تاویل ضعیف ہے۔ کس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے کہ اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی۔ تیسرے یہ کہ موسیٰ کو بیماری میں دھوکا ہوا وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا۔ اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہو گئے۔ یا اللہ! ہم کو بخش دے اور حضرت موسیٰؑ کو ہمارا اسلام پہنچا دے ان کی روح مقدس کو۔

(٦١٥١) ☆ حالانکہ حضرت یونسؑ پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ ﷺ

كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ ((**لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَام**)).

نہیں قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو چنا آدمیوں میں سے۔ یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسیٰؑ کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہؐ ہم لوگوں میں موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا۔ آپؐ نے اس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا؟ وہ بولا یا رسول اللہؐ! یہ کہنے لگے قسم اس کی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسیٰؑ کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰؑ سے آپ کا رتبہ زیادہ ہے اس لیے میں نے اس کو مارا) یہ سن کر آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپکے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا‘ پھر فرمایا مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیوں کہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بیہوش ہو جاویں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا (وہ بیہوش نہ ہوں گے)۔ پھر دوسری بار پھونکا جاوے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰؑ عرش تھامے ہوئے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو ان کو بیہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جائیں گے۔ اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی سے افضل ہے۔

٦١٥٢–عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا

٦١٥٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ﷺ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور حرمت کے ساتھ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین نکلے۔ ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جاوے گا۔ بعضے جاہل شاعر ایسے شعر کہتے ہیں جن سے اور انبیاء کی توہین نکلتی ہے۔ توبہ توبہ ایسے شعر پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں اگرچہ ہمارے پیغمبرؐ تمام پیغمبروں میں افضل ہیں پر آپؐ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں یا اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہو گا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں۔

الْإِسْنَادِ سَوَاءً.

٦١٥٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ((**تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللَّهُ**)).

۶۱۵۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا سارے جہان میں اور یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو چن لیا سارے جہان میں۔ اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ پر کیونکہ لوگ بے ہوش ہو نگے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو تھامے ہوئے ہیں' اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے۔

٦١٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

۶۱۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٥٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((**فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ اكْتَفَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ**)).

۶۱۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦١٥٦- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ**)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي.

۶۱۵۶- ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے فضیلت مت دو اور پیغمبروں پر۔

٦١٥٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۶۱۵۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

(۶۱۵۷) ☆ حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے مگر شاید انبیاء کو یہ موقع دیا جاتا ہو کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَتَيْتُ وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ ((مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي)) عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ پر سے گزرا لال لمبی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

٦١٥٨- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسَى مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي.

۶۱۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٥٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَعْنِي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي)) و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لِعَبْدِي ((أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ))

۶۱۵۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے۔

٦١٦٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى)) وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

۶۱۶۰- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے۔ متی حضرت یونسؑ کے باپ کا نام تھا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: حضرت یوسفؑ کی بزرگی کا بیان

٦١٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ ((أَتْقَاهُمْ)) قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ ((فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا)).

۶۱۶۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یارسول اللہ! لوگوں میں بزرگی کس کو ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسفؑ ہیں اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانہ میں جو بہتر تھے جاہلیت کے زمانہ میں جب دین میں سمجھ حاصل کریں۔

بَابٌ فِي فَضَائِلِ زَكَرِيَّاءَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب: حضرت زکریاؑ کی فضیلت کا بیان

٦١٦٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

۶۱۶۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ رہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گویا زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو۔

(۶۱۶۲) ☆ معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے۔ حضرت داؤد بھی محنت کر کے کھاتے تھے۔

قَالَ ((كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا)).

فرمایا حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔

بَابُ فِي فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام

باب : حضرت خضرؑ کی فضیلت

۶۱۶۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ

۶۱۶۳- حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضرؑ کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں۔ انہوں نے کہا جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن' میں نے ابی بن کعبؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے' ان سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا مجھ کو ہے (یہ بات اللہ کو ناپسند ہوئی)۔ اللہ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ خدا خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر' وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے پروردگار! میں اس سے کیونکر ملوں؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں' جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ بندہ ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰؑ چلے اپنے ساتھی یوشع بن نونؑ کو لے کر اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی۔ دونوں چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے' وہاں حضرت موسیٰؑ سو گئے اور ان کے ساتھی بھی سو گئے۔ مچھلی تڑپی یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا اور مچھلی کے لیے راستہ بن گیا خشک۔ حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھی

(۶۱۶۳) ☆ مراد اس بندے سے خضرؑ ہیں۔ جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور وہ لوگ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے اور اختلاف کیا ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں لیکن آدمی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں اور یہ باطل ہے۔ ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے' لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے۔ لوگوں نے کہا وہ آخر زمانے میں مریں گے جب قرآن اٹھ جاوے گا اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں تھے یا اس کے بعد۔ ان کی کنیت ابوالعباس ہے اور ان کا نام بلیا

صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ

کو تعجب ہوا۔ پھر دونوں چلے دن بھر اور رات بھر اور موسیٰؑ کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰؑ نے اپنے ساتھی سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ' اس سفر سے تو ہم تھک گئے اور تھکے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانے کا حکم ہوا تھا۔ انھوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے ہم کو بھلایا' اس مچھلی نے تعجب سے دریا میں راہ لی۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے۔ پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے' حضرت موسیٰؑ نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے کہا میں موسیٰؑ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہاں۔ حضرت خضرؑ نے کہا تم کو خدا نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا۔ حضرت خضرؑ نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا خدا چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا۔ حضرت خضر نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا بہت اچھا۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے' ایک کشتی سامنے سے نکلی دونوں نے کشتی والوں

؎ بلیا بن ملکان ہے یا کلیان۔ وہب بن منبہ نے کہا ان کا نام و نسب یہ ہے بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا۔ اور خضر ان کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے ان کے بیٹھنے کی برکت کی وجہ سے وہ سرسبز ہو گئی۔ انتہا قال النووی۔ ؎

أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ يَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ

سے کہا ہم کو سوار کر لو۔ انہوں نے خضر کو پہچان لیا اور دونوں کو بن کرایہ (نول) چڑھالیا۔ حضرت خضر نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دو یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا حضرت خضرؑ نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت موسیٰؑ نے کہا بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضرؑ نے اس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا اور مار ڈالا حضرت موسیٰؑ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا حضرت موسیٰؑ نے کہا اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے گاؤں والوں سے کھانا مانگا انھوں نے انکار کیا پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی حضرت خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰؑ نے کہا ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا انھوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنے کی کیا ضرورت تھی) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے میں اب میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا رسول اللہؐ نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰؑ پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور راور

ف اس دیوار کے نیچے یتیموں کا مال تھا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم الٰہی کئے نہ کہ اپنی رائے سے اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہے ۔

اگر خون بفتوی بریزی رواست

اور حضرت کا اعتراض ظاہر شرع کے رو سے تھا اور وہ بھی درست ہے۔

فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ)) قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

باتیں دیکھتے اور ہم کو سناتے اور آپؐ نے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کی پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی۔ حضرت خضرؑ نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا ہے۔ سعید بن جبیرؒ نے کہا ابن عباسؓ پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چھین لیتا اور چھوکرا کافر تھا۔

٦١٦٤– عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ

۶۱۶۴– سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید! میں نے کہا ہاں۔ ابن عباسؓ نے کہا نوف جھوٹا ہے۔

٦١٦٥– عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ وَأَيَّامُ اللهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا أَلْحَقُ نَبِيَّ اللهِ فَأُخْبِرَهُ قَالَ فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ

۶۱۶۵– حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب موسیٰؑ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے کہ انہوں نے ایکا ایک یہ کہا میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین میں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے مالک میرے مجھ کو ملا دے اس شخص سے۔ حکم ہوا اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ شخص ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے وہاں کوئی نہ ملا۔ حضرت موسیٰ آگے چلے گئے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے ایک ہی ایکا مچھلی تڑپی پانی میں اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی طرح اس مچھلی پر بن گیا۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھی نے کہا

سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتَّى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا هُنَا وُصِفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَيْءٌ أُمِرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ انْتَحَى عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِي صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ عِنْدَهَا

میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں پھر وہ (چلے اور حضرت موسیٰ سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے۔ جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے ان سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ' اس سفر سے تو ہم تھک گئے۔ راوی نے کہا ان کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا' اس مچھلی نے تعجب سے اپنی راہ لی سمندر میں۔ حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے' پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے۔ ان کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتادی۔ وہاں حضرت موسیٰ ڈھونڈنے لگے ناگاہ انہوں نے حضرت خضرؑ کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے)۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا السلام علیکم انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ انہوں نے کہا تم کیوں آئے حضرت موسیٰؑ نے کہا اس لیے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ۔ انہوں نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے اس بات پر جس کا تمہیں علم نہیں۔ پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو بتلاؤ میں کیا کروں؟ حضرت موسیٰ نے کہا جو خدا چاہے تو مجھ کو تم صابر پاؤ گے اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا۔ حضرت خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے حضرت خضر نے اس کا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نے کشتی کو توڑ ڈالا اس

مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام ذَعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْلَا أَنَّهُ عَجَّلَ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا وَلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَخِي كَذَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لِئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَدْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

لیے کہ کشتی والے ڈوب جاویں' یہ تم نے بھاری کام کیا۔ حضرت خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا بھول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو مجھ پر۔ پھر دونوں چلے' ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کھٹکے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا۔ حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کیا' یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہؐ نے اس مقام پر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰؑ پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے لیکن ان کو حضرت خضر سے شرم آ گئی اور انھوں نے کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا' بے شک تمہارا عذر واجبی ہے اور جو موسیٰ صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتیں دیکھتے اور آپؐ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم اور ہمارے فلاں بھائی پر خیر پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے۔ یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا مانگا کسی نے ضیافت نہ کی' پھر انکو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی' حضرت خضر نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ کا کپڑا پکڑا اور کہا میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے' لیکن کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا' میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کر دوں۔ جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اس کو عیب دار دیکھ کر چھوڑ دیا۔ وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا۔ اور چھوکرا کافر بنایا گیا تھا اس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے' اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے

ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا۔ اسلئے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوسرا بچہ اس کے بدلے میں دے جو اس سے بہتر ہو اور اس سے زیادہ مہربان ہو۔ اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تھی شہر میں اخیر تک۔

٦١٦٦- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

٦١٦٦- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦١٦٧- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ لَتَّخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا.

٦١٦٧- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پڑھا قرآن میں لتخذت علیہ اجرا۔

٦١٦٨-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا

٦١٦٨- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اور حر بن قیس نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں۔ ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے پھر وہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نکلے تو ابن عباسؓ نے ان کو بلایا اور کہا اے ابو الطفیل! ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے؟ ابیؓ نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو۔ موسیٰ نے کہا نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھودے تو لوٹ اس بندے سے ملے گا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ۔ وہ بولا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلا دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔ پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرتؑ سے ملے۔ پھر جو

فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ)) إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ.

حال گزرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ یونس کی روایت میں ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے لوٹے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (۱)

باب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بزرگی

٦١٦٩- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا))

۶۱۶۹- ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا اے ابو بکرؓ! تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کو، جن کے ساتھ تیسرا خدا بھی ہے۔

٦١٧٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ

۶۱۷۰- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا ہے چاہے

(۱) ☆ امام ابو عبداللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی فضیلت میں ایک دوسرے پر۔ بعضوں نے کہا ہم ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں۔ پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابو بکر صدیقؓ تھے۔ اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ تھے۔ اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباسؓ اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ افضل صحابہ میں ابو بکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمان پھر علی اور بعض اہل سنت نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر مقدم رکھا ہے اور صحیح مشہور عثمانؓ کی تقدیم ہے۔ ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چاروں خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت الرضوان والے۔

قاضی عیاض نے کہا بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپؐ کی حیات میں گزر گئے وہ ان سے افضل ہیں جو آپ کے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے۔ اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی، ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ اسی طرح اختلاف ہے کہ عائشہؓ اور خدیجہؓ میں کون افضل ہیں اور عائشہؓ اور فاطمہؓ میں۔ اور خلافت حضرت عثمانؓ کی صحیح ہے بالاجماع اور وہ مظلوم شہید ہوئے۔ ان کے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ کی خلافت بالاجماع صحیح ہے اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا۔ اور معاویہؓ صحابہؓ میں سے ہیں اور ان کی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے۔ اسی وجہ سے بعضے لڑے اور بعضے الگ رہے۔ بہر حال سب صحابہ عدول ہیں اور ان کی روایت اور شہادت مقبول ہے۔ (نووی مختصراً)

(۶۱۶۹) ☆ ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون سے۔ اور اس حدیث میں بیان ہے آپ کے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپ کا ساتھ دیا اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے ان کے منہ پر جو ایسے جاں نثار دوفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں۔

(۶۱۷۰) ☆ نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو، یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ اور ابو بکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث ☜

خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ.

دنیا کی دولت لیوے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا۔ یہ سن کر ابو بکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہے) اور روئے، پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے قربان ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہؐ تھے اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابو بکرؓ کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا اور جو میں کسی کو خلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابو بکرؓ کو خلیل بناتا۔ اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) پر ابو بکرؓ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو۔

٦١٧١- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۶۱۷۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٧٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا)).

۶۱۷۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابو بکر صدیقؓ کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے۔

٦١٧٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۷۳- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا۔

٦١٧٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا)).

۶۱۷۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

نوؒ میں ہے کہ جب حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا، بعضوں نے کہا دونوں ایک ہیں اور بعضوں نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہے کہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضوں نے کہا خلت کا رتبہ زیادہ ہے اور آپ کی خلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

٦١٧٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ اللهِ)).

٦١٧٥- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔

٦١٧٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ)).

٦١٧٦- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا (یعنی وہ دوستی جس میں اور کا خیال نہ رہے) اور جو میں ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر سے کرتا اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہیں (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے تئیں رکھا)۔

٦١٧٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا.

٦١٧٧- عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الاخری ۸ ھ میں ہوئی)۔ وہ آئے آپ کے پاس انہوں نے کہا یارسول اللہؐ! سب لوگوں میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہؓ سے۔ انہوں نے کہا مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ سے۔ انہوں نے کہا پھر ان کے بعد کس سے؟ آپؐ نے فرمایا عمرؓ سے یہاں تک کہ آپ نے کئی آدمیوں کا ذکر کیا۔

٦١٧٨- عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

٦١٧٨- ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ آپؐ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعوی کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت پر آپ نے نص کیا تھا باطل اور بے اصل ہے اور خود

(٦١٧٧) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عائشہؓ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ اہل سنت کی دلیل ہے کہ ابوبکرؓ عمرؓ سے افضل ہیں۔

حضرت علیؓ نے ان کی تکذیب کی۔ نووی) انہوں نے کہا ابو بکرؓ کو کرتے۔ پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا عمرؓ کو۔ پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو۔ پھر خاموش ہو رہیں۔

٦١٧٩–عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ ((فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۷۹- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپؐ نے فرمایا پھر آنا۔ وہ بولی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپ کی وفات ہو جاوے)۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابو بکرؓ کے پاس آنا۔

٦١٨٠–عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مُوسَى.

۶۱۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٨١– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ((ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۸۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا بلا تو اپنے باپ ابو بکرؓ کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوا ابو بکرؓ کے اور کسی کی خلافت سے۔

٦١٨٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ ((عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۶۱۸۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا میں۔ پھر آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابو بکرؓ نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاوے گا۔

٦١٨٣– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))

۶۱۸۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے۔ بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اس لیے نہیں پیدا ہوا' میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر بیل بات کرتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑالیا۔ بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اس دن کون بکری کو بچاوے گا جس دن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جاویں گے)۔ سبحان اللہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں۔ (دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ کو ان پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے۔

٦١٨٤– عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ.

۶۱۸۴- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے۔

٦١٨٥–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ)).

۶۱۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٨٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۱۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمرؓ کی بزرگی کا بیان

٦١٨٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا.

٦١٨٧-ابن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے (جب انتقال کیا) اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے ان پر جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا' میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا مونڈھا تھاما میرے پیچھے سے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ انہوں نے کہا رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ پر پھر کہا (ان کی طرف خطاب کر کے) اے عمرؓ تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ۔ قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا (یعنی رسول اللہؐ اور ابو بکر صدیقؓ کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے میں آیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے اور میں اندر گیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ گئے اور میں نکلا اور ابو بکر اور عمرؓ نکلے۔ اس لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ کرے گا۔

٦١٨٨-عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

٦١٨٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٨٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ

٦١٨٩- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

(٦١٨٧) ☆ چونکہ رسول اللہؐ ہر کام میں اور ہر بات میں ابو بکرؓ اور عمرؓ کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ نے ان کا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔

اس حدیث سے حضرت علیؓ کی محبت حضرت عمرؓ سے نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کی خود آرزو کرتے تھے۔

اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ میں خلاف بیان کرتے ہیں۔ تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا بلکہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ کے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیئے اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کو شریک رکھتے تھے اور بہت سے مسائل میں حضرت علیؓ سے صلاح لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا باوجودیکہ حضرت عمرؓ بوڑھے تھے۔

(٦١٨٩) ☆ دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا۔ (تحفۃ الاخیار)

عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ)) قَالُوا مَاذَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((الدِّينَ)).

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے پھر عمرؓ نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا دین۔

٦١٩٠-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((الْعِلْمَ)).

۶۱۹۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سو رہا تھا سوتے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطابؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا اس کی تعبیر علم ہے۔

٦١٩١-عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۶۱۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٩٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ

۶۱۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اس کو ابو قحافہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر نے لیا۔ اور ایک یا دو ڈول نکالے ان کے کھینچنے میں ناتوانی تھی خدا ان کو بخشے

(۶۱۹۰) ☆ اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پیتا خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہو گا اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے راز دار تھے اسی سبب سے ان کو خلافت اور ملک داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور ان کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہؐ کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک ان کا شکر گزار ہے راضی ہو اللہ ان سے۔

(۶۱۹۲) ☆ علماء نے کہا اس خواب میں تمثیل ہے حضرت ابو بکر اور عمر کی خلافت کی اور ان کے حسن سیرت کی اور یہ سب رسول اللہؐ کی برکت تھی اور آپ کی صحبت کا اثر تھا تو پہلے آپ نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جوق در جوق اس میں آنے لگے پھر آپ کی وفات ہوئی اور ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے انھوں نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے اور یہ راوی کا شک ہے اور صحیح دو ڈول ☜

ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)).

پھر وہ ڈول پل (یعنی بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن الخطابؓ نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار شہ زور (نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح پانی کھینچتا ہو۔ انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے۔

٦١٩٣–عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۶۱۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٩٤–عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

۶۱۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٩٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرَوِّحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ)).

۶۱۹۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے سوتے میں دیکھا میں اپنے حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پلا رہا ہوں پھر ابو بکرؓ میرے پاس آئے انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا مجھے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے' پھر خطاب کے بیٹے آئے انہوں نے ڈول ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لے لیا تو میں نے ایسا زبردست کھینچنا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض بھرپور ہو کر بہنے لگا۔

٦١٩٦– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أُرِيتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى

۶۱۹۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اتنے میں ابو بکرؓ آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے' پھر عمر آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا۔ وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنے والا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے

لله ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں مرتد مارے گئے اور ان کی جڑ کٹی اور اسلام پھیلا پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور اسلام خوب پھیلا۔ اور یہ جو فرمایا کہ ابو بکرؓ کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اس سے ان کی قدر گھٹانا مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمرؓ کا رتبہ ان سے بڑھانا بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہے حضرت عمرؓ میں۔ اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابو بکرؓ آپؐ کے نائب ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ - (نووی مختصراً)

رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ)).

اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا۔

٦١٩٧-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۶۱۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٩٨- عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللهِ أَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ.

۶۱۹۸- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا۔ میں نے اندر جانا چاہا پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ روئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کے جانے سے میں غیرت کرتا۔

٦١٩٩- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ.

۶۱۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٠٠-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ.

۶۲۰۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا، وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگ بولے عمر بن الخطابؓ کا۔ یہ سن کر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔ ابوہریرہؓ نے کہا عمر نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے رسول اللہؐ کے ساتھ پھر حضرت عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

٦٢٠١-عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۲۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۶۱۹۸) ☆ آپ کا تو گھر بار ہے اور میں خود آپ کا ہوں اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل[1] ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ظاہر ہے اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔

[1] اس سے مراد آپ کی تابعداری واطاعت ہے۔

٦٢٠٢- عَنْ سَعْدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ**)) قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

٦٢٠٢- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں آپ سے باتیں کر رہی تھیں اور بہت بکواس کر رہی تھیں ان کی آوازیں بلند تھیں جب حضرت عمر نے آواز دی تو اٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لیے رسول اللہؐ نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے حضرت عمر نے کہا اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا پھر ان عورتوں سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں انھوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ کے رسول اللہؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

٦٢٠٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

٦٢٠٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٠٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ ((**يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ**)) قَالَ

٦٢٠٤- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے (جن کی رائے ٹھیک ہوتی گمان صحیح ہوتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر

(٦٢٠٢) ☆ کیونکہ شیطان حضرت عمرؓ سے بہت کانپتا تھا اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہؐ کے حضرت عمر سے زیادہ ڈرے ان کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں بڑھتی۔

ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ.

ابن الخطاب ہوں گے۔

٦٢٠٥–عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۶۲۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٠٦– عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ.

۶۲۰۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ اس کو مصلی بنایئے ویسا ہی قرآن میں اترا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی) دوسرے عورتوں کے پردے میں تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

٦٢٠٧– عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكَفِّنَ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ : فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ)) اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً ((وَسَأَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ.

۶۲۰۷-عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجئے آپ نے دے دیا پھر اس نے کہا آپ اس پر نماز پڑھا دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کا کپڑا تھاما اور فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا حضرت عمر نے کہا وہ منافق تھا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جاوے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو حضرت عمر کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی)۔

٦٢٠٨–عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

۶۲۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ

٦٢٠٩- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ ((**أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ**)).

باب: حضرت عثمانؓ کی بزرگی کا بیان

۶۲۰۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے اتنے میں ابو بکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی ان کو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت چاہی تو رسول اللہؐ بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کئے پھر وہ آئے اور باتیں کیں جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابو بکر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عمر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر حضرت عثمان آئے آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کئے آپ نے فرمایا کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔

٦٢١٠- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ ((**اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ**))

۶۲۱۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے آپؐ نے ابو بکر کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے پھر عمر آئے انھوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی۔ اسی حال میں وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح

(۶۲۰۹) ☆ تو آپؐ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ عثمان مشہور تھے کثرت حیا کے ساتھ اس لیے آپ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا۔

مصابیح میں انس سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں سچی شرم کرنے والے عثمان ہیں اور ملا نے ابن عمر سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے سب سے زیادہ عزت کرنے والے عثمان ہیں اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں راوی کو شک ہے رانیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں اور صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے۔ (السراج الوہاج)

فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ**)).

پہن لی میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اس کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ ابو بکر کے آنے سے نہ گھبرائے آپؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عثمان (رضی اللہ عنہ) حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جاویں)۔

٦٢١١–عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۶۲۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢١٢– عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ ((**افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**)) قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ((**افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**)) قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ ((**افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**)) عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبْرًا وَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ.

۶۲۱۲- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں کھونس رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھول دے اس کو جنت کی خوشخبری دے میں جو کھولنے گیا تو ابو بکر تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو خوشخبری دے جنت کی میں گیا تو عمر تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھولدے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے اور اس پر ایک بلوئی ہوگا میں گیا تو عثمان بن عفان تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بلوئی کا ذکر کیا انھوں نے کہا یااللہ مجھ کو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے۔

٦٢١٣– عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ

۶۲۱۳- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا تو دروازے پر پہرہ دے

(۶۲۱۲) ☆ اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوئی ہوا آخر انھوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ.

پھر بیان کیا حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

٦٢١٤–عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

٦٢١٤- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے انھوں نے وضو کیا اپنے گھر میں پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا آج کے دن رسول اللہ ﷺ کی اور ساتھ رہوں گا آپ کے وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف گئے ہیں ابو موسیٰ بھی آپ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے یہاں تک کہ بیر اریس پر پہنچے (بیر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابو موسیٰ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپؐ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپؐ کے پاس گیا آپ کنویں پر بیٹھتے تھے اس کی مینڈھ پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے ہوئے میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ کا بواب (وہ شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج بنوں گا اتنے میں ابو بکر صدیق آئے اور دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا ابو بکر میں نے کہا ٹھہرو پھر میں گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں آپؐ نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے میں آیا اور ابو بکر سے کہا اندر آؤ رسول اللہؐ تم کو جنت کی خوش خبری دیتے ہیں ابو بکر آئے اور آپ کے داہنی طرف بیٹھے کنویں کی مینڈھ پر اور اپنے پاؤں لٹکا دیے کنویں میں جس طرح رسول اللہؐ بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا وہ مجھ سے ملنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر خدا کو اس کی بہتری منظور ہے تو اس کو بھی لاوے گا ایک ہی ایکا ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا عمر بن خطاب میں نے کہا ٹھہرو اور میں آیا رسول اللہؐ کے پاس اور سلام کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا ان کو اجازت

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وُجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

دے اور جنت کی خوش خبری دے میں عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول اللہؐ نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ کے بائیں طرف کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیے میں لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلانے کی یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آوے گا ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عثمان بن عفان میں نے کہا ٹھہرو اور میں رسول اللہؐ کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپؐ نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوش خبری دے مگر اس کے ساتھ ایک آفت بھی ہے میں آیا اور میں نے کہا اندر آؤ اور رسول اللہؐ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ وہ آئے انھوں نے دیکھا مینڈھ پر جگہ نہیں رہی تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن میتب نے کہا میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی (ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ کے سامنے بقیع میں دفن ہوئے۔

٦٢١٥- عَنْ أَبِي مُوسَى خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

۶۲۱۵- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نکلا رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے میں نے دیکھا آپ باغوں کی طرف گئے ہیں پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں پایا آپ کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھول دیں اور ان کو لٹکا دیا کنویں میں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں سعید کا قول مذکور نہیں ہے۔

٦٢١٦- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ

۶۲۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

باب: حضرت علیؓ کی بزرگی کا بیان

٦٢١٧- سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا.

۶۲۱۷- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسیٰؑ کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے بیان کی تھی وہ ان کو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انھوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں۔

٦٢١٨-عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ

۶۲۱۸- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۶۲۱۷) ☆ اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی کہ آپ کی امت میں ان کو وہ مرتبہ ملا جو بنی اسرائیل میں ہارونؑ کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہؐ خاتم الانبیاء تھے آپؐ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آسکتا ہارون حضرت موسیٰ کے چچازاد بھائی تھے حضرت علی بھی آپ کے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انھوں نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسیٰ طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہو گے کیونکہ ہارون حضرت موسیٰ کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں ایک قرابت جیسے ہارون کو موسیٰ سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارون کی مثل ہونا ضروری نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون کی مماثلت موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰ کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت میں بھی شیخین کی خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا اس لیے کہ خلافت مفضول کے باوجود فاضل کے درست ہے خاص کر اس صورت میں جب ابو بکر صدیق کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علی نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسیٰ کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسیٰ کی زندگی میں پھر ایسا ہی حضرت علی کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ کہ شیعہ کے لیے۔ انتہی مختصراً

رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)).

حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسیٰؑ کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

٦٢١٩- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۶۲۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٢٠- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ)) وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ((ادْعُوا لِي عَلِيًّا)) فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

۶۲۲۰- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابو تراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جب آپؐ نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا موسیٰؑ کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپؐ فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے آپؐ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے ان کی آنکھ میں تھوک دیا اور نشان ان کے حوالے کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر اور

(۶۲۲۰) ☆ ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضیٰ علی کی اس روایت سے معاویہؓ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا نووی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اس کی تاویل ضروری ہے اس طرح سے کہ معاویہؓ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو علیؓ

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي)).

جب یہ آیت اتری بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بلایا حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو پھر فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

٦٢٢١– عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)).

٦٢٢١– سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ سے تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تم ہار اور جہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا موسیٰؑ کے پاس۔

٦٢٢٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ ((وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ)) قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ ((قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)).

٦٢٢٢– ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے دن البتہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو فتح دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اسی دن پھر میں آپ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاویں مجھ کو اس کام کے لیے لیکن آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور وہ جھنڈا انکو دیا اور فرمایا چلا جا اور ادھر ادھر مت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح دے گا پھر انھوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے ٹھہرے اور کسی طرف نہیں دیکھا پھر چلا کر بولے یا رسول اللہؐ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپ نے فرمایا لڑ ان سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی بر حق معبود نہیں سوا خدا کے اور بے شک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جب وہ یہ گواہی دیں تو انھوں نے بچالیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

٦٢٢٣– عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ

٦٢٢٣– سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے دن البتہ دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ چاہتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں پھر رات بھر لوگ ذکر

لا حضرت علیؓ کو برا کہتے ہوں۔ اور سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم ان کی خطائے اجتہادی کیوں نہیں بیان کرتے۔

يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ ((**أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ**)) فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ ((**انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ**)).

کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کس کو دیتے ہیں جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہؐ کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ نشان مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں پھر انکو بلا بھیجا آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہوگئے گویا ان کو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپ نے ان کو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے۔

٦٢٢٤- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ**)) فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

۶۲۲۴- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی پیچھے رہ گئے خیبر کے دن ان کی آنکھیں دکھتی تھیں پھر انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا کل یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا پھر یکایک ہم نے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ ان کو جھنڈا ملے گا لوگوں نے کہا یہ علی ہیں اور ان ہی کو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔

٦٢٢٥-عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۲۲۵- یزید بن حیان سے روایت ہے میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکی حدیث سنی آپ کے

وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ.

ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا اے بھتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہؐ سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو پھر زید نے کہا رسول اللہؐ ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو غرض آپ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں خدا کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں حصین نے کہا اہل بیت آپ کے کون ہیں اے زید! کیا آپکی بیبیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید نے کہا بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے حصین نے کہا وہ کون لوگ ہیں؟ زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید نے کہا ہاں۔

٦٢٢٦- عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

٦٢٢٦- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٦٢٢٥) ☆ یہ حدیث حضرتؐ نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے فرمائی اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا آپ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ قرآن پر جمے رہنا اس سے ہدایت لینا اس پر عمل کرنا دوسرے میری اہل بیت کا خیال رکھنا ان سے محبت کرنا ان کو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہل سنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا انکے دشمن ہو گئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

٦٢٢٧- عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ)).

۶۲۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت ہے اور نور ہے جو اس کو پکڑے رہے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

٦٢٢٨- عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ)) وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَايْمُ اللهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.

۶۲۲۸- یزید بن حیان سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تم نے صحبت اٹھائی رسول اللہ ﷺ کی آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہو گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نے کہا اہل بیت کون لوگ ہیں بیبیاں آپ کی؟ زید نے کہا نہیں قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے اہل بیت آپ کے دودھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے آپ کے بعد۔

(۶۲۲۸) ☆ نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہیں اور بعضوں نے کہا بنو قصی اور بعضوں نے کہا قریش اس روایت میں جو بیبیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ کی کئی بیبیاں جیسے حضرت عائشہؓ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہؓ قرشی تھیں اور ایک روایت میں زید نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج ان دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصود ہیں ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال جن کے اکرام اور احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اور قرآن میں آیت تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہو اس میں بیبیاں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادہ)۔

۶۲۲۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ)) فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ ((انْظُرْ أَيْنَ)) هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ ((قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ)).

۶۲۲۹- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے حاکم ہوا اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی ابو تراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے وہ شخص بولا اس کا قصہ بیان کرو ان کا نام ابو تراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا آپ نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ بولیں مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصے ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے رسول اللہؐ نے ایک آدمی سے فرمایا دیکھو حضرت علی کہاں ہیں وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مسجد میں سو رہے ہیں آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے اٹھ اے ابو تراب، اٹھ اے ابو تراب۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

باب: سعد بن ابی وقاص کی فضیلت

۶۲۳۰-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

۶۲۳۰- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے حضرت عائشہؓ نے کہا اتنے میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپ کے پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہؓ نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے

(۶۲۲۹) ☆ تو رسول اللہ نے علی کا نام ابو تراب رکھا اس وجہ سے ان کو یہ نام نہایت پسند تھا اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اس کو بلانا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ

یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔

٦٢٣١- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا جَاءَ بِكَ)) قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هَذَا.

۶۲۳۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہؐ پر تو میں آیا آپ کی حفاظت کرنے کو۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی پھر سو رہے۔

٦٢٣٢-عَنْ عَائِشَةَ أَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۶۲۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٣٣- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ ((لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)).

۶۲۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کی (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک (یعنی سعد بن وقاص) کے لیے آپ نے احد کے دن ان سے فرمایا تیر مار اے سعد! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔

٦٢٣٤- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۲۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٣٥- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۶۲۳۵- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن۔

٦٢٣٦- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۲۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٣٧- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ

۶۲۳۷- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن ان کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہؐ نے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے میں نے اس کے لیے

بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِذِهِ.

٦٢٣٨- عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ أَنَّ اللهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ وَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا آمُرُكَ بِهَذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةَ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي وَفِيهَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هَذَا السَّيْفَ فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ ((رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ

ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا وہ اس کی پسلی میں لگا اور گرا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی رسول اللہؐ یہ دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ میں نے آپ کی کچلیوں کو دیکھا۔

۶۲۳۸- مصعب بن سعد سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ان کے باب میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کا دین) نہ چھوڑیں گے اور نہ کھاوے گی نہ پیوے گی وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھ کو حکم کرتی ہوں اس بات کا پھر تین دن تک یوں ہی رہی کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ اس کو غش آگیا آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا وہ بد دعا کرنے لگی سعد کے لیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور ہم نے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات (یعنی شرک مت کر) اور رہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہؐ کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہؐ کے پاس لایا میں نے عرض کیا یہ تلوار مجھ کو انعام دے دیجئے اور میرا حال آپ جانتے ہی ہیں آپ نے فرمایا اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈال دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ کے پاس لوٹا میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھ کو دے دیجئے آپ نے سختی سے فرمایا رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تو نے اٹھائی ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو سعد نے کہا میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہؐ کو بلا بھیجا آپ تشریف لائے

حَائِزًا قَالَ وَأَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِنْ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِكَ خَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيَيْ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بِأَنْفِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْنِي نَفْسَهُ شَأْنَ الْخَمْرِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

میں نے کہا مجھ کو اجازت دیجئے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جس کو چاہوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا آدھا مال بانٹ دوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا تہائی مال بانٹ دوں آپ چپ ہو رہے پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے۔ سعد نے کہا ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا انھوں نے کہا آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی میں ان کے پاس گیا ایک باغ میں وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی میں نے گوشت کھایا اور شراب پی ان کے ساتھ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا میرے ناک میں زخم لگا میں نے رسول اللہ سے بیان کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری شراب اور جوا اور تھان اور پانسے یہ سب نجاست ہیں شیطان کے کام ہیں۔

٦٢٣٩- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا.

٦٢٣٩- سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں اتریں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھولتے پھر کھانا اس کے منہ میں ڈالتے اس روایت میں یہ ہے کہ سعد کی ناک پر مارا اور ان کی ناک چر گئی پھر ان کی ناک ہمیشہ چری رہی۔

٦٢٤٠- عَنْ سَعْدٍ فِيَّ وَلَا تَطْرُدْ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُدْنِي هَؤُلَاءِ.

٦٢٤٠- سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں اتری ان میں میں تھا اور عبداللہ بن مسعود بھی تھے مشرک کہتے تھے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

٦٢٤١- عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ

٦٢٤١- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مشرکوں نے کہا آپ ان لوگوں کو اپنے پاس

لِلنَّبِيِّ ﷺ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ.

سے ہانک دیجئے یہ جرات نہ کریں گے ہم پر ان لوگوں میں میں تھا ابن مسعود تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا آپ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا آپ نے دل ہی دل میں باتیں کیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہنکا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اس کی رضامندی۔

٦٢٤٢–عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا.

۶۲۴۲- ابو عثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ لڑتے تھے (کافروں سے) بعضے دن کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیرؓ کی فضیلت

٦٢٤٣–عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ**)).

۶۲۴۳- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے۔

٦٢٤٤–عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

۶۲۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٢٤٥– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظُرُ وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَبَوَيْهِ

۶۲۴۵-عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے میں اور عمرو بن ابی سلمہؓ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اس کے لیے وہ دیکھتا میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے انھوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا قسم خدا کی اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا فدا ہوں تجھ پر

فَقَالَ ((فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)).

ماں باپ میرے۔

٦٢٤٦–عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطُمِ الَّذِي فِيهِ النِّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

۶۲۴۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٢٤٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)).

۶۲۴۷-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اس کا پتھر ہلا رسول اللہ ؐ نے فرمایا تھم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت ؐ تھے اور صدیق ابو بکر باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ اور زبیر بھی)۔

٦٢٤٨– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

۶۲۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٤٩– عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أَبَوَاكَ وَاللهِ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

۶۲۴۹- حضرت عائشہؓ نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابو بکر) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے **الذین استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح** یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی (ابو بکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے نانا کو بھی باپ کہتے ہیں)۔

٦٢٥٠–عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ

۶۲۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابو بکرؓ اور زبیرؓ۔

٦٢٥١– عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

۶۲۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ

باب: ابوعبیدہ بن جراحؓ کی فضیلت

٦٢٥٢– عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((**إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ**))

۶۲۵۲-انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں (اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابوعبیدہؓ اوروں سے ممتاز تھے)۔

٦٢٥٣– عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ ((**هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ**)).

۶۲۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یمن کے لوگ حضرتؐ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجئے جو ہم کو حدیث اور اسلام سکھاوے تو آپ نے ابوعبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے۔

٦٢٥٤– عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ ((**لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ حَقَّ أَمِينٍ**)) قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

۶۲۵۴- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجئے آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بے شک امانت دار ہے بے شک امانت دار ہے راوی نے کہا لوگ منتظر رہے کہ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

٦٢٥٥–عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۲۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ

باب: سیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ کی فضیلت

٦٢٥٦–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

۶۲۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۶۲۵۶)☆ یعنی سیدنا حسنؓ سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر سبحان اللہ اہل بیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس وجہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ))

نے فرمایا حسنؓ کے لیے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو محبت رکھے اس سے۔

٦٢٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتَّى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ ((أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ)) يَعْنِي حَسَنًا فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ)).

۶۲۵۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے پھر آپ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گھر پر آئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے یعنی سیدنا حسنؓ کو ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حسن) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے۔

٦٢٥٨- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)).

۶۲۵۸- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سیدنا حسنؓ کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

٦٢٥٩- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))

۶۲۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٦٠- عَنْ إِيَاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ

۶۲۶۰- ایاس نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع) سے سنا انھوں نے کہا میں نے اس سفید خچر کو کھینچا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو

ﷺ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہم کو قائم رکھ اہل بیت کی محبت پر اور ہمارا انکی محبت پر اور حشر کر ان کی محبت پر ہر چند مومن کو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے پر اللہ کے رسول کی اور رسول اللہؐ کے اہل بیت کی اور صحابہ کرام کی محبت در حقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ۔

النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ.

لے گیا حجرہ نبوی تک ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

بَاب فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب: اہل بیت کی فضیلت

٦٢٦١- عَنْ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا.

۶۲۶۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی اتنے میں سیدنا حسنؓ آئے آپ نے ان کو اس چادر کے اندر کرلیا پھر سیدنا حسین آئے ان کو بھی اندر کرلیا پھر فاطمہ زہرا آئیں ان کو بھی اندر کرلیا پھر حضرت علی آئے ان کو بھی اندر کرلیا بعد اس کے فرمایا **انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا** یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ ابْنِهِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَي عَنْهُمَا

باب: زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٦٢٦٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّي نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ.

۶۲۶۲- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ نے ان کو متبنیٰ کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اترا پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کرکے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔

(۶۲۶۱) ☆ یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے **واذکرن ما یتلی فی بیوتکن** عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مراد تھے پر آپ نے ان لوگوں کو بھی شریک کرلیا تاکہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہرحال ثابت ہے کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین اور علی اور فاطمہ زہراؓ آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

٦٢٦٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ

۶۲۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٦٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)).

۶۲۶۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگوں نے اس کی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپ نے افسر کیا) تب رسول اللہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعنہ کرتے ہو اسامہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اس کے باپ کی سرداری میں اس سے پہلے اور قسم خدا کی اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

٦٢٦٥- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَايْمُ اللهِ إِنَّ هَذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ)).

۶۲۶۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے تو میں وصیت کرتا ہوں اسامہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم میں نیک بخت لوگوں میں سے ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ

باب: عبداللہ بن جعفرؓ بن ابی طالب کی فضیلت

٦٢٦٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

۶۲۶۶- عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے عبداللہ بن جعفر نے عبداللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے تو آپ نے ہم کو سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہو گی)۔

(۶۲۶۴) ☆ پہلے آپ نے زید کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری ان کے بیٹے کو دی تاکہ ان کو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے۔

٦٢٦٧- عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَإِسْنَادِهِ.

۶۲۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٦٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ.

۶۲۶۸- عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ کو جا کر ملتے ایک بار آپ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ سے ملنے کے لیے آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھالیا پھر حضرت فاطمہ زہرا کے ایک صاحبزادے آئے آپ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھالیا پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے۔

٦٢٦٩- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

۶۲۶۹- عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسینؓ سے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے۔

٦٢٧٠- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ.

۶۲۷۰- عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کروں گا۔

بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

باب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

٦٢٧١- عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)) قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

۶۲۷۱- حضرت علیؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے آسمان و زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں خدیجہ بنت خویلد افضل ہیں۔

٦٢٧٢- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ

۶۲۷۲- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں

(۶۲۷۱) ☆ یعنی ہر ایک اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ ان دونوں میں کون افضل ہے اس کو بیان نہیں کیا۔

(۶۲۷۲) ☆ اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے وہ نبی نہ تھیں بلکہ ولی تھیں اور منقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہوتیں۔

كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)).

ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے اور عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کھانوں پر (نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہ حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہووے)۔

٦٢٧٣-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَمِنِّي.

٦٢٧٣-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ کے پاس آتی ہیں ایک برتن لے کر اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے پھر جب وہ آویں تو آپ ان کو سلام کہیے ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اور ان کو خوشخبری دے دیجئے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اس میں غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

٦٢٧٤- عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

٦٢٧٤-اسمٰعیلؒ نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟ انھوں نے کہا ہاں آپ نے ان کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں شور و غل ہے نہ تکلیف ہے۔

٦٢٧٥-عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٦٢٧٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٧٦- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

٦٢٧٦- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی حضرت خدیجہؓ کو ایک گھر کی جنت میں۔

٦٢٧٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَائِلِهَا.

٦٢٧٧- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری ذبح کرتے

تھے پھر خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

٦٢٧٨- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ ((**أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ**)) قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا**)).

۶۲۷۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ پر کیا اور میں نے ان کو نہیں پایا رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت خدیجہ کے عزیزوں کو بھیجو۔ ایک دن میں نے آپ کو غصہ کیا اور کہا خدیجہ۔ آپ نے فرمایا مجھے ان کی محبت خدائے تعالیٰ نے ڈال دی۔

٦٢٧٩- هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا.

۶۲۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٨٠- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ.

۶۲۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ ان کا ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

٦٢٨١- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ.

۶۲۸۱- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں۔

٦٢٨٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ ((**اللَّهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ**)) فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا.

۶۲۸۲- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہؓ کی بہن (آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہؐ کے پاس آنے کی آپکو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک آیا میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو نری سرخی ہی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں)۔ قاضی نے کہا عورتوں کو ایسا رشک معاف ہے کیونکہ یہ ان کی طبعی ہے اور اسی واسطے آپ نے حضرت عائشہؓ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ ان پر خفا نہ ہوئے۔

بَابُ فَضَائِلِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا

باب: ام المومنین حضرت عائشہؓ کی فضیلت

٦٢٨٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ)).

۶۲۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہو)۔

٦٢٨٤- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۲۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٨٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ ((أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

۶۲۸۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے میں نے عرض کیا کیونکر آپ جان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ہے ابراہیم کے رب کی میں نے عرض کیا بے شک قسم اللہ کی یا رسول اللہ میں آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں۔ یہ غصہ حضرت عائشہ کا اسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے دل میں حضرت عائشہؓ رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں)۔

٦٢٨٦- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۶۲۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٨٧-عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي

۶۲۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس انھوں نے کہا میری

(۶۲۸۷) ☆ قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی اور علماء نے جائز رکھا ہے گڑیوں کی بیع اور شراء کو اور امام مالک سے اس کی کراہت نقل

صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ.

ہجولیاں آتیں اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں (شرم سے اور ڈر سے) آپ ان کو میرے پاس بھیج دیتے۔

٦٢٨٨–عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللُّعَبُ.

۶۲۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٢٨٩– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۶۲۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے جس دن میری باری ہوتی تحفے بھیجتے تاکہ آپ خوش ہوں۔

٦٢٩٠– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ)) فَقَالَتْ بَلَى قَالَ ((فَأَحِبِّي هَذِهِ)) قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ

۶۲۹۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں نے فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کو آپ کے پاس بھیجا انھوں نے اجازت مانگی آپ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر میں آپ نے اجازت دی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی بیبیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں آپ انصاف کریں ان کے ساتھ ابو قحافہ کی بیٹی میں (یعنی جتنی محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں یہ امر اختیاری نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ انصاف کرتے تھے) اور میں خاموش تھی آپ نے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں وہ بولیں یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں آپ نے فرمایا تو محبت رکھ عائشہ سے یہ سنتے ہی فاطمہ اٹھیں اور بیبیوں کے پاس گئیں ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ کا فرمانا بیان کیا وہ کہنے لگیں ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام نہ آئیں اس لیے پھر جاؤ رسول اللہ کے پاس اور کہو آپ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابو قحافہ حضرت ابو بکرؓ کے باپ تھے تو حضرت عائشہ کے دادا ہوئے دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں)

ﷺ منقول ہے اور جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ ان سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے تصویروں کی حدیث سے۔(نووی)

عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلَّهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حَتَّى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ ((**إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ**)).

حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت عائشہ کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہؐ سے گفتگو نہ کروں گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی بیبیوں نے ام المومنین زینب بنت جحش کو آپ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ کے سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنے والی اور سچی بات کہنے والی اور ناتا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا۔ اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور نادم ہو جاتیں) انھوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اجازت دی اسی حال میں کہ آپ میری چادر میں تھے جس حال میں فاطمہ آئی تھیں انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا رسول اللہؐ ہنسے اور فرمایا یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں ہے جو تم سے دب جائے)۔

٦٢٩١–عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا أَنْ أَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً

۶۲۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٩٢– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ

۶۲۹۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے تھے (بیماری میں)

يَقُولُ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي.

اور فرماتے تھے کل میں کہاں ہوں گا کل میں کہاں ہونگا یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں (یعنی آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)۔

٦٢٩٣- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ**)).

۶۲۹۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیک لگائے ہوئے تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگایا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔

٦٢٩٤- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۲۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٩٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ.

۶۲۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کا پھر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی اس وقت آواز آپ کی بھاری تھی آپ نے فرمایا ان لوگوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔ اس وقت میں سمجھی ان کو اختیار ملا۔

٦٢٩٦- عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۲۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٩٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ ((**إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ**)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ ((**اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى**))

۶۲۹۷- سعدؓ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لیے حضرت عائشہؓ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین

قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى))

میں رہتے ہیں) حضرت عائشہؓ نے کہا اس وقت میں نے کہا اب آپ ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہؓ نے کہا یہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم الرفیق الاعلیٰ۔

٦٢٩٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ بَلَى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلَى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلَى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

٦٢٩٨- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المومنین حفصہ پر آیا ہم دونوں آپ کے ساتھ نکلیں اور آپ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہؓ کے ساتھ چلتے ان سے باتیں کرتے ہوئے حفصہ نے عائشہ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا اور وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور رات کو رسول اللہ ﷺ آئے دیکھا تو اس پر حفصہ ہیں آپ نے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اترے اور حضرت عائشہؓ نے آپ کو نہ پایا (رات بھر) ان کو غیرت آئی جب اتریں تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں یااللہ مجھ پر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لیوے وہ تو تیرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

٦٢٩٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

٦٢٩٩- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید

(٦٢٩٨) ☆ یہ حضرت عائشہؓ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے اوپر گزر چکا مہلب نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت کے پاس آپ پر واجب نہ تھا ورنہ حفصہ ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضروری نہیں اس لیے کہ اگر باری آپ پر واجب بھی ہو جب بھی سفر میں چلتے وہ ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسی طرح حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگاوے۔ (نووی)

يَقُولُ ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)).

(ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

٦٣٠٠- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ.

۶۳۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٣٠١- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا ((إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

۶۳۰۱- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے (یعنی عائشہ سے) جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

٦٣٠٢-عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ و سَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

۶۳۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٣٠٣- عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۳۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٦٣٠٤-عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى.

۶۳۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

بَاب ذِكْرِ حَدِيثِ أُمِّ زَرْعٍ

باب: ام زرع کی حدیث کا بیان

٦٣٠٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتْ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلَ قَالَتْ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتْ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتْ الرَّابِعَةُ

۶۳۰۵-ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپاویں گی۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جاوے۔

دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلا سکتی میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی

زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتْ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتْ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنْ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتْ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتْ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ قَالَتْ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنْ النَّادِي قَالَتْ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتْ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ

اس قدر اس میں عیوب ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعضوں نے یہ معنی کئے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اس کو چھوڑ دوں گی یعنی وہ خفا ہو کر مجھ کو طلاق دے گا اور اس کو چھوڑنا پڑے گا)۔

تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہے (یعنی احمق) اگر میں اس کی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دے دے گا اور جو چپ رہوں تو اوہڑ رہوں گی (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤں گی نہ بالکل محروم رہوں گی)۔

چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی معتدل المزاج ہے نہ ڈر ہے نہ رنج (یہ اس کی تعریف کی یعنی اس کے عمدہ اخلاق ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے)

پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا تو چیتا ہے (یعنی پڑ کر سو جاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا) جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے اور جو مال اسباب گھر چھوڑ جاتا ہے اس کو نہیں پوچھتا۔

چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنی سوا کھانے پینے کے بیل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا)۔

(۶۳۰۵) ☆ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سب نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپاویں گی اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کریں گی نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات میں لکھا ہے کہ ان گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لیے ہوں مگر ایک غریب طریق سے ان کے نام مجھ کو پہنچے ہیں پھر کہا دوسری عورت کا نام عمرہ بنت عمرو تھا اور تیسری کا حی بنت کعب چوتھی کا مہدد بنت ابی مزرمہ پانچویں کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتویں کا حی بنت علقمہ آٹھویں کا بنت اوس بن عبد دسویں کا کبشہ بنت ارقم گیارہویں جسکا نام زرع بنت اکیمل بن ساعد اتھی۔ اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں بعض کتابوں میں ہے کہ وہ بنت ابی مہز دمہ تھی اور بعضوں نے اس ترتیب میں اختلاف کیا ہے اور یہ عورتیں سب یمن کی تھیں۔

وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ**)).

ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کرنا جانتا سب جہاں بھر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔

آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند بو میں زرنب ہے (زرنب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)۔

نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا (یعنی قد آور) بڑی راکھ والا (یعنی سخی ہے اس کا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے) اس کا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانہ سے (یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے)۔

دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کمتر چراگاہیں ہیں (یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں (ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کے اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا)۔

گیارھویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین

لـہ پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے تکلیف اٹھا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اس کے ساتھ مزاج میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بد خلق بھی ہے۔

میں رہی مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا) میں اس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام کرنا نہیں پڑتا) اور پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اس کی بڑی بڑی گٹھڑیاں کشادہ اور کشادہ گھر۔ بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان (یعنی نازنین بدن ہے) اس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اس واسطے اس کی سوت اس سے جلتی ہے)۔ لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لے جاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا (گھی نکالنے کے واسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کیا پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اس نے مجھ کو چوپائے جانور بہت دیے اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو

؎ پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے نووی نے کہا یہ بھی تعریف ہے اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور اپنے مال اور اسباب کے فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے۔

سواگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی ویسی) تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضروری نہیں تو آپ نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہ کو اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاوندوں کا ذکر کیا کیونکہ انھوں نے اپنے خاوندوں کا نام نہیں لیا اور جب تک نام لے کر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہیں دوسرے یہ کہ یہ عورتیں مجہول ہیں یہ اگر غیبت بھی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے ان لوگوں کے سامنے جو اس کے خاوند کو پہچانتے ہوں تو وہ غیبت ہو جائے گی گو نام نہ لیوے (نووی)۔

٦٣٠٦- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا.

٦٣٠٦- ترجمہ وہی ہے جو گزرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا

باب: حضرت فاطمہ زہراؓ کی فضیلت

٦٣٠٧- عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا

٦٣٠٧- مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہؐ سے منبر پر آپ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنی ابوجہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علی نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا نہ دوں گا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں اس لیے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے

وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)).

میرا شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تھا پر جب فاطمہ کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا اور آپ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کر دیا بوجہ کمال شفقت کے علی اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ کسی فتنہ میں پڑ جاتیں رشک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے)۔

٦٣٠٨- عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)).

۶۳۰۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٠٩-عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ ((إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا)) قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ ((حَدَّثَنِي

۶۳۰۹- سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے سیدنا حسینؓ کی شہادت کے بعد تو ملے ان سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمایئے سیدنا زین العابدین نے فرمایا کچھ نہیں مسور نے کہا آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مجھ کو دے دیتے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں قسم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دے دیں گے تو کوئی اس کو نہ لے سکے گا جب تک میری جان میں جان ہے اور حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس منبر پر اور ان دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین پر کوئی آفت آوے پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا) اور تعریف کی ان کی رشتہ داری کی اور فرمایا انھوں نے جو بات مجھ سے

فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا))

کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن قسم خدا کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوں گی۔

٦٣١٠- عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا وَإِنَّهَا وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)) قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

٦٣١٠- مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہ تھیں رسول اللہؐ کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور عرض کیا آپ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اس کے دین پر آفت لاویں (یعنی جب علی دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہ رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گنہگار ہوں) اور قسم خدا کی رسول اللہؐ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہونگی یہ سن کر حضرت علی نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)۔

٦٣١١- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٦٣١١- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٣١٢- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللهِ

٦٣١٢- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں ان سے بات کی وہ روئیں پھر کان میں کچھ ان سے فرمایا وہ ہنسیں میں نے ان سے پوچھا پہلے تم سے آپ نے کچھ فرمایا

(٦٣١٢) ☆ سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ سے ایسا عشق تھا کہ خاوند اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ قَالَتْ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ.

۶۳۱۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي)) ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ

تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں یہ کیا بات تھی انھوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں روئی پھر فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنسی۔

۶۳۱۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی سب بیبیاں آپ کے پاس تھیں (آپ کی بیماری میں) کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہووے اتنے میں حضرت فاطمہ آئیں اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ چلتے تھے آپ نے جب ان کو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر ان کو اپنے داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئیں جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا وہ ہنسیں میں نے ان سے کہا رسول اللہ نے خاص تم سے راز کی باتیں کیں پھر تم روئی ہو جب آپ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں نے کہا کہ میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کی جو میرا ان پر تھا اور کہا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تھا انھوں نے کہا اب البتہ میں بیان کر دوں گی پہلی مرتبہ آپ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیلؑ ہر سال میں ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دور کرتے اس سال انھوں نے دو

(۶۳۱۳) ☆ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ حضرت کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریمؑ کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصطفٰك علىٰ نساء العلمين سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی آپ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے آمین یا رب العالمین۔

مَرَّتَيْنِ ((وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)) قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ ((يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ.

بار دور کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا جب آپ نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ سن کر میں ہنسی جیسے تم نے دیکھا۔

٦٣١٤- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي)) فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ أَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ ((وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)) فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ ((أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ

٦٣١٤- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی سب بیبیاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئیں بالکل رسول اللہ کی طرح ان کی چال تھی آپ نے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور ان کو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا تم کیوں روتی ہو انھوں نے کہا میں آپ کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں میں نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہؐ نے تم کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ بیبیوں سے زیادہ راز دار ہو گئیں) اور میں نے پوچھا رسول اللہؐ نے کیا فرمایا انھوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے پوچھا انھوں نے کہا آپ نے فرمایا جبرئیل ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہنچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔ یہ سن کر میں روئی پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہووے یا اس امت کی

سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

عورتوں کی سردار ہووے یہ سن کر میں ہنسی۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ

باب: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی فضیلت

٦٣١٥-عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ قَالَ وَأُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام أَتَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ ((مَنْ هَذَا)) أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

۶۳۱۵- سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے تجھ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے انھوں نے کہا حضرت جبرئیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے پاس بی بی ام سلمہ تھیں حضرت جبرئیلؑ باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون شخص تھے انھوں نے کہا دحیہ کلبی تھے ام سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو ان کو دحیہ کلبی سمجھے یہاں تک کہ میں نے خطبہ سنا رسول اللہ ﷺ کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تھے۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت

٦٣١٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

۶۳۱۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (اپنی بیبیوں سے) فرمایا کہ تم سب میں پہلے وہ مجھ سے

(۶۳۱۵) ☆ یعنی آپ نے بیان کیا کہ جبرئیل آج میرے پاس آئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرائیل تھے اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہ کی فضیلت نکلی کہ انھوں نے جبرئیل کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت بن سکتے ہیں اور اکثر جبرئیل دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے۔

(۶۳۱۶) ☆ تو لمبے ہاتھ سے حضرتؐ کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی انھوں نے ہی سب سے پہلے انتقال کیا یعنی ۲۰ھ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اور جو لمبے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو ام المومنین سودہؓ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے وہی سب سے پہلے مرتیں۔

اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں ایک تو یہ فرمانا کہ میں تم سے پہلے مروں گا اور ایسا ہی ہوا دوسرے حضرت زینب کی خبر دینا کہ وہ اور بیبیوں سے پہلے مریں گی۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا)) قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ

ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سب بیبیاں اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا ہم سب میں زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (١)

باب: ام ایمنؓ کی فضیلت

٦٣١٧- عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ.

۶۳۱۷- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں شربت لائیں۔ میں نہیں جانتا آپ روزے سے تھے یا کیا آپ نے اس کو پھیر دیا وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر۔

٦٣١٨- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

۶۳۱۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ سے کہا ہمارے ساتھ چلو ام ایمن کی ملاقات کے لیے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہؐ جایا کرتے تھے ان سے ملنے کے لیے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روتی ہو اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے ام ایمن نے کہا میں اس لیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا ام ایمن کے اس کہنے سے ابو بکر اور عمرؓ کو بھی رونا آیا وہ بھی ان کیساتھ رونے لگے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سُلَيْمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: انس کی ماں حضرت ام سلیم اور حضرت بلالؓ کی فضیلت

٦٣١٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

۶۳۱۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کسی

(۱) ☆ یہ حضرتؐ کی کھلائی تھیں ان کا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہیں اسامہ بن زید کی حضرت عثمانؓ کی خلافت میں مریں۔

(۶۳۱۷) ☆ کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ کی ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔

(۶۳۱۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کے لیے جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے۔

(۶۳۱۹) ☆ نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي)).

عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بیبیوں کے یا ام سلیم کے (جو انسؓ کی ماں اور ابو طلحہ کی بی بی تھیں) آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

٦٣٢٠- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)).

۶۳۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصاء بنت ملحان (ام سلیم کا نام غمیصاء یا رمیصاء تھا) انس بن مالک کی ماں۔

٦٣٢١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ.

۶۳۲۱- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال ہیں۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٣٢٢- عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ

۶۳۲۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تھا مر گیا انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں انھوں نے کھایا اور پیا پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سنگھار کیا ان کے لیے یہاں تک کہ انھوں نے جماع کیا ان سے جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اس وقت انھوں نے کہا اے ابو طلحہ اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگے پر دیویں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے

لہ عورت کے پاس جانا درست ہے۔

(۶۳۲۲) ☆ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی۔

تَرَكْتِنِي حَتَّى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِي بِابْنِي فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا**)) قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ و سَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرَى قَالَ تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ ((**لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ**)) قُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْمِيسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي فِيهِ حَتَّى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

ہیں ابو طلحہ نے کہا نہیں روک سکتے ام سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی یہ سن کر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنبی ہوا) اب مجھ کو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ کے پاس جاکر آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو برکت دیوے تمہاری گزری ہوئی رات میں ام سلیم حاملہ ہوئیں رسول اللہؐ سفر میں تھے ام سلیم بھی آپ کے ساتھ تھیں اور آپ جب سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم کو دردزہ شروع ہوا ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول اللہؐ تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تھے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ نکلنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہے میں جس وجہ سے رک گیا ہوں ام سلیم نے کہا (اے ابو طلحہ اب میرے ویسا درد نہیں ہے جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میاں بی بی مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم کو دردزہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنیں میری ماں نے کہا اے انس اس کو کوئی دودھ نہ پلاوے جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جاوے جب صبح ہوئی تو میں نے بچے کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے دیکھا تو آپ کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے آپ نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا میں نے کہا ہاں آپ نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھ دیا اور میں بچے کو لے کر آیا اور آپ کی گود میں بٹھایا آپ نے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی جب وہ گھل گئی تو بچے کے منہ میں ڈالی بچہ اس کو چوسنے لگا آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے پھر آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

٦٣٢٣– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

۶۳۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٣٢٤– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ

۶۳۲۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑھ کر اے بلال بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیری جوتیوں کی آواز سنی اپنے سامنے جنت میں بلال نے کہا میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہے اس سے زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کسی وقت میں رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں لکھی ہے۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأُمِّهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

باب: عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٦٣٢٥– عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ)).

۶۳۲۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجا لائے ان پر گناہ نہیں ہے اس کا جو کھا چکے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے ہے (یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے)۔

٦٣٢٦–عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنْ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ.

۶۳۲۶- ابوموسیٰؓ سے روایت ہے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود اور ان کی ماں کو رسول اللہؐ کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ کے۔

٦٣٢٧–عَنْ أَبِي مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا

۶۳۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۶۳۲۴) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت میں جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے۔

وَأَحيِي مِنْ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

٦٣٢٨- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عَبْدَ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا.

۶۳۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں صرف عبداللہ کا ذکر ہے۔

٦٣٢٩- عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا.

۶۳۲۹- ابوالاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود مر گئے تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود کے پاس تھا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ کے مثل اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور ان کو اجازت دی جاتی اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

٦٣٣٠- عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا.

۶۳۳۰- ابوالاحوصؓ سے روایت ہے کہ ہم ابو موسیٰ کے گھر میں تھے اور وہاں عبداللہ بن مسعود کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبداللہ کھڑے ہوئے ابو مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہؐ نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے ابو موسیٰ نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) ان کا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور ان کو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے۔

٦٣٣١- عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ

۶۳۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٣٣٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ

۶۳۳۲- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انھوں نے (اپنے یاروں سے) کہا (اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لاوے گا اس کو قیامت کے دن پھر کہا تم مجھے کس

(۶۳۲۹) ☆ یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر رسول اللہ کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون ان کا مثل ہوگا۔

(۶۳۳۲) ☆ عبداللہ بن مسعود کے مصحف میں بعض مقاموں میں جمہور کے مخالف قراءت تھی ان کے یاروں کا مصحف بھی ان ہی کی طرح تھا لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا ان کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن انھوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے یاروں سے بھی کہہ دیا چھپاڈالو کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت لله

صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلَقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيبُهُ.

شخص کی قرأت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہؐ کے سامنے ستر پر کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہؐ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اس کے پاس شفیق نے کہا میں رسول اللہ کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا ان پر عیب کیا ہو۔

٦٣٣٣–عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ مِنِّي تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

۶۳۳۳- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا قسم اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اتری اور جو میں جانتا کسی کو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین کے علم کا ایسا شوق تھا)۔

٦٣٣٤– عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ)).

۶۳۳۴- مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے ایک دن ہم نے عبداللہ بن مسعود کا ذکر کیا انھوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبداللہ بن مسعود سے) پہلے ان ہی کا نام لیا اور معاذ بن جبل سے اور ابی بنؓ کعب سے اور سالم سے جو مولیٰ تھا ابو حذیفہ کا۔

٦٣٣٥–عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۶۳۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ﷺ میں قرآن لے کر آؤ گے اس سے زیادہ کون سا شرف ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔

مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((**اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ**)) فَبَدَأَ بِهِ ((**وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ**)) وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ

٦٣٣٦– عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَوَكِيعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ.

٦٣٣٦- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٣٧– عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ الْأَرْبَعَةِ.

٦٣٣٧- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٣٨– عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ**)).

٦٣٣٨- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٣٩– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهَذَيْنِ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ.

٦٣٣٩- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

باب: ابی بن کعب اور انصار کی ایک جماعت کی فضیلت

٦٣٤٠– عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ

٦٣٤٠- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں

(٦٣٤٠) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ ☜

مِنْ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي.

انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابوزید نے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کہ ابوزید کون ہے انھوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے۔

۶۳۴۱–عَنْ قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنْ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا زَيْدٍ.

۶۳۴۱- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن جمع کیا رسول اللہ کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جس کو ابوزید کہتے تھے۔

۶۳۴۲– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لِأُبَيٍّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي)) قَالَ فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي.

۶۳۴۲- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھ کو ابی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ سے؟ آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا یہ سن کر ابی بن کعب رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھ کر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کر کے)۔

۶۳۴۳– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى.

۶۳۴۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۴۴– عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ.

۶۳۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ ؓ

باب: سعد بن معاذؓ کی فضیلت

۶۳۴۵– عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ؓ يَقُولُ قَالَ

۶۳۴۵- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

لوگ شریک نہ ہوں اور خلفائے اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجودیکہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر۔ اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموع قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا انتہی۔

(۶۳۴۵) ☆ یعنی ان کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے لکھا

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا تھا ان کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا۔

٦٣٤٦- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)).

۶۳۴۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ کی موت سے۔

٦٣٤٧-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجَنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ يَعْنِي سَعْدًا ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ)).

۶۳۴۷- انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے پہلے گزری۔

٦٣٤٨-عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمِسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ)).

۶۳۴۸- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا آپ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو البتہ سعد بن معاذ کے توال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں۔

٦٣٤٩- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هَذَا أَوْ بِمِثْلِهِ.

۶۳۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٣٥٠- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ.

۶۳۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٣٥١-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا)).

۶۳۵۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اسے دیکھ کر تعجب کیا (اس کی نرمی اور خوبی سے) آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔

لہٰ افلاک میں نفوس ثابت کئے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا عرش ان کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اس کا ہلنا جائز ہے اور بعضوں نے کہا مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنی ملائکہ کا انھوں نے سعد کے آنے کی خوشی کی انتہی مختصراً من النووی۔

٦٣٥٢– عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ الْحَرِيرِ.

۶۳۵۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکیدر دومہ الجندل کے بادشاہ نے آپ کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا پھر بیان کیا اسی طرح اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے تھے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

باب: ابودجانہ سماک بن خرشہؓ کی فضیلت

٦٣٥٣– عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ((مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا)) فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ ((فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ)) قَالَ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ.

۶۳۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھ سے؟ لوگوں نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں لوں گا میں لوں گا آپ نے فرمایا اس کا حق ادا کر کے کون لے گا؟ یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابودجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا پھر انھوں نے اس کو لے لیا اور مشرکوں کے سر اس تلوار سے چیرے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَآئِلِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ حَرَامٍ وَّالِدِ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب: جابر کے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٦٣٥٤–عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ ((مَنْ هَذِهِ)) فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ ((وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ)).

۶۳۵۴- حضرت جابرؓ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا اس پر کپڑا ڈھکا تھا اور ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے ان کے ساتھ مثلہ کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کرے گا) رسول اللہؐ نے اس کو اٹھا دیا یا آپ کے حکم سے اٹھایا گیا آپ نے ایک رونے والے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ فرشتے اس پر برابر سایہ کیے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا۔

٦٣٥٥–عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أُصِيبَ أَبِي

۶۳۵۵- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا احد

يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو ((**تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ**)).

کے دن تو میں اس کے منہ پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہؐ منع نہ کرتے اور فاطمہ عمرو کی بیٹی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اس پر رو رہی تھی رسول اللہؐ نے فرمایا تو رو یا نہ رو فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔

٦٣٥٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءُ الْبَاكِيَةِ.

۶۳۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہؐ کے آگے۔

٦٣٥٧- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۶۳۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ

باب: جلیبیبؓ کی فضیلت

٦٣٥٨- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ ((**هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ**)) قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ ((**هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ**)) قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ ((**هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ**)) قَالُوا لَا قَالَ ((**لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ**)) فَطُلِبَ فِي الْقَتْلَى فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((**قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ**)). قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا.

۶۳۵۸- ابو برزہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا آپ نے اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں فلاں شخص گم ہیں پھر آپ نے پوچھا کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا البتہ فلاں فلاں فلاں شخص گم ہیں پھر آپ نے فرمایا کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں آپ نے فرمایا میں جلیبیب کو نہیں دیکھتا لوگوں نے ان کو مردوں میں ڈھونڈھا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جن کو جلیبیب نے مارا تھا وہ سات کو مار کر مارے گئے رسول اللہؐ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا اس نے سات آدمیوں کو مارا بعد اس کے مارا گیا یہ میرا ہے میں اس کا ہوں (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اٹھایا بعد اس کے گڑھا کھدوایا اور قبر میں رکھ دیا اور غسل کا بیان نہیں کیا راوی نے۔

باب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

٦٣٥٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أُنَيْسٌ وَأُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَأَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ أُنَيْسًا فَأَتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قُلْتُ فَأَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ أَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي أُصَلِّي عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ حَتَّى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ أُنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي فَانْطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ

باب: ابوذرؓ کی فضیلت

۶۳۵۹- عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے ابوذرؓ نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اس کے پاس اترے اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی اس کی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی (ہمارے ماموں سے) جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بات مشہور کر دی (حماقت سے) میں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب ہو گیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لادا ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اترے انیس نے ایک شرط لگائی اتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر پھر دونوں کاہن کے پاس گئے کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے انیس ہمارے اونٹ لایا اور اتنے ہی اور اونٹ لایا ابوذر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہؐ کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابوذر نے کہا اللہ کے لیے میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے انھوں نے کہا منہ ادھر کرتا تھا جدھر اللہ تعالیٰ میرا منہ کر دیتا تھا میں عشاء کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمبل کی طرح پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اس نے دیر کی پھر آیا میں نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولا میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے

(۶۳۵۹) ☆ انیس نے ایک شرط لگائی وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعویٰ کرتے ہر ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں پھر جس کو کاہن کہہ دیوے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھہرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جاویں اور اتنے ہی اور۔

عَلَى دِينِكَ يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ: فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ أُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ فَأَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِئَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ إِضْحِيَانَ إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

میں نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں اس نے کہا لوگ اس کو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہیں اور انیس خود بھی شاعر تھا اس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑے گا شعر کی طرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں میں نے کہا تم یہاں رہو میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں پھر میں مکہ میں آیا میں نے ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچا دے) اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدلنے والا عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت کو صابی کہتے تھے) اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیاں لے کر مجھ پر پلے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گرا۔ جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زمزم کا پانی پیا تو اے بھتیجے میرے میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سوا زمزم کے پانی کے (میں جب بھوک لگتی تو اسی کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی بٹیں جھک گئیں (موٹاپے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (اساف اور نائلہ دو بت تھے مکہ میں اساف مرد تھا اور نائلہ عورت تھی کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں زنا کیا تھا اس وجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں میں نے کہا ایک کا نکاح

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ ((**مَا لَكُمَا**)) قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ ((**مَا قَالَ لَكُمَا**)) قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((**وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ**)) ثُمَّ قَالَ ((**مَنْ أَنْتَ**)) قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنْ انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((**مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا**)) قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ ((**فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ**)) قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ ((**إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ**)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دوسرے سے کر دو (یعنی اساف کا نائلہ سے) یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر میں نے صاف کہہ دیا ان کے فلاں میں لکڑی (یعنی یہ فحش اساف اور نائلہ کی پرستش کی وجہ ہے) اور مجھے کنایہ نہیں آتا (یعنی کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کھلم کھلا گالی دی اساف اور نائلہ کو ان مردود عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالیٰ کے گھر میں خدا کو چھوڑ کر اساف اور نائلہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہؐ اور ابوبکر صدیق ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے انھوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے انھوں نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولیں ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہؐ تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو ابوذرؓ نے کہا میں نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں میں لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابوبکرؓ نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا مجھے روکا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا تو یہاں کب آیا میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں آپ نے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے میں نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہیں سوا زمزم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِي أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ)) فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ أَيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ))

اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا آپ نے فرمایا زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کی طرح ابو بکر نے کہا یارسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجئے اس کو کھلانے کی پھر رسول اللہؐ چلے اور ابو بکر میں بھی ان دونوں کے ساتھ چلا ابو بکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا مکہ میں پھر رہا میں جب تک رہا بعد اس کے رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی میں سمجھتا ہوں وہ کوئی زمین نہیں ہے سوا یثرب کے (یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ ان کو نفع دیوے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دیوے میں انیس کے پاس آیا اس نے پوچھا تو نے کیا کیا میں نے کہا میں اسلام لایا اور میں نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی پھر ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے وہ بولی مجھے بھی تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی تصدیق کی پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لادا یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور ان کا امام ایما بن رحضہ غفاری تھا وہ ان کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہوں گے پھر رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائے اور آدھی قوم جو باقی تھی وہ بھی مسلمان ہو گئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائی غفاریوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہؐ نے فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے بچادیا (قتل اور قید سے)۔

٦٣٦٠– عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا.

۶۳۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں اس شخص کے اور منہ بناتے ہیں واسطے اس کے۔

٦٣٦١– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ أَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنَيْسٌ يَمْدَحُهُ حَتَّى غَلَبَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا إِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ)) وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ ((مُنْذُ كَمْ أَنْتَ)) هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ ((مُنْذُ خَمْسَ)) عَشْرَةَ وَفِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ.

۶۳۶۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے انیس نے اس کاہن کی تعریف شروع کی یہاں تک کہ اس پر غالب آیا اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لیے اور یہ ہے کہ نماز پڑھی آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ کو مسلمان کا سلام کیا اور یہ ہے کہ میں نے کہا کہ میں پندرہ دن سے یہاں ہوں اور ابو بکر نے کہا مجھے عزت دیجئے ان کی ضیافت سے آج کی رات۔

٦٣٦٢– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ

۶۳۶۲- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جب ابوذر کو رسول اللہؐ کی نبوت کی مکہ میں خبر پہنچی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا اس وادی کو جا سوار ہو کر اور اس شخص کو دیکھ کر آ جو کہتا ہے مجھ پر آسمان سے خبر آتی ہے ان کی بات سن پھر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذرؓ کے پاس لوٹ کر گیا اور بولا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے ابوذر نے کہا اس سے مجھ کو

الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا أَنَى لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي**)) فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى

تسکین نہیں ہوئی پھر انھوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں رسول اللہؐ کو ڈھونڈا وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انھوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہاں تک کہ رات ہو گئی وہ لیٹ رہے حضرت علی نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پھر ان کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اٹھا لائے اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے وہاں حضرت علی گزرے اور کہا ابھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا اس دن بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا تم مجھ سے کیوں نہیں کہتے جس لیے تم اس شہر میں آئے ہو ابوذر نے کہا اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں انھوں نے اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت علی نے کہا وہ شخص سچے ہیں اور وہ بے شک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا ابوذر نے ایسا ہی کیا ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رسول اللہؐ کے پاس پہنچے اور ابوذر بھی ان کے ساتھ پہنچے پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے رسول اللہؐ نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے ابوذر نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) مکہ والوں کو پکار کر سنا دوں گا پھر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے اشھد ان لا

أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تُجَّارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَثَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ.

اله الا الله واشهدان محمد ا رسول الله اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباس وہاں آئے اور ابوذر پر جھکے اور لوگوں سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا راستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کریں گے) پھر ابوذر کو ان لوگوں سے چھڑا لیا ابوذرؓ نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس آڑے آئے اور ان کو چھڑا لیا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ

باب: جریر بن عبداللہؓ کی فضیلت

٦٣٦٣- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

۶۳۶۳- جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ہنسے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے)۔

٦٣٦٤- عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((**اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا**)).

۶۳۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا یا اللہ جمادے اس کو راہ بتانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔

٦٣٦٥- عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ**)) فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ.

۶۳۶۵- جریرؓ سے روایت ہے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا (یمن میں) جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھے بے فکر کرتا ہے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کی طرف سے (یعنی اس کو تباہ اور برباد کر کہ لوگ شرک سے چھٹیں) میں ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے ہمارے لیے اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی۔

٦٣٦٦– عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا جَرِيرُ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ)) بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ ((اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا)) قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ مِنَّا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

۶۳۶۶- جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذوالخلصہ سے جو بت خانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اس کو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جریر نے کہا میں ڈیڑھ سو سوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا میں نے یہ رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ اس کو جمادے اور اس کو راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کردے پھر جریر گئے اور ذوالخلصہ کو انگار سے جلادیا۔ بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابوارطاۃ تھا خوشخبری کے لیے رسول اللہؐ کے پاس روانہ کیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہؐ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

٦٣٦٧– عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ.

۶۳۶۷- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت

٦٣٦٨– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)).

۶۳۶۸- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ پاخانہ کی جگہ میں تشریف لے گئے میں نے آپ کیلئے وضو کا پانی رکھا جب آپ نکلے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے لوگوں نے کہا یا میں نے کہا ابن عباس نے آپ نے فرمایا اللہ اسکو سمجھدار کردے دین میں۔

باب فِقْهُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

باب: عبداللہ بن عمرؓ کی فضیلت

٦٣٦٩– عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ

۶۳۶۹- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا

فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَى عَبْدَ اللهِ رَجُلًا صَالِحًا)).

کر وہاں لے جاتا ہے یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انھوں نے رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں عبداللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔

٦٣٧٠- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ)) قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا.

٦٣٧٠- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جوان مجرد میں مسجد میں سویا کرتا تھا رسول اللہؐ کے زمانے میں میں نے خواب میں دیکھا جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کی طرف لے گئے دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہری ہے کنویں کی طرح اور اس پر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچانا میں نے کہنا شروع کیا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا تجھے کچھ خوف نہیں یہ خواب میں نے حضرت حفصہ سے بیان کیا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے۔ سالم نے کہا عبداللہ اس کے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر (اور تہجد پڑھتے تھے)۔

٦٣٧١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِي إِلَى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

٦٣٧١- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ انَسِ ابْنِ مَالِكٍ

باب: انس بن مالکؓ کی فضیلت

٦٣٧٢- عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللهَ لَهُ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ

٦٣٧٢- ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ انس آپ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اس کو اور جو تو

فِيمَا أَعْطَيْتَهُ)).

دیوے اس کو برکت دے اس میں۔

٦٣٧٣- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۶۳۷۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٣٧٤- عَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

۶۳۷۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٣٧٥- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((**اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ**)).

۶۳۷۵- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) دعا کیجئے اس کے لیے آپ نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور آخر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔

٦٣٧٦- عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أُنَيْسٌ ابْنِي أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ ((**اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ**)) قَالَ أَنَسٌ فَوَاللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ.

۶۳۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری ماں مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی اور اپنی سربندھن (اوڑھنی یا دوپٹہ) پھاڑ کر اس میں سے آدھی کی ازار بنادی تھی اور آدھی کی چادر مجھ کو تو کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ یہ چھوٹا انسؓ میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت کرے گا آپ اس کے لیے دعا کیجئے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔ انسؓ نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

٦٣٧٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنَيْسٌ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ.

۶۳۷۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپ نے میرے لیے تین دعائیں کیں دو تو میں دنیا میں پا چکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے۔

٦٣٧٨- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ

۶۳۷۸- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ

رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ بھید ہے میری ماں بولی رسول اللہ ﷺ کا بھید کسی سے نہ کہنا انس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا۔

٦٣٧٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَسَرَّ إِلَيَّ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

٦٣٧٩- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے اس سے بھی بیان نہیں کیا۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

باب: عبداللہ بن سلامؓ کی فضیلت

٦٣٨٠- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ.

٦٣٨٠- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے۔

٦٣٨١-عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَسْتَطِيعُ

٦٣٨١- قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی ہے یہ جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر چلا میں بھی اس کے پیچھے گیا وہ اپنے مکان میں گیا میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنی جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہؐ کے زمانے میں وہ خواب میں نے آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اس نے بیان کیا) اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس

فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَلَقَدْ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((**تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ**)) قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ.

پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خدمتگار آیا اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا میں چڑھ گیا یہاں تک کہ اس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا مجھ سے کہا گیا اس کو تھامے رہو پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ ہی میں تھا یہ خواب میں نے رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک قیس نے کہا وہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔

٦٣٨٢- عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِيَ ارْقَهْ فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى**)).

٦٣٨٢- قیس بن عباد رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک جماعت میں تھا جس میں سعد بن مالک اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے اتنے میں عبداللہ بن سلام نکلے لوگوں نے کہا یہ جنت والوں میں سے ہے میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں انھوں نے کہا سبحان اللہ ان کو وہ بات نہ کہنی چاہیے جس کو وہ نہیں جانتے میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے بیچا بیچ رکھا گیا اس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھو میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تھام لیا پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبداللہ مرے گا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے (یعنی دین اسلام پر)۔

٦٣٨٣- عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللهِ لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ

٦٣٨٣- خرشہ بن حر سے روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا مدینہ کی مسجد میں وہاں ایک بوڑھا تھا خوبصورت معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اس کو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے

بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَإِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَأَتَى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْتِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هَذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((**أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ** قَالَ **وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا**

ہوا وہ چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکل جاویں پھر اپنے مکان میں گئے میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنے کی انھوں نے اجازت دی پھر پوچھا اے بھتیجے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے جس کو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ ان کو دیکھے تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی میں ایک بار سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ چلا مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے ان میں جانا چاہا وہ بولا ان میں مت جا یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جا پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے جو چڑھنا چاہا تو چوتڑ کے بل گرا کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں۔ اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھ سے کہا اس ستون کے اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اس وجہ سے کہ اترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول اللہؐ کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے

الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ)).

تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

بَابُ فَضَآئِلِ حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ

باب: حسان بن ثابتؓ کی فضیلت

٦٣٨٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي ((اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)) قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ.

۶۳۸۴- (یہ شاعر تھے رسول اللہ ﷺ کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو ہجو کرتے تھے آپ کی) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حسانؓ بن ثابت پر گزرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے معلوم ہوا کہ عمدہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا درست ہے) حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا حسان نے کہا میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابو ہریرہ کی طرف دیکھا اور کہا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دے اے حسان! یا اللہ مدد کر اس کی روح القدس سے ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے۔

٦٣٨٥-عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ.... فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۳۸۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٨٦- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ)).

۶۳۸۶- ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حسان بن ثابت انصاری سے سنا وہ ابو ہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

٦٣٨٧-عَنِ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ((اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ)).

۶۳۸۷- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے کافروں کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہیں۔

٦٣٨٨- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۳۸۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٨٩– عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

٦٣٩٠– عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

٦٣٩١–عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللهُ وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۶۳۸۹- عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتیں کیں حضرت عائشہؓ سے میں نے ان کو برا کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جانے دے اے بھانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تھا (کافروں کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

۶۳۹۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۳۹۱- مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا ان کے پاس حسان بن ثابت بیٹھے تھے ایک شعر سنا رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انھوں نے کہی تھی وہ شعر یہ ہے ۔

پاک ہیں اور عقل والی ان پہ کچھ تہمت نہیں
صبح کو اٹھتی ہیں بھوکی غافلوں کے گوشت سے

(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہؓ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا **والذی تولیٰ کبرہ منھم لہ عذاب عظیم** یعنی جس شخص نے ان میں سے بیڑا اٹھایا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہ پر تہمت لگانے کا) اس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت) ان لوگوں میں شریک تھے جنھوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی پھر آپ نے ان کو حد ماری حضرت عائشہؓ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تھا یا ہجو کرتا تھا کافروں کی رسول اللہ کی طرف سے۔

٦٣٩٢–عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ.

۶۳۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٣٩٣– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ائْذَنْ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ حَسَّانُ:

وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُو بِنْتِ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتَهُ هَذِهِ.

۶۳۹۳- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حسان نے کہا یارسول اللہؐ اجازت دیجئے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپ کے چچازاد بھائی تھے) آپ نے فرمایا وہ تو میرے ناتے والا ہے حسان نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہا۔

وان سنام المجد من ال هاشم   بنو بنت مخزوم و والدك العبد

٦٣٩٤–عَنْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيرِ الْعَجِينِ

۶۳۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا۔

٦٣٩٥– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ))فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ

۶۳۹۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو ان کو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بوچھاڑ سے پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ کے پاس اور فرمایا ہجو کر قریش کی اس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی پھر کعب بن مالک کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت کے پاس

(۶۳۹۳) ☆ آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچازاد بھائی ہے اور تو اس کی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہو جائے گی کیونکہ میرے اور اس کے دادا ایک ہیں حسان نے کہا کہ میں آپ کو بچا کر اسی کی ہجو کروں گا حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیان کی ہجو میں حسان نے کہا تھا اس کے بعد یہ شعر ہے۔

ومن ولدت ابناء زهرة منهم   كرام ولم يقرب عجائزك المجد

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبد مناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیری بڈھیوں کے پاس شرافت بھٹکی بھی نہیں۔

فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي**)) فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ ((**إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ**)) وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ ((**هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى**)) قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا
رَسُولَ اللَّهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِينَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلَى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ

بھیجا جب حسان آپ کے پاس آئے تو انھوں نے کہا تم کو آ گیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی او راس کو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں کافروں کو اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں اپنی زبان سے رسول اللہؐ نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابو بکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں او ر میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے پھر حسان ابو بکر کے پاس آئے بعد اس کے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ او راس کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنوں کے دلوں کو اور تباہ کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔ حسان نے کہا (جن کا ترجمہ یہ ہے)۔

(۱) تو نے برائی کی محمدؐ کی میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔ (۲) تو نے برائی کی محمدؐ کی جو نیک ہیں پرہیزگار ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں وفاداری ان کی خصلت ہے۔ (۳) میرے ماں باپ اور میری آبرو محمدؐ کی آبرو بچانے کے لیے قربان ہیں۔ (۴) میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں جانب سے (کداء ایک گھاٹی ہے مکہ کے

تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَإِنْ أَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَقَالَ اللهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ
وَقَالَ اللهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ
سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
وَجِبْرِيلٌ رَسُولُ اللهِ فِينَا
وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ.

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه

٦٣٩٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ**)) فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دروازہ پر)(۵)ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئیں ان کے مونڈھوں پر وہ برچھے جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔(۶)اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنی سربندھن سے۔(۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کرلیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔(۸) نہیں تو صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔(۹) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔(۱۰)اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔(۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔(۱۲) جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔(۱۳) جبرئیل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔

باب: ابوہریرہؓ کی فضیلت

۶۳۹۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنی ماں کو بلاتا تھا اسلام کی طرف وہ مشرک تھی ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اس نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھ کو ناگوار گزری میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ نہ مانتی تھی آج اس نے آپ کے حق میں وہ بات مجھ کو سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کرے رسول اللہؐ نے فرمایا یا اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر میں خوش ہو کر نکلا حضرتؐ کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا

فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ**)) فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي

میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھی پھر دروازہ کھولا اور بولی اے ابوہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی برحق معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابوہریرہؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یارسول اللہ خوش ہو جایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کی آپ نے اللہ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی میں نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے بندوں کی یعنی ابوہریرہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔

٦٣٩٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ**)) مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۶۳۹۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں اور اللہ حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہؐ کی خدمت میں پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے، تو رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھاوے وہ جو مجھ سے سنے گا نہ بھولے گا میں نے اپنا کپڑا بچھادیا یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگالیا اور کوئی بات نہ بھولا جو آپ سے سنی تھی۔

٦٣٩٨–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ)).

٦٣٩٨- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٣٩٩– عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرَضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ((أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ.

٦٣٩٩- عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کیا تعجب نہیں کرتے تم ابوہریرہؓ پر آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیے اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابوہریرہؓ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہؐ کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہؐ نے فرمایا ایک دن کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگا دے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا میں نے اپنی چادر بچھا دی یہاں تک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر میں نے اس چادر کو سینے سے لگا لیا اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہیں بھولا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں ان پر لعنت ہے آخر تک۔

٦٤٠٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۶۴۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَ أَهْلِ بَدْرٍ

باب: حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٤٠١- عَنْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا أَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ

۶۴۰۱- عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ منشی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انھوں نے کہا میں نے سنا حضرت علیؓ سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا شفتالو کے باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہم کو ملی ہم نے اس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا خط نکال یا اپنے کپڑے اتار پھر میں نے وہ خط اس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا اس میں لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام رسول اللہؐ کی بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطب نے اس میں رسول اللہ ﷺ کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا) آپ نے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا وہ بولا آپ جلدی نہ فرمایئے یا رسول اللہ (یعنی فوراً بولا مجھے سزا نہ دیجئے میرا حال سن لیجئے) میں ایک شخص تھا قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا اور آپ کے ساتھ مہاجرین جو ہیں ان کے رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ

(۶۴۰۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف میں ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کر لے اور شافعی کے نزدیک اس کو سزا دیں قتل نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مواخذہ ہو اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری نہ تھا انتہی ملخصاً

قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((صَدَقَ)) فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ.

سے ان کے گھر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام ان کا ایسا کردوں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جائے اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ چھوڑیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔

٦٤٠٢- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ.

٦٤٠٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٠٣- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ)).

٦٤٠٣- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاوے گا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَهْلِ بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: شجرۂ رضوان کے تلے رسول اللہؐ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت

٦٤٠٤- عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا)) قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ)) ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

۶۴۰۴- ام مبشرؓ سے روایت ہے اس نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ام المومنین حفصہؓ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاوے گا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اس درخت کے تلے انھوں نے کہا کیوں نہ جاویں گے یارسول اللہ ﷺ آپ نے ان کو جھڑکا انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **و ان منکم الا واردھا** یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد یہ **ثم ننجی الذین ونذر الظلمین فیھا جثیا** یعنی پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل اس میں۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِيْ مُوْسٰى وَ أَبِيْ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ

باب: ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

٦٤٠٥- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ ((أَبْشِرْ)) فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا)) فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

۶۴۰۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ کے ساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ نے فرمایا خوش ہو جاوہ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پھر آپ متوجہ ہوئے ابو موسیٰ اور بلال کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا اس نے رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر

(۶۴۰۴) ☆ مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پل صراط پر سے گزریں گے اور وہ پل جہنم پر ہے پھر اچھے لوگ پار اتر جائیں گے اور برے اس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گریں گے۔

بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ((اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا)) فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ انھوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا۔

٦٤٠٦– عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

٦٤٠٦- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دے کر اوطاس پر بھیجا ان کا مقابلہ کیا درید ابن الصمہ نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو بھی رسول اللہؐ نے ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا پھر ابو عامر کو تیر لگا گھٹنے میں وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا تھا ان کے گھٹنے میں جم گیا میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا ابو عامر نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو تیر مارا ابو موسیٰ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا میں اس کے پیچھے گیا اور میں نے کہنا شروع کیا اے بے حیا کیا تو عرب نہیں ہے تو ٹھہرتا نہیں یہ سن کر وہ ٹھہر گیا پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور میں نے کہا اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا ابو عامر نے کہا اب یہ تیر نکال لے میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہؐ کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجئے ابو موسیٰ نے کہا ابو عامر نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر مر گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہؐ

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((**اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ**)) حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((**اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ**)) أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا**)) قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى.

کے پاس آیا تو آپ کے پاس گیا آپ ایک کوٹھڑی میں تھے بان کے ایک پلنگ پر جس پر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا ابو عامر نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجئے پھر رسول اللہؐ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ بخش دے عبید ابو عامر کو (عبید بن سلیم ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کریو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمایئے بخشش کی آپ نے فرمایا بخش دے یا اللہ عبداللہ بن قیل کے (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا ابو بردہؓ نے کہا ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ کے لیے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: اشعری لوگوں کی فضیلت

٦٤٠٧- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ**)).

۶۴۰۷- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اشعریوں کی آواز قرآن پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن کو ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں دانائی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)۔

٦٤٠٨- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۶۴۰۸- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ)).

اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے جورو بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں)۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ سُفْيَانَ صَخْرِ ابْنِ حَرْبٍ

باب: ابوسفیانؓ کی فضیلت

٦٤٠٩– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللهِ ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ ((نَعَمْ)).

٦٤٠٩- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ آنحضرتؐ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار وہ رسول اللہ سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتیں مجھے عطا فرمایئے آپ نے فرمایا اچھا ابوسفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی میں اس کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا، دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہ کو آپ اپنا منشی بنایئے آپ نے فرمایا اچھا، تیسرے مجھ کو حکم دیجئے کافروں سے لڑوں (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا آپ نے فرمایا اچھا ابوزمیل نے کہا اگر وہ ان باتوں کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے اس لئے کہ ابوسفیان جس بات کا سوال آپ سے کرتا آپ

(٦٤٠٩) ☆ یہ آپ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیونکہ ابوسفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تالیف قلب بھی ضروری تھی ہر چند ابوسفیان کا اسلام پہلے پہل جان کے ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہو گیا ہو گا اور جب آدمی اسلام لایا تو اس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہو جاتے ہیں اور آپ نے وحشی قاتل حمزہؓ کا اسلام قبول کیا اس پر بھی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمر بھر حضرت سے لڑتا رہا اور صدہا مسلمانوں کو اس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المومنین خلیفہ برحق علی مرتضے شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا ان کے بیٹے یزید نے تو ستم ہی ڈھایا سیدنا حسنؓ کو زہر دلوایا اور سیدنا حسینؓ کو ایسے ظلم سے شہید کرایا جس کے حال لکھنے سے قلم کانپتا ہے پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفائے بنوامیہ سوا عمر بن عبدالعزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیائے دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لاحول ولا قوۃ۔

نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان فتح مکہ کے دن ۸ھ میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپ نے ٦ھ یا ۷ھ میں نکاح فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے ابن حزم نے کہا مسلم کی روایت میں ☜

ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت

٦٤١٠- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعًا وَإِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوْ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ.

۶۴۱۰- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپ کی طرف نکلے ہجرت کر کے میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے ایک کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا نام ابورہم اور چند آدمی ترپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے جعفر نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہاں ٹھہرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو ابو موسیٰ نے کہا ہم انہیں کے ساتھ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ کو آئے اس وقت رسول اللہ نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے اور جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اس کو حصہ نہ ملا سوا ہماری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے آپ نے ان کا حصہ لگایا بعض لوگ کہنے لگے ہم سے ہم تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔

٦٤١١- قَالَ فَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ

۶۴۱۱- پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین

ﷺ وہم ہے راوی کا کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ نے ام حبیبہ سے فتح مکہ سے پہلے نکاح کیا جب ان کے باپ کافر تھے ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بنانے والا عکرمہ بن عمار ہے اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسی نے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابو سفیان کا مطلب اس سے تجدید عقد ہو گا یا وہ یہ سمجھتا ہو گا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی مرضی کے ناجائز ہے اس لیے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے انتہی مختصراً۔

وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ وَايْمُ اللهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَسْأَلُهُ وَ وَاللهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ**)) قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا

حفصہؓ کی ملاقات کو انھوں نے بھی ہجرت کی تھی نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور ساتھیوں میں حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہاں اسماء موجود تھیں حضرت عمر نے جب اسماء کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے؟ وہ بولیں اسماء بنت عمیس حضرت عمر نے کہا حبش والی دریاوالی یہی عورت ہے اسماء نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہؐ کی طرف تم سے یہ سن کر اسماء غصے ہوئیں اور بولیں اے عمر تم نے یہ غلط کہا ہر گز نہیں قسم خدا کی تم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے آپ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے ملک میں کیونکہ سوا نجاشی کے وہاں کوئی مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان ہوا تھا) صرف خدا کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور قسم خدا کی میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک جو تم نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہؐ سے نہ کروں گی اور ہم کو حبش میں ایذا ہوتی تھی ڈر بھی تھا میں اس کا ذکر آپ سے کروں گی۔ اور آپ سے پوچھوں گی قسم خدا کی میں جھوٹ نہ بولوں گی نہ بے راہ چلوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا اے نبی اللہ تعالیٰ کے عمر نے ایسا ایسا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسماء نے کہا میں نے ابو موسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا میں کوئی چیز ان کو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ ابو بردہ نے کہا اسماء نے کہا میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا وہ مجھ سے

الْحَدِيثَ مِنِّي.

دوہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے)۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَ بِلَالٍ وَّ صُهَيْبٍ

باب : حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیبؓ کی فضیلت

٦٤١٢– عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللهِ مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((**يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ**)) فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أُخَيَّ.

٦٤١٢- عائذ بن عمرو سے روایت ہے ابوسفیان سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انھوں نے کہا اللہ کی تلواریں خدا کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ خدا کا دشمن نہ مارا گیا) ابوبکر نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو (ابوبکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول اللہؐ کے پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب اور بلالؓ) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سن کر ابوبکرؓ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا وہ بولے نہیں اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ

باب: انصار کی فضیلت

٦٤١٣–عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا بَنُو سَلِمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللهُ وَلِيُّهُمَا.

٦٤١٣- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جب دو گروہوں نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے ان دونوں کا ہم لوگوں کے باب میں اتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ میں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔

(٦٤١٢) ☆ نووی نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تھا اور صلح کر کے مسلمانوں میں آیا تھا اور اس میں فضیلت ہے سلمان اور ان کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفاء اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا۔

(٦٤١٣) ☆ تو اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزرج میں سے اور بنو حارث اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار ہیں جس وقت آپ احد کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی اس کا ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔

٦٤١٤– عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)).

۶۴۱۴- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو۔

٦٤١٥– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۴۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤١٦–عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ ((وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ)) لَا أَشُكُّ فِيهِ.

۶۴۱۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے۔

٦٤١٧– عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) يَعْنِي الْأَنْصَارَ.

۶۴۱۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہوا اے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا۔

٦٤١٨– عَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)).

۶۴۱۸-انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہؐ کے پاس آئی آپ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو تین بار یہ فرمایا۔

٦٤١٩–عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۴۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٢٠– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)).

۶۴۲۰-انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو ان کے نیک کو اور معاف کرو ان کے برے کو۔

٦٤٢١– عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو

۶۴۲۱-ابو اسیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنھوں نے حضرت

النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ.

کو اپنے گھروں میں اتارا اور سب سے پہلے آپ کی رفاقت کی) پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہؐ نے ہم پر فضیلت دی اوروں کو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی بہتوں پر۔

٦٤٢٢- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۴۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٢٣- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ.

۶۴۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٢٤- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ**)) وَاللهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا أَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي.

۶۴۲۴- ابواسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبدالاشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر میں انصار پر کسی کو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں (اور کوئی ان سے بہتر نہیں ہے)۔

٦٤٢٥- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((**خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ**)) قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أُتَّهَمُ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَسْرِجُوا لِي حِمَارِي آتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ ابْنُ أَخِيهِ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْلَمُ أَوَلَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَأَمَرَ

۶۴۲۵- ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر بنی عبداشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے ابوسلمہ نے کہا ابواسید نے کہا کیا میں تہمت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہنچی ان کو رنج ہوا اور کہنے لگے ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے میرے گدھے پر زین کسو میں رسول اللہؐ کے پاس جاؤں گا سہل کے بھتیجے نے ان سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو یہ سن کر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کی زین کھول

بِحِمَارِهِ فَحَلَّ عَنْهُ.

ڈالنے کا۔

٦٤٢٦- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ؓ))

۶۴۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٤٢٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ((أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمَّى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَّى فَانْتَهَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۴۲۷-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا بنو عبدالاشہل۔ لوگوں نے کہا پھر کونسا گھر؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج۔ لوگوں نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ۔ لوگوں نے کہا پھر کون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے یہ سن کر سعد بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں جب انھوں نے آپ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا ان کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھرانہ ان چاروں میں رکھا جن کو بیان کیا اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے۔

٦٤٢٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ

۶۴۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبداللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصار کے ساتھ

الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَسَنَّ مِنْ أَنَسٍ.

ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا اور جریر انس سے بڑے تھے۔

بَاب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِغِفَارَ وَأَسْلَمَ

باب: غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طی رضی اللہ عنہم کی فضیلت

٦٤٢٩-عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ)).

۶۴۲۹-ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچالیا۔

٦٤٣٠- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ((ائْتِ قَوْمَكَ فَقُلْ إِنَّ)) رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا)).

۶۴۳۰- آپ نے فرمایا اسلم کو خدا اسلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے۔

٦٤٣١- عَنْ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۴۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٣٢-عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا)).

۶۴۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٣٣-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

۶۴۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالیٰ نے بخشا یہ میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

٦٤٣٤-عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ((صَلَاةٍ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ)).

۶۴۳۴- خفاف بن ایماء غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور عل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو جنھوں نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور بخش دیا اللہ نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا۔

٦٤٣٥-عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ)).

۶۴۳۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غفار کو خدا بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

٦٤٣٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۶۴۳۶۔ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ نے یہ فرمایا۔

وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَأُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

٦٤٣٧–عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۶۴۳۷- ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا ہے۔

٦٤٣٨– عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ)).

۶۴۳۸- ترجمہ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں سوا اور لوگوں اور خدا اور خدا کا رسول ان کا دوست اور حمایتی ہے۔

٦٤٣٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)).

۶۴۳۹-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں سوا اللہ اور اس کے رسول کے۔

٦٤٤٠– عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا فِيمَا أَعْلَمُ

۶۴۴۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٤٤١–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ))

۶۴۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اسلام اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے۔

٦٤٤٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيِّئٍ وَغَطَفَانَ))

۶۴۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے غفار اور اسلام اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طئی اور غطفان سے۔

(۶۴۳۸) ☆ یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محب رسول تھے عبداللہ کی اولاد سے بنو عبدالعزیٰ مراد ہیں جو شاخ ہیں غطفان کی آپ نے ان کا نام بنی عبداللہ رکھا عرب ان کو محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔ (نووی)

٦٤٤٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ)) قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ)).

۶۴۴۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٤٤- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا)) فَقَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ.

۶۴۴۴- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت کی حاجیوں کے لٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں نے آپ نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) ٹوٹے میں رہے اور نامراد ہوئے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں ان سے (یعنی بنی تمیم وغیرہ سے)۔

٦٤٤٥- عَنْ مُحَمَّدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ((وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ)).

۶۴۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٤٦- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ)).

۶۴۴۶- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔

٦٤٤٧- عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۴۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٤٨- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ

۶۴۴۸- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے اور بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور عامر بن

وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ)).

صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے میں رہے اور نقصان پایا آپ نے فرمایا وہ بہتر ہیں ان سے۔

٦٤٤٩- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّئٍ جِئْتَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۶۴۴۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا انھوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے منہ کو (یعنی خوش کر دیا ان کو) طئی کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) میں اس کو لے کر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔

٦٤٥٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ)).

۶۴۵۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بددعا کیجئے دوس کے لیے کہا گیا تباہ ہوئے دوس کے لوگ آپ نے فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔

٦٤٥١- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ)) قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ)).

۶۴۵۱- ابوزرعہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہؐ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر اور ان کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک عورت ان میں کی قیدی حضرت عائشہؓ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے ہے۔

٦٤٥٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۴۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٥٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ

۶۴۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم

سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ.

کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ خِيَارِ النَّاسِ

باب: بہتر لوگ کون ہیں

٦٤٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهَهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

۶۴۵۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے (بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہو گا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید وغیرہ یا مراد یہ ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اسی کی خلافت عمدہ ہو گی) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورویہ ہوا نکے پاس ایک منہ لے کر آوے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر جاوے۔

٦٤٥٥-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ ((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ)).

۶۴۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ

باب: قریش کی عورتوں کی فضیلت

٦٤٥٦-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۶۴۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۶۴۵۴) ☆ یعنی رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اس پر بھروسا نہیں کر سکتا۔

(۶۴۵۶) ☆ یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب ام ہانی سے آپ نے نکاح کا ارادہ کیا انھوں نے کہا کہ میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بوڑھی بھی ہو گئی ہوں۔ اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا۔

ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ و قَالَ الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ.

نے فرمایا بہتر ان عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔

٦٤٥٧-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ)).

۶۴۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٥٨-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)) قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.

۶۴۵۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں۔

٦٤٥٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ)).

۶۴۵۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی ابو طالب کی بیٹی سے (حضرت علی کی بہن سے) نکاح کا پیام دیا انھوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک۔

٦٤٦٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)).

۶۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٦١-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هَذَا سَوَاءً.

۶۴۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَاب مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب: رسول اللہ ﷺ کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان

٦٤٦٢-عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ.

۶۴۶۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح اور ابو طلحہ میں۔

٦٤٦٣-عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ)) فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ.

۶۴۶۳- عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں۔

٦٤٦٤-عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ.

۶۴۶۴- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

٦٤٦٥- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً)).

۶۴۶۵- جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ بَقَآءَ النَّبِيِّ ﷺ اَمَانٌ لِّاَصْحَابِهٖ وَ بَقَآءُ اَصْحَابِهٖ اَمَانٌ لِّلْاُمَّةِ

باب: رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا

٦٤٦٦- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ)) قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ((النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى

۶۴۶۶- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہؐ ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم بیٹھ رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر

(۶۴۶۳) ☆ پہلے حلف اس طرح ہوتی کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اس کا وارث ہوتا یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا قرآن میں اترا کہ وارث ناتے والے ہی ہوں گے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی۔ (نووی)

(۶۴۶۶) ☆ نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہو گئیں دین میں نئی باتیں نکلیں گی فتنے ہوں گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا نصاریٰ کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بے حرمتی ہوگی یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا۔

أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ))۔

بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت آجائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

باب: صحابہ تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ علیہم کی فضیلت

٦٤٦٧– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ))۔

۶۴۶۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو فتح ہو جاوے گی ان کی پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہؐ کے صحابی کو یعنی تابعین میں سے کوئی ہے لوگ کہیں گے ہاں پھر ان کی فتح ہو جاوے گی پھر جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جاوے گا کہ کوئی ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہیں گے ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

٦٤٦٨–عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ

۶۴۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۶۴۶۷) ☆ اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہوگی۔ (تحفۃ الاخیار)

يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ)).

٦٤٦٩-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ و قَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ)).

۶۴۶۹- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر میری امت میں میرے زمانہ کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ان تینوں کے بعد وہ لوگ آویں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔

٦٤٧٠-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)) قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ.

۶۴۷۰- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سے لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا میرے قرن کے پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ آویں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہم کو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے سے۔

٦٤٧١- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ

۶۴۷۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

(۶۴۶۹) ☆ نووی نے کہا صحیح قول جس پر جمہور علماء ہیں یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفصیلی سے مجموع قرن کی تفصیلی دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیاء پر نہ نکلے گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہے جب تک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہا پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضوں کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا غرض پہلا قرن یعنی صحابہ کا ایک سو برس تک رہا سب سے اخیر صحابی ابوالطفیل ہیں جن کا ۱۱۰ھ میں انتقال ہوا اور تابعی کا زمانہ ایک سو ستر میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک رہا اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہونگے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھاویں گے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت۔ (نووی مع زیادۃ)

وَجَرِيرٍ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

٦٤٧٢–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي)) فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ((ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)).

۶۴۷۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں میں نہیں جانتا آپ نے تیسری بار میں یا چوتھی بار میں فرمایا پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہونگے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہو اور قسم گواہی سے پہلے۔

٦٤٧٣– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا)).

۶۴۷۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اس کے بعد ہے معلوم نہیں تیسرے کا بھی آپ نے ذکر کیا یا نہیں پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فربہی اور مٹاپے پر مریں گے گواہی دیں گے گواہی چاہے جانے سے پہلے۔

٦٤٧٤– عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً.

۶۴۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٧٥– عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۴۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کئے گواہی دیں گے چور ہوں گے امانت داری نہ کریں گے نذر کریں گے لیکن پوری نہ کریں گے ان میں مٹاپا پھیلے گا۔

(۶۴۷۳) ☆ نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہوں گے اور برائی اس کی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ کہ اس کی جو خلقۃً موٹا ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھائے پئے تاکہ موٹا ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کریں گے اور دعویٰ کریں گے ان اوصاف کا جو ان میں نہ ہوں گی یا مال بہت اکٹھا کریں گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اس حدیث کے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے دیوے۔ اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دی جاوے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اس سے بیان کی جاوے اس کا حق بچانے کے لیے اسی طرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو۔ (انتہی مختصراً)

ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ((ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ)).

٦٤٧٦ – عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ ((يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ)) وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ ((يُوفُونَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ.

۶۴۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٧٧ – عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ ((خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ((وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ)).

۶۴۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ قسم کھائیں گے بن قسم دلائے۔

٦٤٧٨ – عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ

۶۴۷۸- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص

(۶۴۷۸) ☆ ان ہی تینوں قرنوں کو قرون ثلاثہ کہتے ہیں پس جو فعل یا قول دین میں ان زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ ان کے بعد پھر گواہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں کہ ان کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اوپر مجموع کے پس یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں سے افضل ہو تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گزرے ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے یہ بھی غرض نہیں ہے کہ ان قرنوں کے بعد سب لوگ برے ہونگے اس لیے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی اچھے لوگوں سے خالی نہ ہو گی دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر اور ہم کو دنیا آخرت میں اسی گروہ میں شامل رکھے۔ (آمین)

ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ)).

نے رسول اللہؐ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔

بَاب قَوْلِهِ ﷺ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ

باب: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان

٦٤٧٩- عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ.

۶۴۷۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا یعنی یہ قرن تمام ہو جاوے گا۔

٦٤٨٠-عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ.

۶۴۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٨١- عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ ((تَسْأَلُونِي عَنْ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَأُقْسِمُ بِاللهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ

۶۴۸۱- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں) جس پر

(۶۴۷۹) ☆ اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجائے گی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہؐ کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابوالطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ھ میں گزر گئے۔ نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ کہ فرشتے وہ تو رہیں گے اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ کہ زمین والوں میں یا خضرؑ اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرتؐ کے دیکھنے والے باقی ہوں گے برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انھوں نے رسول اللہؐ سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے۔ واللہ اعلم

مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ)).

سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)۔

٦٤٨٢- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ.

۶۴۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٨٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ.

۶۴۸۳- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جو جان آج کے دن ہے اس پر سو برس نہ گزریں گے کہ وہ مر جائے گی عبدالرحمن نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے)۔

٦٤٨٤- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ.

۶۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٨٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ)).

۶۴۸۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا قیامت کو آپ نے فرمایا سو برس گزرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا۔

٦٤٨٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)) فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ.

۶۴۸۶- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جئے گا سالم نے کہا ہم نے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اس دن پیدا ہو چکا تھا (جب آپ نے یہ حدیث بیان کی)۔

بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ (١)

باب: صحابہ کو برا کہنا حرام ہے

٦٤٨٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۶۴۸۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۶۴۸۵) ☆ پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آ جاوے گی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گو قیامت کبریٰ نہیں اور قیامت کبریٰ کب آوے گی اس کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے۔

(۱) ☆ نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارے میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو سزا دی جائے پر قتل نہ کیا جاوے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے۔ (انتہی مختصراً)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)).

نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

٦٤٨٨–عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

۶۴۸۸-ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبد الرحمٰن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

٦٤٨٩–عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ.

۶۴۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ رضی اللہ عنہ

باب: اویس قرنی کی فضیلت

٦٤٩٠–عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ ((إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ

۶۴۹۰- اسیر بن جابرؓ سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو اویس سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے نووی نے کہا عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن سے اس کا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسی کو نہ چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوا اپنی ماں کے' اس کو (برص کی) سفیدی ہو گئی

(۶۴۸۷ - ۶۴۸۸) ☆ کیونکہ انھوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ ان کی تائید سے قائم ہوئی ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

(۶۴۹۰) ☆ ان کا نام اویس بن عامر ہے یا اویس بن مالک یا اویس بن عمرو کنیت ان کی ابو عمرو تھی صفین کی جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرتؐ کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

لَكُمْ))

تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اس کو ملے تو اپنے لیے دعا کراوے اس سے۔

٦٤٩١-عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ**)).

۶۴۹۱- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے۔

٦٤٩٢- عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ**)) فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

۶۴۹۲- اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ ان سے پوچھتے تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارا نام اویس بن عامر ہے؟ انھوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انھوں نے کہا ہاں پوچھا قرن میں سے ہو انھوں نے کہا ہاں پوچھا تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں پوچھا تمہاری ماں ہے انھوں نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے پاس اویس بن عامر آوے گا یمن والوں کی کمکی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں ہے اس کا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کو سچا کرے پھر اگر مجھ سے ہو سکے دعا کرانا اس سے تو دعا کرا اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے اویس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو انھوں نے کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تم کو لکھ دوں کوفہ کے حاکم کے نام انھوں نے کہا مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ.

دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا وہ حضرت عمرؓ سے ملا حضرت عمر نے اس سے اویس کا حال پوچھا وہ بولا میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے اویس بن عامر تمہارے پاس آوے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد میں سے ہے پھر قرن میں سے اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں ہے جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کو سچا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کرا اس سے وہ شخص یہ سن کر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اویس نے کہا تو ابھی نیک سفر کر کے آرہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر۔ پھر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو۔ اویس نے یہی جواب دیا پھر پوچھا تو حضرت عمر سے ملا وہ شخص بولا ہاں ملا اویس نے اس کے لیے دعا کی اس وقت لوگ اویس کا درجہ سمجھے وہ وہاں سے سیدھے چلے اسیر نے کہا ان کا لباس ایک چادر تھا جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ

باب : مصر والوں کا بیان

٦٤٩٣- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا.

۶۴۹۳- ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہاں قیراط کا رواج ہوگا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درم اور دینار کا اور مصر میں اس کا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور ان کا ناتا بھی ہے تم سے (اس لیے کہ حضرت ہاجرہ اسماعیلؑ کی ماں مصر کی تھیں اور وہ ماں ہیں عرب کی) جب تم دو شخصوں کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے تو وہاں سے بھاگو پھر ابوذرؓ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابوذر

وہاں سے نکل گئے۔

٦٤٩٤– عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا.

۶۴۹۴- وہی مضمون ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان سے دامادی کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہؐ کے صاحب زادہ کی ماں ماریہ مصر کی تھیں)۔

بَابُ فَضْلِ أَهْلِ عُمَانَ

باب: عمان والوں کی فضیلت

٦٤٩٥– عَنْ أَبِي بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ)).

۶۴۹۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف ان لوگوں نے اس کو برا کہا اور مارا وہ آپ کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

بَاب ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيفٍ وَمُبِيرِهَا (١)

باب: ثقیف کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان

٦٤٩٦– عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ

۶۴۹۶- ابونوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی راہ ہے) قریش

(۶۴۹۵) ☆ عمان ایک شہر ہے بحرین میں۔

(۱) ☆ ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک کذاب پیدا ہوگا یعنی جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے پہلے پہل اس مختار نے اچھے کام کئے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر ابن سعد اور قاتلین سیدنا حسینؓ سے عوض لیا آخر میں خراب ہوگیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلاکو یعنی لوگوں کو مارنے والا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ ہزاروں کو ناحق قتل کیا مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا۔

(۶۴۹۶) ☆ میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے سراج الوہاج میں ہے کہ اس حدیث سے سماع ہوتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا۔

میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ نووی نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں عبداللہ بن عمرؓ کی بھی منقبت نکلی اور ظاہر

تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللهِ إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللهِ لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ

کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور اور لوگ بھی (ان کو حجاج مردود نے سولی دے کر اسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر بھی ان پر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور السلام علیکم یاخبیب (ابوخبیب کنیت ہے عبداللہ بن زبیر کی خبیب ان کے بڑے بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکیر بھی ان کی کنیت تھی) السلام علیک ابا خبیب السلام علیک اباخبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے خدا کی قسم میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے) قسم خدا کی میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے قسم خدا کی وہ گروہ جس کے برے تم ہو وہ عمدہ گروہ ہے (یہ انھوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی اس نے انکو سولی پر سے اتروالیا اور یہود کے مقبرہ میں پھنکوادیا اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہے) پھر حجاج نے ان کی ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا انھوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لاوے (خدا سمجھے اس مردود سے جس نے ابو بکر کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) انھوں نے جب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا قسم خدا کی میں تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو

ﷺ غرض عبداللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں اور لوگوں پر ان کی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجواد میں ان کو سخی لکھا ہے۔

الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا ((أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا)) الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

میرے بال کھینچتا ہوا مجھ کو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیاں لاؤ اور جوتیاں پہن کر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تم نے دیکھا قسم خدا کی میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبداللہ بن زبیر کو کہا اور نہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تھا) اسماء نے کہا میں نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی میں نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا بیشک قسم خدا کی میں دو کمر بند والی ہوں ایک کمر بند میں تو میں رسول اللہؐ اور ابو بکر کا کھانا اٹھاتی تھی کہ جانور اس کو نہ کھالیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسماء نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دستر خوان بنایا تھا رسول اللہؐ اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسماء کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبداللہ بن زبیر کو ذلیل کرنے کے لے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار رہ رسول اللہؐ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاکو میں نہیں سمجھتی سوا تیرے کسی کو یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور اسماء کو کچھ جواب نہ دیا۔

بَابُ فَضْلِ فَارِسَ

باب: فارس والوں کی فضیلت

٦٤٩٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ))

۶۴۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو گچھے کی طرح معلوم ہوتے ہیں وہ زمین سے نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہو سکتا) تو بھی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا لے لیتا۔

٦٤٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۶۴۹۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

(۶۴۹۸) ☆ سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفیؒ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمانؓ کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کابل ہے

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ ((لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ)).

ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورۂ جمعہ اتری جب آپ نے یہ آیت پڑھی **واخرین منهم لما یلحقوا بهم** یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یارسول اللہؐ آپ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

باب: آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ

٦٤٩٩– عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً)).

٦٤٩٩– عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں ایک بھی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہیں ملتا (اسی طرح عمدہ مہذب عاقل نیک، نیک بخت خوش اخلاق یا صالح پرہیزگار یا موحد دیندار سو آدمیوں میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا)۔

☆ ☆ ☆

ﷺ سے ہے اور کابل بلاد فارس میں نہیں ہے علاوہ اس کے حدیث میں رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہے البتہ اس حدیث میں فضیلت ہے ائمہ حدیث کی۔ جیسے بخاری اور مسلم وغیرہ ہمار رحمہما اللہ کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہیں اور انھوں نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے میں مہینوں کی راہ کا سفر کرنے کی تو گویا دین کو انھوں نے ثریا سے لیا جو زمین سے نہایت دور ہے اور فقہاء اور اہل الرائے میں سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہیں اٹھائی پس اس حدیث کا مصداق اگر خدا چاہے ائمہ حدیث ہیں اور جماعت سنت سلف اور خلف راضی ہو اللہ ان سے انتہی۔

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَبِ

نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

٦٥٠٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ أُمُّكَ)) قَالَ ((ثُمَّ)) مَنْ قَالَ ((ثُمَّ أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

٦٥٠٠- ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا یارسول اللہ سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیرے باپ کا (آپ نے ماں کو مقدم کیا کس لیے کہ ماں بچے کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا بیماری دکھ میں خبر لینا۔ حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعضوں نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے۔)

٦٥٠١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ ((أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ)).

٦٥٠١- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حق دار ہے نیک سلوک کرنے کا؟ آپ نے فرمایا ماں پھر ماں پھر ماں پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو۔

٦٥٠٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ ((نَعَمْ وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ)).

٦٥٠٢- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ شخص بولا اچھا آپ کے باپ کی قسم آپ کو خبر پہنچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کھانا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہے)۔

(٦٥٠٠) ☆ نووی نے کہا سلوک کرنے میں ناتے داروں کی ترتیب یہ ہے پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا نانا دادی نانی پھر بھائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر ہمسائے۔ انتہی

٦٥٠٣- عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ مَنْ أَبَرُّ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

۶۵۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٠٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ ((**أَحَيٌّ وَالِدَاكَ**)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((**فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ**)).

۶۵۰۴- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان ہی میں جہاد کر۔

٦٥٠٥-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِم أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ.

۶۵۰۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٠٦- عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيِّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۵۰۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٥٠٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنْ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ ((**فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنْ اللَّهِ** قَالَ نَعَمْ قَالَ **فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا**)).

۶۵۰۷- عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے وہ بولا دونوں زندہ ہیں آپ نے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنے ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر ان سے۔

بَاب تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

باب: نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

٦٥٠٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

۶۵۰۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جریج (ایک عابد تھا

(۶۵۰۴) ☆ آپ نے فرمایا تو انہی میں جہاد کر یعنی انہی کی خدمت کر نوویؒ نے کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علماء نے کہا یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں اس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنْ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي رَاعِي الضَّأْنِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ.

بنی اسرائیل میں) عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ میں اتنے میں اس کی ماں آئی حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہؐ نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی اے جریج میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر جریج اس وقت نماز میں تھا وہ بولا (اپنے دل میں) یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی نماز میں رہا اس کی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی اے جریج میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر وہ کہنے لگا اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز پڑھے گئے وہ بولی یا اللہ یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے بات کرنے سے انکار کیا۔ یا اللہ مت ماریو اس کو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لیوے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ میں پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اس نے صرف اسی قدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے) ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا تو گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اس کو پیٹ رہ گیا ایک لڑکا جنا لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی وہ بولی اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے یہ سن کر (بستی کے لوگ) اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور جریج کو آواز دی وہ نماز میں تھا اس نے بات نہ کی لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے یہ دیکھا تو اترا لوگوں نے اس سے کہا اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے جریج ہنسا اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ کون ہے وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے جب لوگوں نے بچہ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا ہے وہ سونے اور چاندی سے بنا دیتے ہیں جریج نے کہا نہیں مٹی ہی سے درست کر دو جیسا پہلے تھا پھر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

٦٥٠٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا

٦٥٠٩- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی لڑکا جھولے میں (یعنی چھٹپنے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام، دوسرے جریج کا ساتھی اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا اس کی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا او جریج وہ بولا اے رب میرے ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اس کی ماں پھر گئی پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا او جریج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اس کی ماں بولی یا اللہ اس کو مت ماریو جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھے پھر بنی اسرائیل نے جریج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں ڈال دوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن جریج نے اس طرف خیال بھی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا اور اجازت دی اس کو اپنے سے صحبت کرنے کی اس نے صحبت کی وہ پیٹ سے ہوئی جب بچہ جنا تو بولی کہ یہ بچہ جریج کا ہے لوگ یہ سن کر جریج کے پاس آئے اور اس سے کہا اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے وہ بولا کیا ہوا تم کو انھوں نے کہا تو نے زنا کیا اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بھی جنی ہے تجھ سے جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے جریج نے کہا ذرا مجھ کو چھوڑو میں نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھی اور آیا اس بچہ کے پاس اور اس کے پیٹ کو ایک ٹھونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلانا چرواہا ہے یہ سن کر لوگ دوڑے جریج کی طرف اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں وہ بولا نہیں مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا۔ تیسرا

مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا)) وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا.

ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستھری پوشاک والا اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا بچے نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف دیکھا اور کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا ابوہریرہؓ نے کہا گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر چوستے تھے حضرت نے فرمایا پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کرایا اور چوری کی وہ کہتی تھی اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے بچے کی ماں بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح نہ کرنا یہ سن کر بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس لونڈی کی طرح کرنا اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی ماں نے کہا او سر منڈے جب ایک شخص اچھی صورت کا نکلا اور میں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجھ کو اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کرنا اور اس لونڈی پر لوگ تہمت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ اس نے زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا اللہ مجھ کو اس کے مثل کرنا۔

(۶۵۰۹) ☆ نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت، دوسرے ماں کے حق کی تاکید، تیسرے یہ کہ ماں جب بلاوے تو جواب دینا چاہیے، چوتھے یہ کہ جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے، پانچویں یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لیے راہ نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو ہم سے پہلی امتوں میں بھی تھا اور کرامات اولیاء حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا۔ انتہی مختصراً

٦٥١٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)).

۶۵۱۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اس کی پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی جو اپنے ماں باپ کو بوڑھا پاوے دونوں کو یا ایک کو ان میں سے پھر جنت میں نہ جائے (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

٦٥١١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ)).

۶۵۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٥١٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ)) ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۵۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَاب فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ

باب: ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت

٦٥١٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَإِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ)).

۶۵۱۳- عبداللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں عبداللہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دیا عبداللہ بن دینار نے کہا خدا تم سے نیکی کرے گنوار تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اس کو اس قدر دینا کیا ضروری تھا) عبداللہ بن عمر نے کہا اس کا باپ دوست تھا عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرے۔

٦٥١٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ))

۶۵۱۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔

٦٥١٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ**)) وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ.

٦٥١٥- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھے اتنے میں ایک گنوار نکلا عبداللہ نے کہا تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا وہ بولا ہاں عبداللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعضے ساتھی بولے تم نے اپنی تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مر جانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

باب: بھلائی اور برائی کے معنی

٦٥١٦- عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ ((**الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ**)).

٦٥١٦- نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چھپے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔

٦٥١٧- عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ**

٦٥١٧- نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس رہا مدینہ میں ایک سال تک (اس طرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو رسول اللہؐ سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے

(٦٥١٦) ☆ سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اس میں آگئے۔

وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

ان کو پوچھنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ سے بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا برا لگے تجھ کو۔

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَ تَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا

باب: ناتا توڑنا حرام ہے

۶۵۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتْ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنْ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَاكِ لَكِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ)) فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمْ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا.

۶۵۱۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اس کا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود ناتا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ناتے کی زبان ہونے سے اس عالم میں) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملاوے اور اس سے کاٹوں جو تجھ کو کاٹے ناتا بولا میں راضی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا پھر رسول اللہؐ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدائے تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے اگر تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتوں کو توڑو یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ان کو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا غور نہیں کرتے قرآن میں کیا انکے دلوں پر قفل پڑے ہیں آخر تک۔

۶۵۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ)).

۶۵۱۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجھ کو ملاوے اللہ اس کو اپنے سے ملاوے گا اور جو مجھ کو کاٹے اللہ اس کو اپنے سے کاٹے گا۔

۶۵۲۰-عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي

۶۵۲۰- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں جاوے گا جنت میں وہ جو ناتے کو توڑے گا۔

قَاطِعُ رَحِمٍ.

٦٥٢١–عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)).

۶۵۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٢٢–عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

۶۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٢٣–عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)).

۶۵۲۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو بھلا لگے کہ اس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے۔

٦٥٢٤–عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)).

۶۵۲۴- ترجمہ جو چاہے اپنی روزی بڑھانا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملاوے۔

٦٥٢٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ)).

۶۵۲۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ سے ایک شخص بولا یارسول اللہؐ میرے کچھ ناتے والے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں میں ناتا ملاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہے گا جو تم کو ان پر غالب رکھے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔

(۶۵۲۰) ☆ یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھے گا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جاوے گا بلکہ روکا جاوے گا تھوڑی مدت تک ناتے توڑنے کے عذاب میں۔ (نووی)

(۶۵۲۳) ☆ یعنی ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرے یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کی جاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسے اس کا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی۔ (نووی مختصراً)

(۶۵۲۵) ☆ جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ سے تعبیر کیا اس حدیث سے صلہ رحمی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحمی کرنے والے کی مدد میں رہتے ہیں۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

باب: حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا

٦٥٢٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)).

۶۵۲۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندو! بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال کسی مسلمان کو کہ چھوڑ دیوے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ۔

٦٥٢٧-عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۶۵۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٥٢٨- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ((وَلَا تَقَاطَعُوا)).

۶۵۲۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو۔

٦٥٢٩- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ((وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا)).

۶۵۲۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٣٠-عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا)).

۶۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٥٣١- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ ((كَمَا أَمَرَكُمْ اللهُ)).

۶۵۳۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کی طرح جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (قرآن میں)۔

بَاب تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ

باب: بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے

٦٥٣٢-عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ

۶۵۳۲- ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان

(۶۵۲۶) ☆ حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھا لیتی ہے۔

(۶۵۳۲) ☆ حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور رجب سلام و دعا

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)).

کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

٦٥٣٣–عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا)) فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ ((فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا))

٦٥٣٣- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٣٤– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)).

٦٥٣٤- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ۔

٦٥٣٥– عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ)).

٦٥٣٥- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے۔

بَاب تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا

باب: بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور لاڑیاپن حرام ہے

٦٥٣٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا)).

٦٥٣٦- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

٦٥٣٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَهَجَّرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا))

٦٥٣٧- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا مت چھوڑو ایک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

ﷺ ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اس کو خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا۔(نووی مختصراً)

٦٥٣٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا)).

۶۵۳۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو اور مت لاڑیاپن کرو اور رہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

٦٥٣٩- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ)).

۶۵۳۹- پیغمبر خدا نے فرمایا قطع نہ کرو اور دشمنی اور بغض نہ کرو اور حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اسکے بندے بن جاؤ۔

٦٥٤٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا)).

۶۵۴۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((وَ لَا تَقَاطَعُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا)).

مت کاٹو ناتے یا دوستی کو مت دشمنی کرو مت بغض رکھو مت حسد کرو ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَ خَذْلِهِ

باب: مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے

٦٥٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا)) وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ)).

۶۵۴۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت حسد کرو مت لاڑیاپن کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہ ہو) کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون مال عزت اور آبرو۔

٦٥٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ

۶۵۴۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا بلکہ تمہارے

وَمِمَّا زَادَ فِيهِ ((إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ)) وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

دلوں کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینہ کی طرف۔

٦٥٤٣-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)).

۶۵۴۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھنے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ الشَّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت

٦٥٤٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

۶۵۴۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں (جب مل جاویں ان کی مغفرت ہو)۔

٦٥٤٥-عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ((إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ)) مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ و قَالَ قُتَيْبَةُ ((إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ)).

۶۵۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنھوں نے ترک ملاقات کیا ہو۔

٦٥٤٦-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

۶۵۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

٦٥٤٧-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ

۶۵۴۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دوبار پیر

مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا أَوْ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا)).

اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھہرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ مل جاویں۔

بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت

٦٥٤٨– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي)).

۶۵۴۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سو میرے سایہ کے۔

٦٥٤٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ)).

۶۵۴۹-ابوہریرہؓ سے روات ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس گاؤں میں میرا بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے میں اس کو چاہتا ہوں فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔

٦٥٥٠–عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۵۵۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

باب: بیمار پرسی کا ثواب

٦٥٥١–عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ)).

۶۵۵۱-ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیمار کا پوچھنے والا اس کے مکان پر جا کر جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے۔

(۶۵۴۸) ☆ سو میرے سایہ کے یعنی میری پناہ کے یا میری نعمت کے یا میرے عرش کے سایہ کے اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اس کی تعمیل حکم اور اس کی رضامندی کے لیے ہو جیسے محبت رکھنا دینداروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے۔

٦٥٥٢–عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ)).

۶۵۵۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٥٣–عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ

۶۵۵۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٥٤–عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ ((جَنَاهَا)).

۶۵۵۴- وہی مضمون ہے۔

٦٥٥٥– عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۵۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٥٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي)).

۶۵۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا وہ کہے گا اے رب میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا اے بیٹے آدم کے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماوے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيْمَا يُصِيْبُهُ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ حُزْنٍ

باب: مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اس کا ثواب

٦٥٥٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا.

۶۵۵۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

٦٥٥٨ - عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ.

۶۵۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٥٥٩ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي.

۶۵۵۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آوے میں نے کہا آپ کو دو اجر ہیں آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔

٦٥٦٠ - عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ((نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ)).

۶۵۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٦١ - عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

۶۵۶۱- اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ منیٰ میں تھیں وہ لوگ ہنس رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیوں ہنستے ہو انھوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مت ہنسو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹ جاوے گا۔

٦٥٦٢–عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)).

۶۵۶۲- اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ ختم ہو گا۔

٦٥٦٣–عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ)).

۶۵۶۳- ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دے گا۔

٦٥٦٤– عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۵۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٦٥٦٥– عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)).

۶۵۶۵-ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٦٥٦٦–عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ

۶۵۶۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٦٥٦٧–عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

۶۵۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٥٦٨– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)).

۶۵۶۸- ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

٦٥٦٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۶۵۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ ملے گا تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہو گا رسول اللہ

((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا أَوْ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)) قَالَ مُسْلِم هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ.

نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستے کو ڈھونڈو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)۔

٦٥٧٠ – عَنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ ((مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ)) قَالَتْ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا فَقَالَ ((لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

٦٥٧٠ – جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا اے ام السائب یا ام المسیب تو کانپ رہی ہے کیا ہوا تجھ کو؟ وہ بولی بخار ہے خدا اس کو برکت نہ دے آپ نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔

٦٥٧١ – عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ ((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ)) قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا.

٦٥٧١ – عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا دکھلاؤ انھوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ کے پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے اس حالت میں میرا بدن کھل کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میرے لیے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں خدا تجھ کو تندرست کر دے گا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر بولی میرا بدن کھل جاتا ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے میرا بدن نہ کھلے آپ نے دعا کی اس عورت کے لیے (چنانچہ اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہشت ہے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

باب: ظلم کرنا حرام ہے

٦٥٧٢ – عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ ((قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا

٦٥٧٢ – ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے سنا فرمایا اس نے اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا اے

مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)) قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا

میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا اے بندو میرے تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو اے بندو میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو اے بندو میرے تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاویں جیسے تم میں کا بڑا پرہیز گار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہو گی اور اگر تم میں کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسے ہو جاویں جیسے زمین میں کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہو گا اے بندو میرے اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جتنا مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہو گا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لو (تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہو گا اس لیے کہ دریا کتنا ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہے) اے بندو میرے یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اس کی کمائی بیکار نہ گئی اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا) سعید نے کہا کہ ابو ادریس خولانی جب یہ

(۶۵۷۲) ☆ قرآن میں آیت الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث خداوند عالی جاہ بے پرواہ کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور اس کو کسی سے رتی برابر بھی ڈر اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اس کی درگاہ میں سوا گڑ گڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا سب بندے اس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے دنیا میں بھی وہی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو اس کے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اس کی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں پیغمبروں کی طرح متقی ہو جاوے تو

الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

٦٥٧٣– عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيثًا.

۶۵۷۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٧٤– قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

۶۵۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٧٥–عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ((**إِنِّي حَرَّمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا**)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْ هَذَا

۶۵۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٥٧٦–عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ**)).

۶۵۷۶- جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ تاریکیاں ہیں قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا۔ بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انھوں نے خون کئے اور حرام کو حلال کیا۔

٦٥٧٧–عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۶۵۷۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ تو اس کی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور ہامان کی طرح بدکار ہو جاوے تو اس کی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے خدا کی درگاہ میں سفارش کریں گے مراد اس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پاکر اس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ کہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور ڈال کر کی جاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش قبول نہ کروں گا تو میرے کاموں میں خلل آجاوے گا معاذاللہ خدا تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چوں وچرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اس کو رتی برابر بھی پرواہ نہیں تمام جہاں کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال خدا کے خلاف ہو جاویں تو ایک رتی برابر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک دم میں ان سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔

ﷺ ((إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

ﷺ نے فرمایا ظلم سے تاریکیاں ہوں گی قیامت کے دن۔

٦٥٧٨- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٦٥٧٨- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

٦٥٧٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ)) قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)).

٦٥٧٩- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کیا مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو آپ نے فرمایا مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہو گا جو نماز لاوے گا اور روزہ اور زکوٰۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہو گی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہو گی تیسرے کا مال کھالیا ہو گا چوتھے کا خون کیا ہو گا پانچویں کو مارا ہو گا پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جاویں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جاویں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جاوے گا۔

٦٥٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)).

٦٥٨٠- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جاوے گا (گو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر قصاص ضرور ہو گا)۔

٦٥٨١- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ

٦٥٨١- ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتے ہیں تاکہ خوب شرارت کر لے اور عذاب کا مستحق ہو جاوے) پھر جب

يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ.

پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بے شک اس کی پکڑ دکھ والی ہے سخت۔

بَاب نَصْرِ الْأَخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

باب: اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا مظلوم ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے

٦٥٨٢- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوِ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**مَا هَذَا دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ**)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ ((**فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ**)).

٦٥٨٢- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے اور ظالم کے پنجہ سے چھڑا دے۔

٦٥٨٣- جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ**)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ ((**دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ**)) فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى

٦٥٨٣- جابرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہؐ نے فرمایا یہ تو جاہل کا سا پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول اللہؐ کو

الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ)).

ذلیل کہا) حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے آپ نے فرمایا جانے دے اے عمر لوگ یہ نہ کہیں محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (گو وہ مردود اسی قابل تھا پر آپ نے مصلحت سے اس کو سزا نہ دی)۔

٦٥٨٤–عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)) قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَتِهِ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا.

۶۵۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص دلوایئے۔

بَاب تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ

باب: مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا

٦٥٨٥– عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

۶۵۸۵- ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے۔

٦٥٨٦– عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى)).

۶۵۸۶- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آ جاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)۔

(۶۵۸۵) ☆ ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنی چاہیے خصوصاً اس حالت میں جب کافر اس کو ستاویں تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے۔

٦٥٨٧- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

٦٥٨٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٥٨٨-عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ)).

٦٥٨٨- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٨٩-عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ)).

٦٥٨٩- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٩٠- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهُ.

٦٥٩٠- ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ

باب: گالی دینے کی ممانعت

٦٥٩١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ)).

٦٥٩١- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت

٦٥٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ)).

٦٥٩٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

(٦٥٩١) ☆ دونوں کا گناہ اسی سر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتداء کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ سناوے اگر اتنا ہی جواب دیوے تو جائز ہے بنص قرآنی ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل اور والذين اذا اصابهم البغی هم ينتصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کر دیوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی جائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفار کہے اور جب جواب دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتداء کا گناہ رہا اور بعضوں کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (نووی)

بَاب تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ

٦٥٩٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ)).

باب: غیبت حرام ہے

۶۵۹۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو) اس کو ناگوار ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوئی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔

بَابُ مَنْ سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا الخ

باب: اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا

٦٥٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۵۹۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپاوے گا اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپاوے گا۔

٦٥٩٥-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۵۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۶۵۹۳) ☆ نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مٹنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو اس سے۔ تیسرے فتویٰ لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لیوے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہندہ نے اپنے خاوند ابوسفیان کا نام لے کر رسول اللہ سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لیے اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہے یا چور غلام یا زانی غلام خرید رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لئے نہ کہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تاکہ دھوکہ نہ کھاوے پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا نہ کہ اور باتوں کو چھٹے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعمیٰ اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ کہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے۔ (نووی)

بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ

باب: جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں خاطر داری کرنا

٦٥٩٦– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ ((ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)).

۶۵۹۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا اجازت دو اس کو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے باتیں کیں نرمی سے حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اس کی بدگمانی کی وجہ سے۔

٦٥٩٧–عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ)).

۶۵۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الرِّفْقِ

باب: نرمی کی فضیلت

٦٥٩٨– عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ.

۶۵۹۸- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔

٦٥٩٩– عَنْ جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)).

۶۵۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٠٠– عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)).

۶۶۰۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۶۵۹۶) ☆ نووی نے کہا یہ شخص عینیہ بن حصن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تاکہ اور مسلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ کے بعد مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا اور آپ نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لئے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی مدارات منع نہیں اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی۔ (نووی)

٦٦٠١- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ)).

٦٦٠١- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر۔

٦٦٠٢- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).

٦٦٠٢- ام المومنین جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے۔

٦٦٠٣-عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

٦٦٠٣- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اس کو پھرانے لگیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجھ کو نرمی کرنی چاہیے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا

باب: جانوروں اور ان کے علاوہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان

٦٦٠٤- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ.

٦٦٠٤- عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپی عورت نے اس پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتی تھی لوگوں میں کوئی اس سے تعرض نہ کرتا۔

٦٦٠٥- عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِ إِسْمَعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)).

٦٦٠٥- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی تھی آپ نے فرمایا جو کچھ اس پر ہے اتار لو اور اس کو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔

٦٦٠٦-عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ

٦٦٠٦- ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے کہ ایک بار ایک چھوکری اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکایک اس نے

(٦٦٠١) ☆ نرمی ترجمہ ہے رفیق کا اور رفیق اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں یہی صحیح ہے۔

بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ)).

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ چھوکری بولی حل (یہ آواز ہے اونٹ کے ہانکنے کی) یا اللہ لعنت کر اس پر تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔

٦٦٠٧–عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ ((لَا أَيْمُ اللهِ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللهِ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

۶۶۰۷–ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ قسم خدا کی ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے اللہ کی طرف سے۔

٦٦٠٨–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا)).

۶۶۰۸– ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔

٦٦٠٩–عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۶۰۹– ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٦١٠– عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ

۶۶۱۰– زید بن اسلم سے روایت ہے عبدالملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا ایک رات کو عبدالملک اٹھا اور اس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے میں دیر کی عبدالملک نے اس پر لعنت کی جب صبح ہوئی تو ام درداء نے عبدالملک سے کہا کہ میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابوالدرداء سے وہ کہتے تھے

(۶۶۰۷) ☆ یہ آپ نے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑ دیں معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں۔(تحفۃ الاخیار)

(۶۶۰۸) ☆ ابوبکرؓ نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدوں معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جان کر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی نہیں۔ (تحفۃ الاخیار)

(۶۶۱۰) ☆ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہونگے اس واسطے کہ لعنت کے معنی دور کرنا اللہ کی رحمت سے اور یہ بددعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے جانی دوست ہیں پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی کی اس سے اور اسی واسطے صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اس کو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سے ایسی عداوت رکھے قیامت کے دن ان کا شفیع اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے۔

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہوں گے۔

٦٦١١- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ.

۶۶۱۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٦١٢-عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۶۱۲- ترجمہ وہی جو گزرا ہے۔

٦٦١٣-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)).

۶۶۱۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بددعا کیجئے مشرکوں پر آپ نے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بن کر (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگوں کو زیادہ ہوگی نہ کہ لعنت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمين)۔

بَاب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا وَرَحْمَةً

باب: جس پر آپ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت ہوگی

٦٦١٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَأَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَصَابَ مِنْ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ ((أَوَ مَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ

۶۶۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے معلوم نہیں آپ سے کیا باتیں کیں آپ کو غصہ آیا آپ نے ان دونوں پر لعنت کی اور برا کہا ان کو جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا آپ نے فرمایا کیوں میں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپ نے ان پر لعنت کی اور ان کو برا کہا۔ آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میں نے عرض کیا ہے اے مالک میرے میں آدمی ہوں تو جس

(۶۶۱۴) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصہ میں سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں برکت کر دیا۔

سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا)).

مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو برا کہوں اس کو پاک کر اور ثواب دے۔

٦٦١٥-عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ و قَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلَوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا.

۶۶۱۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ انھوں نے تنہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

٦٦١٦-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً)).

۶۶۱۶- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یااللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کردے اور اس پر رحمت کر۔

٦٦١٧- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ ((زَكَاةً وَأَجْرًا)).

۶۶۱۷- جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

٦٦١٨- وَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ.

۶۶۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦١٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۶۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یااللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کا تو خلاف نہ کرے گا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں، گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن۔

٦٦٢٠-عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((أَوْ جَلَدُّهُ)) قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ ((جَلَدْتُهُ)).

۶۶۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٢١-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

۶۶۲۱-مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٦٢٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

۶۶۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۶۶۱۶) ☆ یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے ان کے لیے آپ کی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعنت یا گالی مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یا عادتاً ہے جیسے کہتے ہیں "تربت یمینك یا حلقی " یا "لا کبرت سنك" یا "یا لا اشبع الله بطنه" جیسا معاویہ کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے حقیقتاً بددعا منظور نہیں ہوتی- (نووی مختصراً)

اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

٦٦٢٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

٦٦٢٣- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن۔

٦٦٢٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

٦٦٢٤- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اس کا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مومن کو میں برا کہوں یا ماروں تو تو اس کو کفارہ کر دے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن۔

٦٦٢٥- عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا.

٦٦٢٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٢٦- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٦٦٢٦- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٢٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ آنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللّٰهِ

٦٦٢٧- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی خدا کرے تیری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹی تجھے کیا ہوا وہ بولی مجھ پر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں کبھی بڑی نہ ہونگی یا یوں فرمایا تیری ہمجولی بڑی نہ ہو یہ سن کر ام سلیم جلدی سے نکلیں اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں

ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا لَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ)) فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ قَالَ أَبُو مَعْنٍ يُتَيِّمَةٌ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ.

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملیں آپ نے فرمایا کیا ہے ام سلیم وہ بولیں اے نبی اللہ کے آپ نے بددعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ نے پوچھا کیا بددعا؟ ام سلیم بولیں وہ کہتی ہے آپ نے فرمایا اس کی یا اس کی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو یہ سن کر آپ ہنسے اور فرمایا اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہ ہے کہ میں نے عرض کیا اے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہوں جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسی پر میں بددعا کروں اپنی امت میں سے ایسی بددعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لیے پاک کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔

٦٦٢٨- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَقَالَ ((اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ)) قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ ((لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ)) قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً.

٦٦٢٨- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا۔ میں گیا پھر لوٹ کر آیا اور میں نے کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے پھر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے فرمایا خدا اس کا پیٹ نہ بھرے۔

٦٦٢٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ

٦٦٢٩- ترجمہ وہی جو گزرا۔

(٦٦٢٨) ☆ یہ آپ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گزر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انھوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعضوں نے اس کو مناقب معاویہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی بموجب آپ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بددعا کروں تو اس کو قربت اور اجر کر اس کے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انھوں نے منبر پر کہا کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوا اس حدیث کے لا اشبع اللہ بطنہ۔

الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

بَاب ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ

باب: دو منہ والے کی مذمت

٦٦٣٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ))

۶۶۳۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔

٦٦٣١-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

۶۶۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٣٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

۶۶۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَ بَيَانِ مَايُبَاحُ مِنْهُ

باب: جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہے اس کا بیان

٦٦٣٣-عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ

۶۶۳۳- حمید بن عبدالرحمن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات اول میں سے تھیں جنھوں نے بیعت

(۶۶۳۰) ☆ اس حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جاوے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا رہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضے راست بازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اس کے بالکل بر خلاف ہے اس زمانہ میں بعض بیوقوف دنیادار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس کا بھروسا نہیں کرتا ہر فریق یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہر جائی اور رکابی مذہب ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کے بعد قائم کیے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے ان دنیادار بیوقوفوں کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط۔

(۶۶۳۳)☆ قاضی نے کہا ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعضوں نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز رکھا ہے

وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((**لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا**)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

کی تھی رسول اللہ ؐ سے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ؐ سے آپ فرماتے تھے جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرائے اور بہتر بات کہے یا لگاوے ابن شہاب نے کہا میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کو تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے۔

٦٦٣٤- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ.

۶۶۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٦٣٥-عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۶۶۳۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

باب: چغل خوری حرام ہے

٦٦٣٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ أَلَا ((**أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ**)) مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ

۶۶۳۶- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک

ﷺ ہے اور یہ کہا ہے کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ان کی قول ہے حضرت ابراہیم کا **بل فعله كبيرهم** اور **اني سقيم انها اختي** اور منادی یوسف کا قول **انكم لسارقون** اور انھوں نے کہا اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علماء نے کہا ان میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جھوٹ جو مذکور ہوئے بطریق توریہ ہیں اور تعریض نہ کذب صریح اور اصلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچاوے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانہ کا سردار رکھے اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جائے نہ کہ مکر و فریب جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ حرام ہے بالاجماع۔ (نووی)

(۶۶۳۶) ☆ یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا.

سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ

باب: جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت جھوٹ کی مذمت

٦٦٣٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا)).

٦٦٣٧- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لیجاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

٦٦٣٨-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ)) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

٦٦٣٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٣٩-عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا)).

٦٦٣٩-ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم سچ کو لازم جانو اور جھوٹ سے بچو۔

٦٦٤٠–عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسَى ((وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتَّى يَكْتُبَهُ اللَّهُ)).

۶۶۴۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو لکھ لیتا ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: غصے کا بیان

٦٦٤١– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ ((لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)) قَالَ ((فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ ((لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

۶۶۴۱- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نگوڑا ناٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا اس کو جس کے اولاد نہیں ہوتی (یعنی جیتی نہیں) آپ نے فرمایا وہ نگوڑا ناٹھا نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) نگوڑا ناٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرے) آپ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہم نے کہا پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں سنبھال لے (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے)۔

٦٦٤٢–عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

۶۶۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٤٣– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۶۶۴۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۶۶۴۰) ☆ نوویؒ نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری مسلم کے نسخے موجود ہیں ان میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اس کو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود دمشقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ شر الروایا روایا الکذب وان الکذب لا یصلح منه جد ولا هزل ولا یعد الرجل صبیه ثم یحلفه یعنی برے نقل کرنے والے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور جھوٹ جائز نہیں کسی طرح دل لگی سے یا بے دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اس پر قسم کھاوے۔

(۶۶۴۱) ☆ یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرتؐ نے فرمایا اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آوے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مرا اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی۔ اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کھانے والے ہیں ہزاروں میں۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آئے پہلوان وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت (یعنی زبان اس کے قابو میں ہے)۔

٦٦٤٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ)) قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

۶۶۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٤٥-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۶۴۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٤٦- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ.

۶۶۴۶- سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں آپ نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم وہ شخص یہ سن کر بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات نہ سنی۔ نووی نے کہا شاید وہ منافق ہوگا یا بیوقوف سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھتا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے)۔

٦٦٤٧- عَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آنِفًا قَالَ ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)) الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَمَجْنُونًا تَرَانِي.

۶۶۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر جا کر اس شخص سے بیان کیا (جو غصے ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھ کو مجنون سمجھتا ہوں۔

٦٦٤٨– عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۶۴۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ خُلِقَ الْإِنْسَانُ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

باب: انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا

٦٦٤٩– عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا صَوَّرَ اللهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ)).

۶۶۴۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکے گا (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا وسوسوں سے اپنے تئیں بچا نہ سکے گا- (نووی)

٦٦٥٠– عَنْ حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۶۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت

٦٦٥١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبْ الْوَجْهَ.

۶۶۵۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے۔

٦٦٥٢–عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ)).

۶۶۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٥٣–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ)).

۶۶۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٦٥٤–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ)).

۶۶۵۴- ترجمہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے۔

٦٦٥٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۶۶۵۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

(۶۶۵۱) ☆ اس کے منہ سے بچا رہے یعنی منہ پر نہ مارے اس لئے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور آ جاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں رہتا ہے اسی طرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے- (نووی)

(۶۶۵۵) ☆ نوویؒ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علماء ایسی حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسے جو

ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبْ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ)).

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچارہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

ﷺ معنی مراد ہیں جو لائق ہے خدا کی صفت ہونے کے اور یہ یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض ان کی تاویل کرتے ہیں جیسی لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کے کیونکہ اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے مازری نے کہا یہ حدیث ان الفاظ سے ثابت ہے اور بعضوں نے یوں روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور اس کو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الفساد ہے اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے اور اللہ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت دار بھی نہیں ہوگا اور یہ قول ان کا مجسمہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح انھوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیاء کی طرح تو بڑھادیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم وصورت ترکیب کو مقتضی ہیں اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا انکی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی پھر یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی تناقض ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح اس سے کیا مراد ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل ہوگئی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی تاویل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس کو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضوں نے آدم کی طرف پھیری ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کے لیے جیسے کہتے ہیں ناقۃ اللہ تعالیٰ کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہر معنی کی نفی سلف سے نقل کی اس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ کہ ظاہر معنی لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور انتہاء فی الاستواء میں ہم نے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کئے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات ظاہر پر محمول ہیں اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اس لئے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اس کا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیاء سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کریں گے اور ہم جسم کی نفی بھی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آئی اس کا اثبات اور اس کی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس سے حدوث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اترنا چڑھنا بات کرنا آنا جانا ہنسنا سننا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لاکالصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہونگے ناسمجھی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ کہ مراد اور حقیقت میں جیسے کوئی کہے اللہ بھی سنتا ہے آدمی بھی سنتا ہے اللہ کا بھی ہاتھ ہے آدمی کا بھی ہاتھ ہے اور یہ تشبیہ در حقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجازاً اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لیس کمثلہ شئی ﷺ

٦٦٥٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبْ الْوَجْهَ))

۶۶۵۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچار ہے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔

بَاب الْوَعِيدُ الشَّدِيدُ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: جو شخص لوگوں کو ناحق ستاوے اس کا عذاب

٦٦٥٧- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمْ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا)).

۶۶۵۷- ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گزرے وہ دھوپ میں کھڑے کئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا انھوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا سرکاری محصول دینے کے لیے ان کو سزا دی جاتی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں (یعنی ناحق تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو حدًا یا قصاصًا یا تعزیرًا ہو)۔

٦٦٥٨-عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أُنَاسٍ مِنْ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا.

۶۶۵۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

٦٦٥٩- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَأَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخَلَّوْا.

۶۶۵۹-ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان دنوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو والی تھا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اس نے حکم دیا وہ لوگ چھوڑ دیے گئے۔

ﷺ کے مخالف ہو جاوے گی امام شوکانی نے اس حدیث میں علی صورتہ کی ضمیر آدم کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے اس لیے کہ ایسی تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی سراج الوہاج میں علامہ ابوالطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف یہ ہے یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

٦٦٦٠–عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنْ النَّبَطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا**)).

۶۶۶۰- ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو حمص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لیے۔

بَاب أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنْ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُمْسِكَ بِنِصَالِهَا

باب : مجمع میں ہتھیار لے جاوے تو اس کی احتیاط رکھے

٦٦٦١– عَنْ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا**)).

۶۶۶۱- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی پیکانوں کو پکڑ لے۔

٦٦٦٢– عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا.

۶۶۶۲- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں تیر لے کر آیا ان کی پیکانیں کھولے ہوئے آپ نے فرمایا ان کی پیکانیں تھام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے۔

٦٦٦٣– عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ.

۶۶۶۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹتا تھا مسجد میں کہ تیر لے کر جب نکلے تو ان کی پیکان تھام لیا کرے۔

٦٦٦٤– عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا**)) ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَّدْنَاهَا

۶۶۶۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ ان کے گانسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانسے پکڑ لیوے پھر گانسے پکڑ لیوے (تین بار فرمایا تاکید کے لیے) ابو موسیٰ نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم

(۶۶۶۱) ☆ ان کی پیکانوں کو پکڑ لے تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے نووی نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اس کا یہی حکم ہے ہمارے زمانہ میں بندوق یا تفنگچہ مجمع میں بھر کر نہ لے جانا چاہیے۔

بَعْضَنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ.

نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے منہ پر (یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہؐ کے ارشاد کے خلاف کیا)۔

٦٦٦٥- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا))

٦٦٦٥- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ

باب: کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت

٦٦٦٦- عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ)).

٦٦٦٦- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتھیار سے) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اس سے باز نہ آوے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو (اور اس کا مارنا منظور نہ ہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے۔ معاذ اللہ)

٦٦٦٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٦٦٦٧- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٦٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ)).

٦٦٦٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکاوے ہتھیار سے معلوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگادے (اور ہاتھ چل جاوے) پھر جہنم کے گڑھے میں جاوے۔

بَاب فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

باب: راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب

٦٦٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)).

٦٦٦٩- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اس کو سرکا دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا (نووی نے کہا مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے)۔

٦٦٧٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ

٦٦٧٠- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا قسم خدا کی میں

طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللهِ لَأُنَحِّيَنَّ هَذَا عَنْ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ)).

اس کو ہٹادوں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔

٦٦٧١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ)).

۶۶۷۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو۔

٦٦٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۶۶۷۲- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت میں گیا۔

٦٦٧٣- عَنْ أَبُو بَرْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ ((اعْزِلْ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ)).

۶۶۷۳- ابوبرزہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اٹھاؤں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹادے۔

٦٦٧٤- عَنْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَا أَدْرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمِرَّ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ.

۶۶۷۴- ابوبرزہؓ سے روایت ہے میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں نہیں جانتا شاید آپ کی وفات ہو جائے اور میں آپ کے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دیوے آپ نے فرمایا ایسا کر ایسا کر راوی بھول گیا اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا۔

بَاب تَحْرِيمِ تَعْذِيبِ الْهِرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنْ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي

باب: جو جانور ستاتا نہ ہو اس کو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو

٦٦٧٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)).

۶۶۷۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے جس کو اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی۔ اس عورت نے اس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔

٦٦٧٦- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ

۶۶۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٧٧-عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۶۶۷۷- ترجمہ وہ ہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اس بلی کو

((عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)).

باندھ دیا تھا۔

٦٦٧٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٦٦٧٨- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٧٩-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا)).

٦٦٧٩-ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ دبلی ہو کر مر گئی۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ

باب: غرور کرنا حرام ہے

٦٦٨٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ)).

٦٦٨٠- ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اس کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اسکی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے میں اس کو عذاب دونگا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے

٦٦٨١- عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَ ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

٦٦٨١- جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی) اعمال لغو کر دیئے۔ (بیکار)۔

(٦٦٨٠) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے۔

مراور ارسد کبریاء و منی   کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

(٦٦٨١) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بے توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط ہو جاتے ہیں اور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کی نیکیاں برائیوں کے سامنے گر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہو گا جس سے وہ کافر ہو گیا ہو گا یا یہ حکم اگلی امتوں کے لیے تھا انتہی

بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

باب: ناتوانوں اور گمنام شخصوں کی فضیلت

٦٦٨٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ))

۶۶۸۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دیوے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

باب: یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے

٦٦٨٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ)) قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ لَا أَدْرِي أَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ.

۶۶۸۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جان کر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

٦٦٨٤- عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۶۸۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ

باب: ہمسائے کا حق

٦٦٨٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ)).

۶۶۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جبرئیلؑ مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔

٦٦٨٦- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۶۸۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٦٨٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

۶۶۸۷- ابن عمرؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

(۶۶۸۲) ☆ یعنی بعض بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے ذلیل اور برے ہیں کہ کوئی دروازہ پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف ہیں کہ خدا جل جلالہ کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے

خاکساران جہاں را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرف اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعض پریشان مو خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور یا مدک یا بھنگ پینے والے ڈاڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

(۶۶۸۵) ☆ یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے کا وارث ہو جاوے گا اس حدیث میں حق ہمسائگی کی نہایت تاکید ہے۔

اللہ ﷺ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِّثُهُ)).

٦٦٨٨- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ)).

٦٦٨٨- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تو گوشت پکاوے تو شوربا زیادہ رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا۔

٦٦٨٩- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي ((إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ)).

٦٦٨٩- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا زیادہ رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ ان کو اس میں سے دے (جانی دوست سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں)۔

بَاب اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا

٦٦٩٠- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ)).

٦٦٩٠- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ۔

بَاب اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ

باب: اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے

٦٦٩١- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ ((اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ)).

٦٦٩١- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی حاجت لے کر آتا ہے تو آپ اپنے ساتھیو سے فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغ کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔

بَاب اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ

باب: نیک صحبت کا حکم

٦٦٩٢- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ

٦٦٩٢- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک

(٦٦٩١) ☆ یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب نہ ضائع کرو سفارش کرو نوویؒ نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرا ہے اسی طرح ناحق کرنے کے لیے۔

(٦٦٩٢) ☆ یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے خالی نہیں اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور

السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))۔

بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مشک والا یا تو تجھے یونہی دے گا (تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اس سے خریدے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا بری بو تجھ کو سونگھنی پڑے گی۔

بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَي الْبَنَاتِ

باب: بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت

٦٦٩٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))۔

۶۶۹۳- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دے دی اس نے وہ کھجور لے کر دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی بعد اس کے رسول اللہؐ تشریف لائے میں نے اس عورت کا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو مبتلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اس کی بیٹیاں ہوں) پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (ان کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کر دے) تو وہ قیامت کے دن اس کی آڑ ہوں گی جہنم سے۔

٦٦٩٤-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَي فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ

۶۶۹۴-ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنی دونوں بیٹیوں کو لیے ہوئے میں نے اس کو تین کھجوریں دیں اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے میں اس کی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو) اس نے اس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کئے مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا

ﷺ ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اس پر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اس کی نجاست منقول ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے۔ انتہی مختصراً

النَّارِ)).

اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

٦٦٩٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

٦٦٩٥- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آویں گے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہو گا قیامت کے دن مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اس کی لڑکیاں ہوں تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہونے پر ان کا نکاح کر دیوے تاکہ حضرتؐ کا ساتھ اس کو نصیب ہو)۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَّمُوْتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ

باب: جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے

٦٦٩٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

٦٦٩٦- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جاویں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے اس وجہ سے اس کا بھی گزر دوزخ پر سے ہو گا پر اور کسی طرح عذاب نہ ہو گا۔)

٦٦٩٧- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ ((فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

٦٦٩٧- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٦٩٨-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ((لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((أَوِ اثْنَيْنِ)).

٦٦٩٨- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جاویں اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جاوے گی ایک عورت بولی یا رسول اللہ ﷺ اگر دو بچے مریں آپ نے فرمایا دو ہی سہی۔

٦٦٩٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ قَالَ

٦٦٩٩- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتیں آپ کی مرد ہی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجئے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں اور آپ ہم کو وہ باتیں

((اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُنَّ مِنْ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ.

سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلائیں آپ نے فرمایا اچھا فلاں دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئیں رسول اللہ ان کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اس کے مر گئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے آپ نے فرمایا اور دو بچے دو بچے دو بچے (یعنی ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

٦٧٠٠–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ)).

٦٧٠٠- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں۔

٦٧٠١– عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يُدْخِلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ)) وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ.

٦٧٠١- ابو حسان سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو انھوں نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور ان کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

٦٧٠٢–عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ.

٦٧٠٢- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٠٣–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ ((دَفَنْتِ ثَلَاثَةً)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَقَدْ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)) قَالَ عُمَرُ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهِ وَقَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ.

٦٧٠٣-ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ لے کر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجئے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے۔

٦٧٠٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ ((لَقَدْ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)) قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرْ الْكُنْيَةَ.

٦٧٠٤- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمایئے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جاوے میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی۔

بَاب إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَبَّبَهُ إِلَى عِبَادِهِ

باب : جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں

٦٧٠٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ)).

٦٧٠٥- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیلؑ محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیلؑ کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں سچ ہے ۔

از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت۔)

٦٧٠٦-عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ.

٦٧٠٦- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

٦٧٠٧- عَنْ أَبِيْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللّٰهَ يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِأَبِيكَ أَنْتَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

٦٧٠٧- ابوصالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبدالعزیز جو حاجیوں کے سردار تھے نکلے لوگ کھڑے ہوگئے ان کے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز کو۔ باپ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پڑ گئی ہے انھوں نے کہا قسم ہے تیرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی میں نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہؐ کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

بَابُ الْاَرْوَاحِ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ

باب: روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں

٦٧٠٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))

٦٧٠٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں پھر جنھوں نے ان میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہے اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

٦٧٠٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

٦٧٠٩- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ ہیں پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی ان میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

بَاب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

باب: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے

٦٧١٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

٦٧١٠- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار

(٦٧٠٨) ☆ پہچان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی۔

أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ حُبَّ اللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)).

نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟ وہ بولا اللہ اور اس کے رسول کی محبت آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھے (گو اور اعمال کم ہوں)۔

٦٧١١–عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا)) فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)).

۶۷۱۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے بہت سامان بیان نہ کیا اور کہا لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اس کے رسول سے۔

٦٧١٢– عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

۶۷۱۲-ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا میں نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

٦٧١٣– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ ((وَمَا أَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ)) قَالَ حُبَّ اللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ.

۶۷۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھے انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ابو بکر اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کیے۔

٦٧١٤–عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ فَأَنَا أُحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ.

۶۷۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧١٥– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا

۶۷۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور

(۶۷۱۲) ☆ نووی نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ ان دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور محبت میں صالحین کی یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو ان کے مثل ہو جائے گا۔ بیت

احب الصالحین ولست منهم   لعل الله یرزقون صلاحاً

وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنْ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)).

رسول اللہ ﷺ دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہم کو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یارسول اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے کیا سامان تیار کیا ہے قیامت کے لیے یہ سن کر وہ شخص دب گیا پھر بولا یارسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔

٦٧١٦– عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

۶۷۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧١٧– عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۷۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧١٨– عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)).

۶۷۱۸- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یارسول اللہؐ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔

٦٧١٩– عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۷۱۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٢٠– عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ.

۶۷۲۰- ابوموسیٰ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

بَابُ الثَّنَاءِ عَلَى الصَّالِحِ لَا تَضُرُّهُ

باب: نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے

٦٧٢١– عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنْ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ.

۶۷۲۱-ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

٦٧٢٢–عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ.

۶۷۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کے مسائل

٦٧٢٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)).

٦٧٢٣- عبداللہؓ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور آپ سچے ہیں سچے کئے ہوئے بے شک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہوگا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا جئے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہوگا یا بدبخت (دوزخی) ہوگا سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بے شک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔

(٦٧٢٣) ☆ اس حدیث میں انسان کی ابتداء انتہاء اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے اس کے سمجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا جالینا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ بخیر ہو بعض نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی میں عیش کرنی چاہیے ضعیفی میں توبہ کرلیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ

٦٧٢٤–عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ((إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) و قَالَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ ((أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا)) وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى ((أَرْبَعِينَ يَوْمًا)).

۶۷۲۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٧٢٥– عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ)).

۶۷۲۵- حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے جب وہ بچہ دانی میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے اے رب اس کو بد بخت لکھوں یا نیک بخت پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے پھر کہتا ہے مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اس کا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی۔

٦٧٢٦–عَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ فَأَتَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ

۶۷۲۶- عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بد بخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پاوے عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود سے یہ سن کر رسول اللہؐ کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہوگا حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے فرماتے تھے جب نطفے پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض

ف ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ "ہمیں نفس نفس واپسیں بود" الٰہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین۔ (تحفۃ الاخیار)

وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ)).

کرتا ہے اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کوئی نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔

٦٧٢٧-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ.

٦٧٢٧- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٧٢٨- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ ((إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ)) قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا.

٦٧٢٨- ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک یوں ہی رہتا ہے پھر فرشتہ اس پر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اس کو پتلا بناتا ہے وہ کہتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو گا یا عورت پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد کرتا ہے اے پروردگار یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتا ہے یا ناقص پھر کہتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے اس کے اخلاق کیسے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو بد بخت کرتا ہے یا نیک بخت۔

٦٧٢٩-عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِإِذْنِ اللَّهِ لِبِضْعٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

٦٧٢٩- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک فرشتہ جو مؤکل ہے رحم پر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے چالیس پر کئی راتوں کے بعد پھر بیان کیا وہی جو گزرا۔

٦٧٣٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ

٦٧٣٠- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے اے رب ابھی نطفہ ہے اے رب اب لہو کی پھٹکی ہے اے رب اب گوشت کی بوٹی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہے یا عورت نیک ہے یا بد اس

أُنْثَى شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ))۔

کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا جاتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں۔

۶۷۳۱ -عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى

۶۷۳۱- حضرت علیؓ سے روایت ہے ہم بقیع میں تھے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ اتنے میں رسول اللہؐ تشریف لائے آپ بیٹھے ہم آپ کے گرد بیٹھے آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں کرنے لگے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا اللہ نے ٹھکانہ لکھ دیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہؐ پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ نے فرمایا جو نیک بختوں میں سے وہ نیکوں کا کام شتابی کرے گا اور جو بد بختوں میں سے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

(۶۷۳۱) ☆ اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بے فائدہ چیز ہے حضرتؐ نے فرمایا تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اس واسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ہر ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا۔ غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید سمجھ نہیں سکتی اکثر بہک جاتی ہے۔ کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تقدیر کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس یعنی تقدیر کا بھید دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپؐ نے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس کوشش کے اپنی تدبیر پر غرور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسا رکھے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں وہ لطف

وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى.

سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا) سو اس پر ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ۔

٦٧٣٢- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَأَخَذَ عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

٦٧٣٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٣٣- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((**مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ**)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ

٦٧٣٣- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا ٹھکانا معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا

ﷺ جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ضروری ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہم ان سے یوں بحث کرتے ہیں بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اس کے بعد ہوا کرے زہر کھاتے ہیں پر نہیں مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے تعفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہیں ہوتا پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہیں ہوتی پانی اور ہوا دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہیں مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہیں مثلاً انگارے ہمیشہ نہیں جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہیں یا بھیگی لکڑی جلائیں تو نہیں جلاتے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک مانع موجود ہے ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سوا اس مانع کے اور بھی سینکڑوں موانع نکلتے آتے ہیں پھر اکیلی نار جلانے کی سبب کیونکر ٹھہری اور موانع اس قدر غیر محصور ہیں کہ ان کا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اس کا ہونا موقوف ہے اس کے سبب کے ہونے پر پھر اس کا ہونا اس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان غیر متناہی میں کیونکر پائے جا سکتے ہیں اب اگر زمانہ ازل میں غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب بالغیر ہے اور اس کا سبب بھی واجب بالغیر ہو گا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدوں واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدوں ما بالذات کے پایا جاوے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور سارے اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور یہی عین ایمان ہے۔

((لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى.

جہنم میں۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم عمل کیوں کریں بھروسا نہ کرلیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی **فاما من اعطی واتقی**۔ (جس کا ترجمہ اوپر مذکور ہوا)

٦٧٣٤—عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

٦٧٣٤- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٧٣٥— عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ أَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ ((**لَا بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ**)) قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ ((**اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ**)).

٦٧٣٥- جابرؓ سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ہمارا دین بیان کیجئے گویا ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہوگئی یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ قرار نہیں پایا) آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہوچکی سراقہ نے کہا پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابوالزبیر نے کچھ بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے پوچھا (لوگوں سے کیا کہا) انھوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا۔

٦٧٣٦—عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ**)).

٦٧٣٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے اس کا کام آسان کیا گیا ہے۔

٦٧٣٧— عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ ((**كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ**)).

٦٧٣٧- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (خداوند تعالیٰ کو) آپ نے فرمایا ہاں لوگوں نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شخص کیلئے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کیلئے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام ہو رہے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا

ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی بہ تقدیر الٰہی ہیں اور عذاب و ثواب اس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہم کو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں)۔

٦٧٣٨- عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

٦٧٣٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٣٩- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللَّهِ وَمِلْكُ يَدِهِ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَحْزِرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي

٦٧٣٩- ابوالاسود دیلی سے روایت ہے مجھ سے عمران حصینؓ نے کہا تو کیا سمجھتا ہے آج جس کیلئے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہؐ کی حدیث سے اور حجت سے میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی عمران نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا (اس لیے کہ خدائے تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا ظلم نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے البتہ پوچھ سکتے ہیں عمران نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے میں نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤں دو شخص مزینہ کے رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کیا فرماتے ہیں آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اس کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کی رو سے جس کو پیغمبر لے کر آئے اور ان پر حجت ثابت ہو چکی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق

كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)) وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا .

اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا اس کو پھر بتادی اس کو برائی اور بھلائی۔

٦٧٤٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

٦٧٤٠-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔

٦٧٤١-عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

٦٧٤١- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے۔

بَاب حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام

باب: حضرت آدم اور حضرت موسیٰؑ کا مباحثہ

٦٧٤٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ

٦٧٤٢-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ ہو تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا (درخت کھاکر) حضرت آدم نے کہا تم موسیٰ ہو تم کو اللہ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور تورات

(٦٧٤٢) ☆ اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس مقام پر اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے ابو حنیفہؒ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے امام نووی نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بے شک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو ید کا ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کا ترجمہ منہ سے اور عین کا ترجمہ آنکھ سے اور قدم کا پاؤں سے کر سکتے ہیں اور نہیں اختلاف کیا اس میں مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہیں کرتا سلف کے اقوال میں اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتہاء فی الاستواء میں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے

عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا خَطَّ وَ قَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ.

تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدمؑ بحث میں غالب آئے موسیٰؑ پر۔

٦٧٤٣–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ)).

٦٧٤٣- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بحث کی آدم اور موسیٰؑ نے تو آدم موسیٰ پر غالب ہوئے موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جنھوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے ان کو نکالا آدمؑ نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسیٰ نے کہا ہاں آدم نے کہا تو پھر مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا۔

٦٧٤٤– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى)) الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ

٦٧٤٤- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰؑ نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ کہ عبادت کا اور سلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو

لا ہے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور حدیث معراج میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں ہوا ہو اور انھوں نے خدا سے دعا کی ہو کہ ان کو حضرت آدمؑ سے ملا دیں اور یہ جو حضرت آدم نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تورات شریف میں لکھا ہے کیونکہ تورات حضرت آدمؑ کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو حکم الٰہی میں تھی وہ تو ازلی ہے۔ (نووی)

(٦٧٤٣) ☆ نووی نے کہا کہ اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پھر یہی جواب دے جو حضرت آدم نے دیا تو کیا اس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہے گی جواب یہ ہے کہ نہیں جاوے گی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو دار التکلیف ہے اور آدمؑ تو مر چکے تھے اور ان کا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھا اس وجہ سے ان پر ملامت نہ رہی۔

بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللَّهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ ((مُوسَى بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا)) وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى ((قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى)).

جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا آدمؑ نے کہا تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا حضرت موسیٰ نے کہا چالیس برس پہلے آدمؑ نے کہا تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدم نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھٹک گیا حضرت موسیٰ نے کہا کیوں نہیں میں نے پڑھا ہے حضرت آدم نے کہا پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا رسول اللہؐ نے فرمایا تو آدم غالب آئے موسیٰ پر۔

٦٧٤٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى)).

٦٧٤٥– ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا رسالت اور کلام سے پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو حضرت آدم غالب ہوئے موسیٰ پر۔

٦٧٤٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

٦٧٤٦– ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٤٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

٦٧٤٧– مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٧٤٨–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كَتَبَ اللَّهُ

٦٧٤٨– عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی

(٦٧٤٨)☆نوویؒ نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ کہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے اس کی کوئی ابتداء نہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ تعالیٰ

مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ))۔

تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا۔

٦٧٤٩- عَنْ أَبِي هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

٦٧٤٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پانی پر عرش ہونے کا بیان نہیں ہے۔

بَابُ تَصْرِيفِ اللهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ

باب: دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں

٦٧٥٠- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ))۔

٦٧٥٠- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار ان کو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا یا اللہ دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھرا دے اپنی اطاعت پر۔

بَابُ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

٦٧٥١- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))۔

٦٧٥١- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایا وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

اور اس کے رسول نے نہیں دی۔

(٦٧٥٠) ☆ یعنی انسان کا دل بھی اس کے قابو میں نہیں وہ بھی خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی خداوند کی طرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ قرآن میں فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جب تک خداوند تعالیٰ نہ چاہے یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان کی کیفیت کا علم خدا کو ہے بے شک خدا کی انگلیاں ہیں جیسے اس کے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہم کو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنھوں نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہو گا قرآن میں صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں اور حدیث میں اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے۔

٦٧٥٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ.

۶۷۵۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اتری جس دن گھسیٹے جاویں گے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جائے گا چکھو جہنم کا لگنا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے اندازے پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)۔

بَابُ قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهِ

باب: انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا

٦٧٥٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ)) قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

۶۷۵۳- ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لمم کے معنی وہ ہیں جو ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونے والا ہے تو زنا آنکھوں کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کا باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کا خواہش کرنا ہے اور فرج ان کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا۔

٦٧٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ)).

۶۷۵۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور چھونا ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرم گاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔

(۶۷۵۳) ☆ یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنائیں بھی ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقتاً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس لمم کو بخش دے گا اور بعضوں نے کہا لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آوے لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

بَاب مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ

باب: بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان

٦٧٥٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ الْآيَةَ.

٦٧٥٥- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا پھر ابوہریرہ کہتے تھے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو **فطرة الله التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق الله** یعنی اللہ کی پیدائش کو جس پر بنایا لوگوں کو اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی۔

٦٧٥٦-عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ)).

٦٧٥٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ يَقُولُ اقْرَءُوا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ.

٦٧٥٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٥٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

٦٧٥٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا۔

(٦٧٥٨)☆ آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں لے جائے چاہے جہنم میں بچوں کے باب میں جو بلوغت سے پہلے مر جاویں علماء کا اختلاف ہے نوویؒ نے کہا مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں

٦٧٥٩– عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ)).

٦٧٥٩- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے لگے۔

٦٧٦٠– عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنْتِجُونَ الْإِبِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ ((اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)).

٦٧٦٠- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی جیسے اونٹ جنتے ہیں کوئی ان میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے؟ بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بچہ بچپنے میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے۔

٦٧٦١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)).

٦٧٦١- ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچے کو جب اس کی ماں جنتی ہے تو شیطان اس کی کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان ٹھونسا نہ دے سکا۔

٦٧٦٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ ((اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)).

٦٧٦٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ بڑے ہو کر کیا عمل کرتے۔

ﷺ ہیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا۔

٦٧٦٣– عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

۶۷۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٦٤–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۶۷۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٦٥–عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((**اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ**)).

۶۷۶۵- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٦٧٦٦– عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا**)).

۶۷۶۶- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ لڑکا جس کو حضرت خضرؑ نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا۔

٦٧٦٧– عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**أَوَ لَا تَدْرِينَ أَنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهَذِهِ أَهْلًا وَلِهَذِهِ أَهْلًا**)).

۶۷۶۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔

٦٧٦٨– عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ طُوبَى لِهَذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ ((**أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي**

۶۷۶۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک بچے کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چڑیوں میں ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت

(۶۷۶۶) ☆ یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اس کی تقدیر میں خداوند تعالیٰ نے یہ لکھ دیا تھا کہ وہ بچپن میں مارا جاوے گا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا اور اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہو گا کہ اگر یہ نہ مارا جاوے گا تو کافر ہو جاوے گا۔

أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ)).

میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایاان کو جہنم کے لیے بنایااور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

٦٧٦٩–عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

٦٧٦٩- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ الْأَجَلُ وَالرِّزْقُ لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَنِ الْقَدَرِ

باب: عمراور روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی

٦٧٧٠– عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ ((اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَأَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ)) قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ ((إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ)).

٦٧٧٠- عبداللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہایااللہ مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیانؓ اور میرے بھائی معاویہ سے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہوگئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچاوے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یاافضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کااور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہوگئے تھے آپ نے فرمایاجولوگ بندر اور سور ہوگئے تھے ان کی نسل یااولاد نہیں ہوئی اور بندر اور سور تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔

٦٧٧١–عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا ((مِنْ

٦٧٧١- ترجمہ وہی جو گزرا۔

(٦٧٧٠) ☆ یعنی عمراور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اس کے لیے دعا کرنا فضول ہے دعااپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیاہے کہ ناتاملانے سے عمر بڑھتی ہے اس کی تاویل اوپر گزر چکی اور شاید وہ عمر بڑھتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اس کو گھٹا اور بڑھادیتا ہو لیکن جو علم الٰہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ یاان کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے مراد ان سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ سب تین روز میں ہلاک ہوگئے تھے ان کی نسل نہیں چلی اب جو بندر اور سور موجود ہیں یہ حیوان ہیں جن کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیامیں چلی آتی ہے۔ (نووی مختصراً)

عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

٦٧٧٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّكِ سَأَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ)).

۶۷۷۲- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہؐ سے اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تو نے اللہ سے ان باتوں کے لیے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں بٹی ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو بچاوے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندر اور سور ان لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور تو ان لوگوں سے پہلے موجود تھے۔

٦٧٧٣- عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ أَيْ نُزُولِهِ.

۶۷۷۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ

باب: تقدیر پر بھروسا رکھنے کا حکم

٦٧٧٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)).

۶۷۷۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جس کا ایمان قوی ہو اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتا ہو آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے حرص کر ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں کام دیں گے) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت مت ہار اور جو تجھ پر کوئی مصیبت آوے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا ایسا کرتا تو یہ مصیبت کاہے

کو آتی لیکن یوں کہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا کیا اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے (یعنی جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اس کے حکم سے ہے اس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے اور جو اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے۔)

☆ ☆ ☆

كِتَابُ الْعِلْمِ
علم کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ

٦٧٧٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ**)).

٦٧٧٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ

باب: قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں ان میں کھوج کرنا منع ہے

٦٧٧٥- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی پروردگار وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں مضبوط ہیں (محکم) وہ تو جڑ ہیں کتاب کی اور بعض متشابہ (گول گول یا چھپے مطلب کی) پھر جن لوگوں کے دل میں گمراہی ہے وہ کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا فساد چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر سب آیتیں ہمارے پروردگار کے پاس سے آئی ہیں اور نصیحت وہی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے بتلایا۔

٦٧٧٦- عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں

(٦٧٧٥) ☆ متشابہ کے معنی میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں بعض کہتے ہیں کہ متشابہ ان حرفوں کا نام ہے جو اوائل سورہ ہیں جیسے الم اور المر اور کہیعص ان کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بھی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعضوں نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہیں اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعضوں نے کہا متشابہ مشترک الفاظ ہیں جیسے قرء اور لمس وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتیں متشابہ ہیں جن کے ظاہری معنی سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کی محتاج ہیں امام فخر الدین رازی نے کہا کہ ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب کی آیتوں کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتوں کو متشابہ بتلاتا ہے بہر حال محکم اور متشابہ کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور ہم نے اس کی تفصیل انتہاء فی الاستواء میں کی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گمراہوں اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کھوج کرے لوگوں کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کھوج نہیں ہے پھر جو فساد کے لیے پوچھے اس کو جواب نہ دیں بلکہ سزا دیں جیسے حضرت عمرؓ نے صبیغ بن عسل کو سزا دی۔

عَنْهُمَا قَالَ هَجَّرْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ ((إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ)).

سویرے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے (جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے (نووی)۔

٦٧٧٧- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا)).

۶۷۷۷- جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔

٦٧٧٨-عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا)).

۶۷۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٧٩-عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا)).

۶۷۷۹- ابو عمران نے کہا جندب رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب فِي الْأَلَدِّ الْخَصِمِ

باب: بڑا جھگڑالو کون؟

٦٧٨٠-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)).

۶۷۸۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہو۔

(۶۷۷۷) ☆ یعنی قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آوے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جانے کا۔

(۶۷۸۰) ☆ ناحق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حق بات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

بَاب اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان

٦٧٨١- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ آلْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ)).

٦٧٨١- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں تم بھی ان کے ساتھ گھسو گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں آپ نے فرمایا اور کون ہیں؟

٦٧٨٢-عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٦٧٨٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٨٣- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

٦٧٨٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٧٨٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا)).

٦٧٨٤- عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تباہ ہوئے بال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تعصب کرنے والے) تین بار یہ فرمایا۔

(٦٧٨١) ☆ نوویؒ نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو شک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے خصوصاً حیدر آباد اور علی گڑھ وغیرہ کے مسلمانوں نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی کیا کھانے میں کیا پینے میں کیا پہننے میں یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے افسوس اس پر ہے کہ ان بے دینی اور بے حمیتی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتوں میں ان کی تقلید کرتے ان کا سا اتفاق ان کی سی اولوالعزمی ان کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس اور وضع اور اکل و شراب میں جو ایک آسان امر ہے ان کی مشابہت کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے جس کو بلاوجہ چھوڑنا انتہاء درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے عقل مندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑھتی مسجدیں آباد ہوتیں مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جس پر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیوں کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ جدھر جا رہے ہیں یہ راہ ترقی اور فلاح و بہبود کی نہیں ہے ترقی ان کی جس زمانے میں ہوئی تھی اس کی تاریخ حدیث کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور صحابہ رسول اللہ ﷺ کی روش اختیار کریں۔

بَاب رَفْعِ الْعِلْمِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

باب: آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا

٦٧٨٥- عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا)).

٦٧٨٥-انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں ہے کہ علم اٹھ جاوے گا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جاویں گے) اور جہالت قائم ہو جائے گی یا پھیل جاوے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہو گا۔

٦٧٨٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ)).

٦٧٨٦-انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہؐ سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جاوے گا اور جہالت پھیل جاوے گی اور زنا کھلم کھلا ہو گا اور شراب پی جاوے گی اور مرد کم ہو جاویں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہو گا جو ان کی خبر گیری کرے گا (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے) اور عورتیں رہ جاویں گی۔

٦٧٨٧-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

٦٧٨٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٨٨-عَنْ عَبْدِاللهِ وَ أَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ)).

٦٧٨٨- عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے جن میں علم اٹھ جاوے گا اور جہالت اترے گی اور کشت و خون بہت ہو گا۔

(٦٧٨٥) ☆ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے حدیث و تفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے اور اب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہے۔ فواحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاحول ولا قوۃ یا اللہ اب اپنے رسولؐ کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کرے۔

٦٧٨٩- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ.

٦٧٨٩- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٩٠-عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٦٧٩٠- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٧٩١- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

٦٧٩١- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٧٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ**)) قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ ((**الْقَتْلُ**)).

٦٧٩٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہو جاوے گا زمانہ اور اٹھالیا جاوے گا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جاوے گا) اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالی جاوے گی (لوگ زکوۃ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہو گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا کشت و خون۔

٦٧٩٣-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ**)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

٦٧٩٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٩٤-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ**)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا.

٦٧٩٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٩٥-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشُّحُّ.

٦٧٩٥- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے۔

٦٧٩٦-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

٦٧٩٦- عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہؐ

(٦٧٩٢) ☆ یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں کے دلوں سے سلب ہو جاوے گا بلکہ عالم مر جاویں گے اور جاہل رہ جاویں گے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہووے اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہو نگے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو ظ

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)).

فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاوے گا کہ عالموں کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنالیویں گے وہ بن جانے فتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

٦٧٩٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ.

٦٧٩٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی حدیث نے کہا میں نے ایک سال بعد دوبارہ عبداللہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بلکہ اسی طرح بیان کیا۔

٦٧٩٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

٦٧٩٨- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٧٩٩- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاءَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

٦٧٩٩- عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہا اے بھانجے میرے مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو ہمارے اوپر گزریں گے حج کے لیے تم ان سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انھوں نے رسول اللہؐ سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں ان سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انھوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیں عروہ نے کہا ان باتوں میں یہ بھی

(ف) ایک اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لاحول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت کرے ہندوستان میں اس وقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سو جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان[1] بہادر کے اللہ تعالیٰ ان کی عمر و اقبال میں برکت دیوے ان کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو للہ تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ان کی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور ان کے لیے دعائے خیر کرنا چاہیے آمین یارب العالمین۔

[1] آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت میں جگہ فراخ کرے۔ آمین مصحح

وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ)) وَيُضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاءَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ.

ایک حدیث تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لے گا لیکن عالموں کو اٹھالے گا ان کے ساتھ علم بھی اٹھ جاوے گا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جاویں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دینے گے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کریں گے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے بیان کی انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمرو کو شبہ نہ ہوا ہو یا انھوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اس کو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی ہے عروہ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا جا عبداللہ بن عمرو سے مل پھر ان سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انھوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا میں پھر عبداللہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انھوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے حضرت عائشہؓ سے یہ بیان کیا تو انھوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور انھوں نے اس حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہؓ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید ان کو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی انھوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)۔

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

باب: جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے

٦٨٠٠- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ

٦٨٠٠- جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ کچھ گنوار لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کمبل پہنے ہوئے تھے آپ نے ان کا برا حال

(٦٨٠٠) ☆ خلاصہ و مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی رواج دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ ☜

صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ**)).

دیکھا اور ان کی محتاجی دریافت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک کہ اس بات کا رنج آپ کے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپوں کی لے کر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ تار بندھ گیا (صدقے اور خیرات کا) آپ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جاوے گا اور عمل کرنیوالوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

٦٨٠١- عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ.

٦٨٠١- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٦٨٠٢- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ**)) ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ.

٦٨٠٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٨٠٣- عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

٦٨٠٣- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٨٠٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

٦٨٠٤- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاوے اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاوے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

ف: جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دیویں اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑیں (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اس کا یہی حکم ہے خواہ لوگ اس کی زندگی میں اس پر عمل کریں یا اس کے مرنے کے بعد ہر طرح اس کو ثواب پہنچے گا۔

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل

بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى

٦٨٠٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)).

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

٦٨٠٥- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے گمان اور اٹکل کے ساتھ نووی نے کہا یعنی بخشش سے اور قبول سے اسکے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا

(٦٨٠٥) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنے والوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں الخ نووی نے کہا یہ احادیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اس کا یہ ہے کہ جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت کا دریا اس پر بہا دیتا ہوں غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا اجر دیتا ہوں انتہی نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے (وهو معكم اينما كنتم) علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے۔

٦٨٠٦–عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا)).

٦٨٠٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں ہاتھ اور باع کا ذکر نہیں ہے۔

٦٨٠٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللّٰهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ)).

٦٨٠٧- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں ایک باع بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باغ بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔

٦٨٠٨– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ ((سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ)).

٦٨٠٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ایک پہاڑ پر گزرے جس کو جمدان (بضم جیم وسکون میم) کہتے تھے آپ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد۔ لوگوں نے عرض کیا مفرد کون ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔

بَابٌ فِي أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

٦٨٠٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ ((أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا)).

٦٨٠٩- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لیوے وہ جنت میں جاوے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو۔

(٦٨٠٩) ☆ امام ابوالقاسم قشیری نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسمّٰی ہے اس واسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسماء ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وللہ الاسماء الحسنیٰ خطابی نے کہا سب میں مشہور اللہ ہے کیونکہ اور سب اسماء اللہ کی طرف نسبت دیے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے ابوالقاسم طبری نے کہا سب اسم اللہ کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ روف اور کریم اللہ کے نام ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ روف یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ اس حدیث میں اسمائے الٰہی کا حصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو جو کوئی یاد کر لے گا وہ جنت میں جاوے گا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعیین ان اسماء کی مختلف فیہ ہے اور بعضوں نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعضوں نے کہا دعا کرنا ان ناموں سے اور بعضوں نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عباد تیں طاق ہیں جیسے پانچ نماز

٦٨١٠-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ))

٦٨١٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

بَاب الْعَزْمِ بِالدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ إِنْ شِئْتَ

باب: یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو

٦٨١١- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ)).

٦٨١١- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے یعنی یوں کہے یااللہ بخش دے مجھ کو اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخش دے مجھ کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے پس بندے کو یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے۔

٦٨١٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعْزِمْ الْمَسْأَلَةَ وَلْيُعَظِّمْ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ.

٦٨١٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یااللہ بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جس کو وہ دیوے۔

نمازیں تین بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق بھی تین ہیں سات بار رومی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصراً) حصن حصین میں یہ ننانوے نام یوں مذکور ہیں)

هو الله الذى لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المومن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارى المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلى الكبر الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوى المتين الولى الحميد المحصى المبدى المعيد المحى المميت الحى القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاهر الباطن الوالى المتعالى البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذوالجلال والاكرام المقسط الجامع الغنى المغنى المانع الضار النافع النور الهادى البديع الباقى الوارث الرشيد الصبور۔

٦٨١٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ))

۶۸۱۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یااللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے یااللہ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

باب: موت کی آرزو کرنا منع ہے

٦٨١٤- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي)).

۶۸۱۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر آوے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے یااللہ جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو۔

٦٨١٥-عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ)).

۶۸۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٨١٦-عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ)).

۶۸۱۶- نضر بن انسؓ سے روایت ہے انسؓ ان دنوں زندہ تھے کہ انسؓ کہتے تھے اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

٦٨١٧- عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

۶۸۱۷- قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انھوں نے سات داغ لگائے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہؐ نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا۔

٦٨١٨- عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۸۱۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٨١٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ

۶۸۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم میں سے مرجاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کو

(۶۸۱۶) ☆ نوویؒ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضائے الٰہی سے راضی رہے۔

إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا)).

عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ

باب: جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے

٦٨٢٠- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ)).

۶۸۲۰- عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

٦٨٢١-عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۸۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٢٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ فَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ)).

۶۸۲۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اس کا آخر وقت آجاتا ہے) خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاصی پانا) اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر جب (آخیر وقت آتا ہے) اس کو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

٦٨٢٣-عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۸۲۳- مذکورہ بالا حدیث ابو قتادہؓ سے بھی مروی ہے۔

٦٨٢٤-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللهِ)).

۶۸۲۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

٦٨٢٥-عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ.

۶۸۲۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٨٢٦–عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ)) قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ)) وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ.

۶۸۲۶- شریح بن ہانی سے روایت ہے ابوہریرہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے میں یہ حدیث ابوہریرہؓ سے سن کر حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور کہا اے ام المومنین ابوہریرہ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی رسول اللہؐ سے اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہوگئے انھوں نے کہا رسول اللہؐ کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہے میں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہؓ نے کہا بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جاویں اور دم رک جاوے سینہ میں اور رروئیں بدن پر کھڑی ہو جاویں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جاویں (یعنی نزع کی حالت میں) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

٦٨٢٧–عَنْ مُطَرِّفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ.

۶۸۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٢٨–عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ))

۶۸۲۸- ابوموسیٰ نے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بَاب فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

٦٨٢٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۲۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس

((إِنَّ اللهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي)).

ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلاوے۔

٦٨٣٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)).

٦٨٣٠- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

٦٨٣١- عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((إِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)).

٦٨٣١- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٣٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)).

٦٨٣٢- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندوں کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک۔

٦٨٣٣- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ

٦٨٣٣- ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا

(٦٨٣٠) ☆ یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی۔

(٦٨٣٣) ☆ سبحان اللہ مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولیٰ میرے آقا میرے سید میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں لله

سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً))۔

ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا۔

٦٨٣٤–عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَهُ ((عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ))

۶۸۳۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَاب كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا

باب: دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے

٦٨٣٥– عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۶۸۳۵- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ نے اس سے فرمایا تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولا ہاں میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کرلے رسول اللہؐ نے فرمایا سبحان اللہ تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ خدا کا عذاب اٹھا سکے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا یا اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچالے جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے اس کے لیے دعا کی اللہ

؎ میرے خداوند جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی عزت سمجھتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیرے برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں مانگوں غلاموں کی کیوں عبادت کروں عبادت کے لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوا تیرے۔

(۶۸۳۵) ☆ یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کر دیوے بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر برداشت کر سکتا ہے اے میرے مالک تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں میرا دل کیسا کمزور ہے میں ذرا سی بیماری او ردکھ درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقہ سے اپنے اس غلام کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ میں تیرے صدقے مجھ کو بچالے دنیا اور آخرت دونوں کے صدموں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دکھ اور درد اور بیماری اور عذاب سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوا تیری پناہ کے اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے۔

قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ)).

عزوجل سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

٦٨٣٦- عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ.

٦٨٣٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٣٧- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ.

٦٨٣٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ نے دعا کی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔

٦٨٣٨-عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

٦٨٣٨- مذکورہ بالا حدیث حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ

باب: ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت

٦٨٣٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي

٦٨٣٩- ابوہریرہؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں جن کو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھا لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ ان مجلسوں سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار جل و علا ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے زمین میں ہو کر وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور تیری بڑائی کر رہے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں اور تجھ سے

(٦٨٣٩) ☆ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے بجز چند جہمیوں اور پچھلے کٹھ ملاؤں کے جو منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔

نیز اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے ہیں اور اس کی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اس کو پہچان لیتے ہیں۔ (نووی مختصراً)

قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ)).

کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کیا انھوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں انھوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا ان کا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری آگ سے اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے کیا انھوں نے آگ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو ان کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری بخشش چاہتے ہیں پروردگار فرماتا ہے (صدقے اس کے کرم اور فضل و عنایت کے) میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے مالک ہمارے ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے وہ ادھر سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا پروردگار فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بدنصیب نہیں ہوتا۔

بَابُ اَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب: آپؐ اکثر کون سی دعا کرتے

۶۸۴۰—عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ

۶۸۴۰- عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کونسی دعا زیادہ مانگتے انسؓ نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے **اللھم اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار** اور انسؓ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

(۶۸۴۰) ☆ یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بہت پڑھتے۔

بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ.

بھی یہ دعا ملا لیتے۔

٦٨٤١- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

۶۸۴۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکثر آپ کی یہ دعا تھی ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اے مالک ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا لے آگ کے عذاب سے۔

بَاب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ

باب: لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت

٦٨٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنْ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

۶۸۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ایک دن میں سو بار تو اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے دس بردے (غلام) آزاد کئے اور سو نیکیاں اس کی لکھی جاویں گی اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جاویں گی اور شیطان سے اس کو بچاؤ رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لاوے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سبحان الله وبحمده دن میں سو بار کہے اس کے گناہ میٹ دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

٦٨٤٣-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)).

۶۸۴۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو اور شام کو سبحان الله وبحمده سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آوے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔

٦٨٤٤-عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ

۶۸۴۴- عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسماعیلؑ کی اولاد

وَلَدِ إِسْمَعِيلَ.

سے آزاد کرایا۔

٦٨٤٥–عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

٦٨٤٥- عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ نے سنی انھوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٦٨٤٦-- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)).

٦٨٤٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں **سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم**۔

٦٨٤٧-- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)).

٦٨٤٧- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں **سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر** تو یہ مجھ کو زیاہ پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

٦٨٤٨-- عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ ((قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)) قَالَ مُوسَى أَمَّا عَافِنِي فَأَنَا أَتَوَهَّمُ وَمَا أَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى.

٦٨٤٨- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتایئے جس کو میں کہا کروں آپ نے فرمایا یہ کہا کر **لا اله الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا و الحمد لله كثيرا و سبحان الله رب العالمين لا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم** وہ گنوار بولا ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے بتائیں آپ نے فرمایا کہ **اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني** موسیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ **عافني** کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

٦٨٤٩–عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)).

٦٨٤٩- ابومالک اشجعی سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو یہ سکھلاتے **اللّٰهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني**۔

٦٨٥٠–عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ

٦٨٥٠- وہی ہے اس میں یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول

الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)).

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی و عافنی وارزقنی۔

٦٨٥١– عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلْ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ)).

٦٨٥١– ابومالک اشجعی سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں آپ نے فرمایا کہہ اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی۔ اور آپ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کرلیں صرف انگوٹھا رہ گیا آپ نے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے تیرے لیے اکٹھا کردیں گے۔

٦٨٥٢– عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)).

٦٨٥٢– سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے پوچھا کیونکر ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرے گا آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹائے جائیں گے۔

بَابُ فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ

باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

٦٨٥٣–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

٦٨٥٣– ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دیوے (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور

(٦٨٥٣) ☆ یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اس کو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے۔ تم

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)).

آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنی علم دین خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھاویں تو ان پر خدا کی رحمت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آوے گا۔

٦٨٥٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَحْبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ.

۶۸۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٥٥ - عَنْ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)).

۶۸۵۵- ابو مسلم سے روایت ہے انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہؐ پر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھ کر ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

٦٨٥٦ - عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۸۵۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٨٥٧ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

۶۸۵۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے معاویہؓ نے مسجد میں

ف: مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہو گا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے۔

(۶۸۵۷) ☆ زہے قسمت ان لوگوں کی مالک نے ان کی یاد کی اور ان کی خوبی بیان کی غلام کے لیے اس سے زیادہ کونسی نعمت ہو گی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اس کی ثناء اور صفت بیان کرے یا اللہ اپنے فضل اور کرم سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر برے ہیں یا بھلے تیرے

عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللَّهِ ((مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ))۔

ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو معاویہؓ نے کہا تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لیے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہؐ کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہؐ اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل وعلا کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا آپ نے فرمایا قسم اللہ کی تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کے لیے وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیلؑ آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔

لے تیرے بندے اور غلام ہیں سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی بیماری سے تندرست کرنیوالا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہماری نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا اور سب عبادتیں تیرے ہی لیے اور تجھی سے ہیں سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سوا تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں پس رحم کر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے رب اور اے مولیٰ اپنے قصوروار غلاموں پر تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جس کو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بیچارے گناہوں کے مارے قصوروں میں دبے ہوئے خطاؤں سے لدے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہے سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہم نے جو کام کئے ہیں تو ان کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہم کو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک ہمارے ہم سراسر تقصیروار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے پھر ایسے محتاج بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے اور کون ان کو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنے والا ہے تو ہی مالک ہے۔

بَاب اسْتِحْبَابِ الِاسْتِغْفَارِ وَالِاسْتِكْثَارِ مِنْهُ

۶۸۵۸- عَنْ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)).

باب: خدا سے مغفرت مانگنے کی فضیلت

۶۸۵۸- اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔

بَابُ التَّوْبَةِ

۶۸۵۹- عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ)).

۶۸۶۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)).

باب: توبہ کا بیان

۶۸۵۹- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔

۶۸۶۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اس کو معاف کرے گا- (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح جاں کنی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

۶۸۶۲-عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

باب: آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے

۶۸۶۲- ابوموسیٰ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر تکبیر کہنے لگے آپ نے فرمایا اے

(۶۸۵۸) ☆ نوویؒ نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کی فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کی فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حسنات الابرار سیات المقربین اور بعضوں نے کہا ہے اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے محاسبی نے کہا انبیاء اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہی مختصراً

(۶۸۵۹) ☆ نووی نے کہا اوپر آپ کے استغفار کی وجہ گزر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ گناہ سے باز آوے دوسرے اس پر نادم ہو تیسرے عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اس سے معاف کرالیوے۔ انتہی

فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

لوگو! نرمی کرو اپنی جانوں پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اس کو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی علم اور احاطہ سے نووی) ابو موسیٰ نے کہا میں آپ کے پیچھے تھا اور میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں میں نے عرض کیا بتلائیے یارسول اللہؐ آپ نے فرمایا کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے خدائے تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

٦٨٦٣– عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٦٨٦٣- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٨٦٤– عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا)) قَالَ فَقَالَ ((يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

٦٨٦٤-ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی ٹیکرے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

٦٨٦٥–عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

٦٨٦٥- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٨٦٦– عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ.

٦٨٦٦-ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔

(٦٨٦٤) ☆ نوویؒ نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول ہیں پھر وہ جہمیوں کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہے جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے۔

٦٨٦٧– عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ أَحَدِكُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

٦٨٦٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔

٦٨٦٨– عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

٦٨٦٨- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے میں نے عرض کیا بتلایئے آپ نے فرمایا کہ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ**۔

بَابُ الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ

باب: دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان

٦٨٦٩– عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ ((قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)).

٦٨٦٩- ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک دعا سکھلایئے جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں آپ نے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوا تیرے تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

٦٨٧٠– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((ظُلْمًا كَثِيرًا)).

٦٨٧٠- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ وَغَيْرِهَا

باب: فتنوں کی برائی سے پناہ کا بیان

٦٨٧١– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ

٦٨٧١- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے **اللھم انی اعوذ بک** آخر تک

(٦٨٧١) ☆ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدائے تعالیٰ کو بھول جاوے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے۔ نووی

((اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)).

یعنی یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنہ کے شر سے یااللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یااللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے۔

٦٨٧٢ – عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۸۷۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٨٧٣ – عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

۶۸۷۳- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

٦٨٧٤ – عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ ((وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

۶۸۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں زندگی اور موت کے فتنے کا ذکر نہیں ہے۔

ف یااللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے ادعونی استجب لکم اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اس پر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے اس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خداوند کریم کرے اس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضاء عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جائے اس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

٦٨٧٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ.

۶۸۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٨٧٦-عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

۶۸۷۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَاب فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ

باب: بری قضا اور بد بختی سے پناہ مانگنے کا بیان

٦٨٧٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ. قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا

۶۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بد بختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے۔

٦٨٧٨- عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ)).

۶۸۷۸- خولہ بنت حکیم سلمیہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچاوے گی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔

٦٨٧٩- عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ)).

۶۸۷۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٨٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا آپ نے فرمایا اگر تو شام

((أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ)).

کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق تو تجھے ضرر نہ کرتا (نہ کاٹتا تو تکلیف نہ ہوتی)۔

٦٨٨١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

٦٨٨١۔ ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخْذِ الْمَضْجَعِ

باب: سوتے وقت کی دعا

٦٨٨٢ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

٦٨٨٢ - براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم انی آخر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنا منہ رکھ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اس رات کو تو مرے گا اسلام پر (اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو بنبیك کے بدلے برسولك کہا آپ نے فرمایا بنبیك کہہ۔

٦٨٨٣ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا أَتَمُّ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ ((وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا)).

٦٨٨٣ - وہی جو گزرا۔

٦٨٨٤ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ

٦٨٨٤ - ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہا کرے اللھم اسلمت آخر تک۔

(٦٨٨٢) ☆ کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے معنی اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے۔ (نووی مختصراً)

وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ.

٦٨٨٥–عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا)).

٦٨٨٥- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں جب تو اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مر جاوے گا مرے گا اسلام پر اور صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر اٹھے گا۔

٦٨٨٦– عَنِ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا)).

٦٨٨٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٨٧– عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

٦٨٨٧- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب لیٹتے تو فرماتے اللهم باسمك آخر تک یعنی یااللہ تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے الحمد لله الذی آخر تک یعنی شکر اس خدا کا جس نے ہم کو جلایا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھنا ہے۔

٦٨٨٨– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللهِ

٦٨٨٨- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو اللهم خلقت نفسي آخر تک یعنی یااللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لیے ہے جینا اور مرنا اگر تو جلادے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو بخش دے اس کو یااللہ میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے ایک شخص ان سے بولا تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی انھوں نے کہا

ﷺ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ.

ان سے سنی جو عمر سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے۔

٦٨٨٩-عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ))وَكَانَ يَرْوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٨٨٩- سہل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سو اور یہ دعا پڑھ اللھم رب السموات آخر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارا اور امیر کر دے ہم کو محتاجی دور کر کے ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہؓ رسول اللہؐ سے۔

٦٨٩٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذْنَا مَضْجَعَنَا أَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ ((مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا)) و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ

٦٨٩٠- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔

(٦٨٨٩) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقلانی نے کہا آخر کے معنی باقی اپنی صفات سے ساتھ علم و قدرت وغیرہ کے جیسے ازل میں تھا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور ان علوم اور حواس کے مٹنے اور ان کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسی حالت میں رہے گا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہو گا بلکہ وہ جدا جدا ہو جاوے گا اور یہاں مراد ان کی صفات کا فنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کی رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے اس صورت میں فنا سے وہی انحلال اور بطلان ترکیب اور انعدام صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے۔

بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.

٦٨٩١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا ((قُولِي اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ)).

٦٨٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)).

٦٨٩٣- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا)).

٦٨٩٤- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ)).

بَابٌ فِي الْأَدْعِيَةِ

٦٨٩٥- عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو

٦٨٩١- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اللھم رب السمٰوت السبع آخر تک جیسے اوپر گزری۔

٦٨٩٢- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہبند کا ٹکڑا پکڑے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بچھونے پر کونسی چیز آئی پھر جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے سبحانك رب بك وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فاغفرلها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين یعنی پاک ہے تو اے میرے پروردگار تیرا نام لے کر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لیوے تو اس کو بخش دے اور جو چھوڑ دیوے (پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اس کی حفاظت کر جیسی تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔

٦٨٩٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٩٤- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔

باب: دعاؤں کا بیان

٦٨٩٥- فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انھوں

بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)).

نے کہا آپ فرماتے تھے یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کی جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا۔

٦٨٩٦–عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)).

۶۸۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٩٧–عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ((وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)).

۶۸۹۷۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٨٩٨– عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))

۶۸۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٨٩٩– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ)).

۶۸۹۹-ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اللھم لك اسلمت آخر تک یعنی اے پروردگار میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے مالک میرے میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دیوے مجھ کو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا اور جن اور آدمی مرتے ہیں۔

٦٩٠٠–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)).

۶۹۰۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے۔

٦٩٠١–عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

۶۹۰۱- ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ یہ دعا

(۶۹۰۱) ☆ نووی نے کہا یہ دعا آپ نے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپ نے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ سے ہوا یا جو امر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا تط

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ((**اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**)).

کرتے **اللھم اغفرلی** آخر تک یعنی یااللہ بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یااللہ بخش دے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے اے مالک میرے بخش دے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

٦٩٠٢- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٩٠٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ**)).

۶۹۰۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے **اللھم اصلح** آخر تک یعنی یااللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)۔

٦٩٠٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى**)).

۶۹۰۴- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی تونگری۔

٦٩٠٥- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ فِي رِوَايَتِهِ وَالْعِفَّةَ.

۶۹۰۵- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٩٠٦- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ**

۶۹۰۶- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے آپ فرماتے تھے یااللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے

ف قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے نزدیکاں را بیش بود حیرانی یہی معنی ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے۔

وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا))

عذاب سے یااللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اس کو تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے یااللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ کھلے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

٦٩٠٧– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)).

٦٩٠٧- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے اے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے) اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے صبح کی ہم نے اور صبح کی خدا کے مالک نے اخیر تک اور بجائے رات کے دن فرماتے)

٦٩٠٨–عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ.

٦٩٠٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٩٠٩–عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

٦٩٠٩- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٩١٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ)).

٦٩١٠-ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس نے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

٦٩١١– عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قُلْ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ

٦٩١١- علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا

(٦٩١١) ☆ یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچ جاوے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے یعنی جیسے تیر نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل داخل ہونے نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

مترجم کہتا ہے کہ اس وقت میں راہ راست پر رہنا بڑی مشکل ہے گمراہی کرنے والے اور راہ راست سے بہکانے والے بہت پھیل گئے ہیں پر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ کرا یا اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکیں گے۔

السَّهْمِ)).

دھیان کیا کر۔

٦٩١٢–عَنْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

۶۹۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

باب: دن کے اول وقت اور سوتے وقت تسبیح کہنا

٦٩١٣– عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

۶۹۱۳- ام المومنین جویریہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپ نے فرمایا تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا جویریہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جاویں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے وہ کلمے یہ ہیں سبحا ن اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلمۃ یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لیے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہوں)

٦٩١٤– عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

۶۹۱۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٩١٥– عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى

۶۹۱۵- حضرت علیؓ سے روایت ہے حضرت فاطمہؓ بیمار ہو گئیں یا

(۶۹۱۵) ☆ سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہراؓ کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا انھوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی للہ

مِنْ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**عَلَى مَكَانِكُمَا**)) فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ ((**أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ**)).

انھوں نے شکایت کی اس تکلیف کی جوان کو ہوتی تھی چکی پیسنے میں اور رسول اللہؐ کے پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہؓ سے ملیں ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا حضرت فاطمہ کے آنے کا حال یہ سن کر رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے۔

٦٩١٦—عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ ((**أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنْ اللَّيْلِ**)).

۶۹۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٩١٧—عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ.

۶۹۱۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہؓ سے جنگ تھی)؟ انھوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ناغہ نہیں کیا۔

٦٩١٨— عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتْ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ ((**أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا**

۶۹۱۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے

لة ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے زندگی بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے پیشتر وہ دنیا سے گزر گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا کی اطاعت کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر۔ آمین۔

وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ)).

بہتر ہے ۳۳بار تسبیح کہہ اور ۳۳بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے۔

٦٩١٩- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۱۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَاب اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيكِ

باب: مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا

٦٩٢٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا)).

۶۹۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔

بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ

باب: سختی کی دعا

٦٩٢١- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)).

۶۹۲۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سختی (اور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔

٦٩٢٢- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَتَمُّ.

۶۹۲۲- وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٩٢٣-عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ)).

۶۹۲۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں رب السموات والارض ہے۔

٦٩٢٤-عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

۶۹۲۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

(۶۹۲۰) ☆ تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی)

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

آلہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے لا اله الا الله رب العرش الكريم۔

بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ

باب : سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت

٦٩٢٥–عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَا اصْطَفَى اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)).

۶۹۲۵- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا کلام افضل ہے آپ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے چنا اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سبحان الله وبحمده۔

٦٩٢٦– عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ فَقَالَ ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)).

۶۹۲۶- اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تجھ کو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بتلایئے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سبحان الله وبحمده۔

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب: پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

٦٩٢٧– عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ.

۶۹۲۷- ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے)۔

٦٩٢٨–عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

۶۹۲۸- اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے تو مؤکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔

٦٩٢٩– عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ

۶۹۲۹- صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے نکاح میں ام الدرداء رضی اللہ عنہا تھیں انھوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن ام درداء ملیں انھوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ام درداء نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ

الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))۔

رسول اللہؐ فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ کہتا ہے آمین اور تم کو بھی یہی ملے گا۔

٦٩٣٠- قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۶۹۳۰- پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا انھوں نے بھی رسول اللہؐ سے ایسا ہی روایت کیا۔

٦٩٣١-عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَفْوَانَ۔

۶۹۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

باب: کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے

٦٩٣٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))۔

۶۹۳۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے یا پی کر اس کا شکر کرے (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد)۔

٦٩٣٣- عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۶۹۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَاب بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

باب: جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے

٦٩٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي))

۶۹۳۴-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔

٦٩٣٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي))

۶۹۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی۔

٦٩٣٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَزَالُ

۶۹۳۶-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا

يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ ((يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ)).

توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی کے کیا معنی آپ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا)۔

بَابُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

٦٩٣٧- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ)).

۶۹۳۷- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

٦٩٣٨- عَنْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)).

۶۹۳۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔

٦٩٣٩- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٩٤٠- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ.

۶۹۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٩٤١- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۹۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٦٩٤٢-عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ الْأُخْرَى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ

۶۹۴۲- ابوالتیاح سے روایت ہے مطرف بن عبداللہ کی دو عورتیں تھیں وہ ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلاں عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے کہا کہ میں عمران

عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ**)).

بن حصین کے پاس سے آیا انھوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

٦٩٤٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ**)).

۶۹۴۳- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ تھی اللھم انی اعوذبك اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے۔

٦٩٤٤-عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ.

۶۹۴۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٩٤٥- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ**)).

۶۹۴۵- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانیوالا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

٦٩٤٦- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((**مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ**)).

۶۹۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٤٧-عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۹۴۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٤٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا**

۶۹۴۸- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل

(۶۹۴۸) ☆ اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کو تنزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی اب مسلمان جا بجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادقؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے ان کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انھوں ☜

الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ)).

کرتے ہو تو بچو دنیا سے (یعنی ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیوے) اور بچو عورتوں سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا۔

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ

باب: غار والوں کا قصہ

٦٩٤٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَامْرَأَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ

۶۹۴۹- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تین آدمی جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا اس میں گھس گئے پہاڑ پر سے ایک پتھر گرا اور غار کے منہ پر آگیا اور منہ بند ہو گیا ایک نے دوسروں سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو خدا کے لیے کئے ہوں اور دعا مانگو ان اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو کھولدے تمہارے لیے تو ایک نے ان میں سے کہا میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایک دن مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھر نہ آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونوں پیروں کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور ان کا حال رہا صبح تک (یعنی میں ان کی انتظار میں دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا) اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ میں نے پیا نہ لڑکوں کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے

لہ نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسموں کے پابند ہو گئے کافروں کا چال چلن اختیار کیا ساری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

(۶۹۴۹) ☆ اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نجات دے گا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکوں کے حق پر لہ

ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحْ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللهُ مَا بَقِيَ)).

میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں تو خدا نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انھوں نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔ دوسرے نے کہا الہٰی ماجرا یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا جیسے مرد عورت سے کرتے ہیں (یعنی میں اس کا کمال عاشق تھا) سو اس کی طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرامکاری کا ارادہ کیا) اس نے نہ مانا اور کہا جب تک سو اشرفیاں نہ دے گا میں راضی نہ ہونگی میں نے کوشش کی اور سو اشرفیاں کما کر اس کے پاس لایا جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادہ سے) اس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اٹھ کھڑا ہوا اس کے اوپر سے الہٰی تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کھولدے ہمارے لیے خدا تعالیٰ نے اور روزن کھول دیا (یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا) تیسرے نے کہا الہٰی میں نے ایک شخص سے مزدوری لی ایک فرق (وہ برتن جس میں سولہ رطل اناج آتا ہے) چاول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا میرا حق دے میں نے فرق بھر چاول اس کے سامنے رکھے اس نے نہ لیے میں ان چاولوں کو بوتا رہا (اس میں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے بیل اور ان کے چرانے والے غلام اکٹھے کئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل اور انکے چرانے والے سب تو لے لے وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھ سے ٹھٹھا مت کر میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ گائے بیل اور چرانے والوں کو تو لے لے اس نے ان کو لے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ

مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الہٰی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدوں اجازت اس کا اناج بووے تو اس کے حاصلات کا مالک مالک ہی ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھولدے حق تعالیٰ نے اس کو بھی کھولدیا اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے۔

٦٩٥٠-عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ ((وَخَرَجُوا يَمْشُونَ)) وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ إِلَّا عُبَيْدَ اللهِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا.

۶۹۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٩٥١- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ((اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ)).

۶۹۵۱- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین کنبہ والے چلے یہاں تک کہ ان کو رات ہو گئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا یااللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہاں تک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ ہے کہ میں نے اس مزدور کی اجرت کو بویا یہاں تک کہ بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ التَّوبَةِ (۱)

توبہ کے مسائل

٦٩٥٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ((اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللهِ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ)).

۶۹۵۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم سے) جہاں وہ مجھ کو یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں (اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی)۔

٦٩٥٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا)).

۶۹۵۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گما ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔

٦٩٥٤-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ.

۶۹۵۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٥٥- عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ ,أَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ

۶۹۵۵-حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ کے پاس گیا ان کے پوچھنے کو وہ بیمار تھے انھوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ صلی

(۱) ☆ نووی نے کہا کتاب الایمان میں گزرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سے باز آنا دوسرے کئے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جاوے گا توبہ باطل نہ ہوگی۔(نووی مختصراً)

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ)).

اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پھر اس کو ڈھونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کہے میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پاوے اس پر اس کا توشہ کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔

٦٩٥٦- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ)).

٦٩٥٦- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٥٧- عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

٦٩٥٧- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٥٨- عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ ((لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعَى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ

٦٩٥٨- سماک سے روایت ہے نعمان بن بشیرؓ نے خطبہ پڑھا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اس کی آنکھ لگ جاوے اور راونٹ چل دیوے جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پاوے پھر دوسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنی اسی جگہ

الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلَى حَالِهِ)) قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ.

٦٩٥٩- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ)) قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَمَا وَاللهِ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ)) قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ

٦٩٦٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)).

میں آوے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تنے میں اس کا اونٹ چلتا ہوا آوے یہاں تک کہ اپنی نکیل اس کے ہاتھ میں دے دے البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے سماک نے کہا شعبی نے کہا نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ ﷺ تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔

۶۹۵۹- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوشی ہوگی جس کا اونٹ بھاگ جاوے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹ پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اسی اونٹ پر ہو پھر وہ اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گزرے اور اس کی نکیل اس جڑ سے اٹک جاوے پھر وہ شخص اس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہوا پاوے ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کو بہت خوشی ہوگی آپ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

۶۹۶۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اس کا کھانا اور پانی ہو آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آکر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکا یک اونٹ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی نکیل تھام لیوے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے (یعنی

یوں کہنا تھا یااللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں الٹا نکل جاوے)۔

٦٩٦١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضِ فَلَاةٍ))۔

۶۹۶۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جاگتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہوا ایک خشک جنگل میں۔

٦٩٦٢-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۹۶۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ فَضِيْلَةِ الاسْتِغْفَارِ

باب : مغفرت مانگنے کی فضیلت

٦٩٦٣-عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ))۔

۶۹۶۳- ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے جب ان کی وفات قریب ہوئی تو انھوں نے کہا میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہؐ سے میں نے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈر نہ ہو جاویں) میں نے سنا جناب محمدؐ سے آپ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کر البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔

٦٩٦٤- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ))۔

۶۹۶۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٩٦٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ))۔

۶۹۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دیوے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے ان کو (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)۔

بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَ لِجَوَازِ تَرْكِ ذَالِكَ

باب: ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان

٦٩٦٦—عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ وَ كَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً**)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۶۹۶۶- حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرروں میں سے تھے رسول اللہؐ کے انھوں نے کہا ابو بکرؓ مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان) ابو بکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بیبیوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے پھر میں اور ابو بکر دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ حنظلہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیبیوں اور بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا۔

٦٩٦٧— عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ

۶۹۶۷- حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ

(۶۹۶۶) ☆ تو آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہو جاویں گے پس غفلت بھی حکمت ہے۔ بیت ۔

غفلت جہاں اگر نبودے — از عمر دے پسر نبودے

ﷺ فَوَعَظَنَا فَذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ ((يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ)).

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر میں نکلا تو ابو بکر ملے میں نے ان سے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہؐ سے ملے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سارا حال بیان کیا ابو بکر نے کہا میں نے بھی حنظلہ کی طرح کیا آپ نے فرمایا اے حنظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راہوں میں تم کو سلام کریں۔

٦٩٦٨- عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

۶۹۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ سِعَةِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے

٦٩٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)).

۶۹۶۹- ابو ہریرہؓ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہو گی۔

٦٩٧٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي)).

۶۹۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنی رحمت زیادہ ہے)۔

٦٩٧١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)).

۶۹۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہوئی ہے کہ میری رحمت غالب ہو گی میرے غصہ پر۔

(۶۹۶۹) ☆ اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٩٧٢–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ)).

۶۹۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں تو ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اتارا اسی حصہ سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کھر اٹھالیتا ہے کہ بچے کو نہ لگ جائے۔

٦٩٧٣– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((خَلَقَ اللهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً)).

۶۹۷۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں تو ایک ان میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھیں۔

٦٩٧٤– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۹۷۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جنوں اور آدمیوں اور جانوروں اور کیڑوں میں۔ اسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے پر دیا کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھیں جو اپنے بندوں پر کرے گا قیامت کے دن۔

٦٩٧٥–عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۶۹۷۵- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور باقی رحمتیں قیامت کے لیے ہیں۔

٦٩٧٦–عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۷۶-مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٩٧٧– عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا

۶۹۷۷- سلمانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سو رحمتیں پیدا کیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے

وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ)).

سے محبت کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے۔

٦٩٧٨- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَتُرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ)) قُلْنَا لَا وَاللهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا)).

۶۹۷۸- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت ان میں سے (کسی کو) ڈھونڈتی تھی جب اس نے ایک بچہ کو پایا ان قیدیوں میں سے تو اس کو اٹھایا اور پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انگار میں ڈال دے گی ہم نے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔

٦٩٧٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ)).

۶۹۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔

٦٩٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ

۶۹۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا اور آدھی سمندر میں کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پاوے گا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم

(۶۹۷۸) ☆ اے مالک ہمارے اسی حدیث کے بھروسے پر ہم جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاصی دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہنچادے ہم کو جنت میں۔

(۶۹۸۰) ☆ نووی نے کہا اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنی تنگ کرے گا جیسے فقدر علیه رزقه یا اس نے کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعضوں نے کہا یہ مجازی ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل کی تکفیر

مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ))۔

دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اس کو بخش دیا۔

٦٩٨١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ))۔

٦٩٨١- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد مجھ کو جلانا پھر (میری راکھ) باریک پیسنا پھر دریا میں ہوا میں اڑا دینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی نہ کیا ہوگا اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی کر دے پھر وہ پورا ہو کر کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

٦٩٨٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ)) هَزْلًا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ۔

٦٩٨٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اس کو نہ چھوڑا اس کو کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ وہ مر گئی زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر نہ مغرور ہونا چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے۔

٦٩٨٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ ((فَغَفَرَ اللهُ لَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ ((فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدِّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ))۔

٦٩٨٣- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر۔

ﷺ تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے اور بعضوں نے کہا شاید اس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو۔ (انتہی مختصراً)

٦٩٨٤- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُونِي وَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا)).

۶۹۸۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد دیا تھا اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا وارث اور کسی کو کردوں گا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھ کو بہت یاد ہے کہ یہ بھی کہا پھر پیسنا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ مجھ پر قدرت پاوے گا تو مجھ کو عذاب کرے گا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انھوں نے ایسا ہی کیا جب وہ مرگیا قسم میرے رب کی اللہ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا۔

٦٩٨٥-عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ ((أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي)) حَدِيثِ التَّيْمِيِّ ((فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا)) قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا ابْتَأَرَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ((مَا امْتَأَرَ)) بِالْمِيمِ.

۶۹۸۵- قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے راشہ اللہ کے رغسہ اللہ یعنی دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور لم ابتہر کے بدلے لم یبتھر ہے یعنی کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتار اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَ إِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

باب: بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی

٦٩٨٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ

۶۹۸۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر

(۶۹۸۶) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو بقیہ

لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ)) قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ.

اس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا عبدالاعلیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر۔

٦٩٨٧-عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ النَّرْسِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

٦٩٨٧- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٦٩٨٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا)) بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

٦٩٨٨- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے بخش دیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

٦٩٨٩-عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)).

٦٩٨٩- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم سے۔

لہ گناہ کے بعد توبہ کرتا جاوے گا میں بخشتا جاؤں گا۔

(۶۹۸۹) ☆ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنے پر محمول ہے جیسے اور صفات الٰہی جن کا ذکر اوپر گزر چکا اور کیفیت اس کے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے جسے اس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نووی نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنی جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگوں کا یہ محال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں انتہی بے شک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہاتھ ہے ویسا اللہ کا ہاتھ نہیں پر ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ید کا اطلاق اس کے ہاتھ پر مجاز ہے اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجاز ہونا چاہیے کس لیے کہ ان کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھوں پر حقیقتاً ہے پر ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور سوا لفظ کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنوں پر۔

٦٩٩٠– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۹۹۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَاب غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

٦٩٩١– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ)).

۶۹۹۱- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے اور سب میں عیب موجود ہیں تو تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے اس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی۔

٦٩٩٢– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ)).

۶۹۹۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦٩٩٣–عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ ا قُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ ((لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ)).

۶۹۹۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٩٩٤–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ)).

۶۹۹۴-ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ سے زیادہ کسی کو عذر سننا پسند نہیں کیا (یعنی اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اس کے سامنے عذر پیش کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور توبہ کی تعلیم کی۔

٦٩٩٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ

۶۹۹۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو

الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)).

اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا۔

٦٩٩٦- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۶۹۹۶- اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ نے فرمایا کہ کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں شخص ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے)۔

٦٩٩٧-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ.

۶۹۹۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

٦٩٩٨- عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۶۹۹۸- اسماءؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے۔

٦٩٩٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللهُ أَشَدُّ غَيْرًا)).

۶۹۹۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

٧٠٠٠- عَنِ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۰۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

باب : نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان

٧٠٠١- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي)).

۷۰۰۱- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری اقم الصلوۃ طرفی النھار اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کو ساعت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے (تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سبحان اللہ والحمد

للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر)۔ (نووی)

۷۰۰۲–عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً أَوْ مَسًّا بِيَدٍ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ.

۷۰۰۲- ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اس کا کفارہ پوچھا تب یہ آیت اتری۔

۷۰۰۳– عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ.

۷۰۰۳- سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گزری اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہوا سب باتوں کا سوا زنا کے وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا ان کو یہ کام بڑا معلوم ہوا پھر ابو بکرؓ کے پاس آیا انکو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہؐ کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

۷۰۰٤– عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ أَقِمْ الصَّلَاةَ طَرَفَيْ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللهِ هَذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ ((**بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً**)).

۷۰۰٤- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے اور میں نے سب باتیں کیں سوا جماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی **اقم الصلوة طرفی النها وزلفا من اللیل ان الحسنت یذھبن السیات ذٰلك ذکری للذاکرین** ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے۔

۷۰۰۵– عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا لِهَذَا خَاصَّةً أَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ ((**بَلْ لَكُمْ عَامَّةً**)).

۷۰۰۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے۔

۷۰۰٦–عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

۷۰۰٦- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ

رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ ((**هَلْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا**)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((**قَدْ غُفِرَ لَكَ**)).

کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد قائم کیجئے اور نماز کا وقت آ گیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگایئے آپ نے فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تھا وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو۔

٧٠٠٧–عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَ قَالَ ثَالِثَةً وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ**)) قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((**ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا**)) فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ**)).

٧٠٠٧- ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگایئے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے اس نے پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں نے حد کا کام کیا تو حد لگایئے مجھ پر آپ چپ ہو رہے اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا اتنے میں نماز کھڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہؐ کے پیچھے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہؐ سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد لگایئے ابوامامہ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا وہ بولا کیا کیوں نہیں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی وہ بولا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تو اللہ نے بخش دیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو۔

بَابُ قُبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ

باب: خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی

٧٠٠٨– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ

٧٠٠٨- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

(٧٠٠٨) ☆ نوویؒ نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اس پر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ قبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سوا حضرت ابن عباسؓ کے اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور للہ

عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدْ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ.

اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کئے تھے اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا میں نے ننانوے خون کئے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا میں نے سو خون کئے ہیں میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں وہ بولا ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اس ملک کو جب آدمی دور پہنچا تو اس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انھوں نے اس کو مقرر کیا اس جھگڑا میں فیصلہ کرنے کے لیے اس نے کہا دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے ناپا تو وہ اس ملک کے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے قتادہ نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینے کے بل بڑھا (تاکہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)۔

ﷺ قرآن میں جو آیا ہے فجزائہ جھنم خالد أ فیھا اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ دیوے چاہے معاف کر دیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالاجماع اور بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے اور یہ تاویل ضعیف ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ جگہ چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہو گئی ہو اور اہل خیر کی صحبت عمدہ چیز ہے۔ انتہی مختصراً

٧٠٠٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا)).

٧٠٠٩- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے آخر ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں اس نے راہب کو بھی مار ڈالا پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے راستہ میں اس کو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا پھر جھگڑا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے لوگوں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا۔

٧٠١٠- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ ((فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي)).

٧٠١٠- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا۔

بَابُ فِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْكَافِرِينَ

باب: مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے

٧٠١١- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ)).

٧٠١١- ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرما دے گا یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے۔

٧٠١٢- عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا)) قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ

٧٠١٢- قتادہؓ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابوبردہ نے عمر بن عبدالعزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعریؓ) سے سن کر کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا عمر بن عبدالعزیز نے

(٧٠١٠) ☆ اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو وہاں سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیاروں کی صحبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر ان کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچویں یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہیں ادھر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ (تحفۃ الاخیار)

عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَوْنٍ قَوْلَهُ.

ابو بردہ کو قسم دی کہ کیا تیرے باپ نے رسول اللہؐ سے بیان کیا ہے۔(عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیمہ ہے مومنوں کے لیے شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے)۔

٧٠١٣- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ.

۷۰۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٠١٤- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى**)) فِيمَا أَحْسِبُ أَنَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ لَا أَدْرِي مِمَّنْ الشَّكُّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ.

۷۰۱۴- ابو بردہؓ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعریؓ) سے انھوں نے رسول اللہؐ سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آویں گے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اور ان گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔

٧٠١٥- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((**يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ**

۷۰۱۵- صفوان بن محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں (خدائے تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) انھوں نے کہا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاوے گا یہاں تک کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھدے گا اور اس سے اقرار کراویگا اس کے گناہوں کا اور کہے گا تو پہچانتا ہے اپنے گناہوں کو وہ کہے گا اے رب

(۷۰۱۴) ☆ یعنی ان گناہوں کے مثل جو یہود اور نصاریٰ نے گناہ کیے ہوں گے وہ معاف نہ ہونگے اور ان کی وجہ سے جہنم میں جاویں گے اور یہ تاویل ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تزر وازرۃ وزر اخری اور یہ جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت میں جاوے گا تو ایک کافر جہنم میں جاوے گا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اس کے لوگوں کی تعداد پوری ہو یہ مختصر ہے امام نوویؒ کے کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمان کا فدیہ بنیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب ان پر اور بوجھ ڈالنا در حقیقت بوجھ نہیں بموجب مثل مشہور کے
چوں آب از سر گزشت چہ بقدر نیزہ وچہ یکدست۔

الْيَوْمَ فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ)) وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ.

میں پہچانتا ہوں پروردگار فرمائے گا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں ان کو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیوں کی کتاب دیا جاوے گا اور کافر اور منافقوں کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے جھوٹ بولا اللہ پر۔

بَابُ حَدِيْثِ تَوْبَةِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَّ صَاحِبَيْهِ

باب: کعب بن مالک اور ان کے دونوں یاروں کی توبہ کا بیان

۷۰۱٦- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ

۷۰۱٦- ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر شام کے راستہ میں) اور آپ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا مجھ سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے ان کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہوگئے تھے انھوں نے کہا میں نے سنا کعب بن مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں۔ کعب بن مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نہیں رہا سوا غزوہ تبوک کے البتہ بدر میں پیچھے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن اللہ نے مسلمانوں کو انکے دشمنوں سے بھڑا دیا (اور قافلہ نکل گیا) بے وقت اور میں رسول اللہؐ کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام پر اور آپ کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس جو منیٰ میں ہے دوبار ہوئی پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے

بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى أَسْرَعُوا

میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقتور اور مالدار تھا قسم خدا کی اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں جنگل تھے (دور دراز جن میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے اس لیے آپ نے مسلمانوں سے کھول کر فرمادیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں (حالانکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر مشہور نہ ہو) تاکہ وہ اپنی تیاری کرلیں پھر ان سے کہہ دیا کہ فلاں طرف ان کو جانا پڑے گا اس وقت آپ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے اور کوئی دفتر نہ تھا جس میں ان کے نام لکھے ہوتے تو ایسے شخص کم تھے جو غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہے گا جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے اور یہ جہاد رسول اللہؐ نے اس وقت کیا جب پھل پک گئے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا آخر رسول اللہؐ نے تیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ تیاری کی میں نے بھی صبح کو نکلنا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں لیکن ہر روز میں لوٹ آتا اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب چاہوں جاسکتا ہوں (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تھا) یوں ہی ہوتا رہا یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صبح کے وقت نکلے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ نکلے اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آگیا

وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذَلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ ((**مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ**)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ**)) فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلَّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ

اور کوئی فیصلہ نہیں کیا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اس وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں تو کاش میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلتا رسول اللہؐ کے جانے کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا یا معذور ضعیف اور ناتواں لوگوں میں سے خیر رسول اللہؐ نے (راہ میں) میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ تبوک میں پہنچے آپ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت فرمایا کعب بن مالک کہاں گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ میں سے یا رسول اللہ اس کی چادروں نے اس کو روک رکھا وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے) معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا تو نے بری بات کہی قسم خدا کی یا رسول اللہؐ ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں رسول اللہؐ یہ سن کر چپ ہو رہے اتنے میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آرہا تھا اور ریتے کو اڑا رہا تھا (چلنے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا ابو خیثمہ ہے پھر وہ ابو خیثمہ ہی تھے اور ابو خیثمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعنہ کیا تھا کعب بن مالک نے کہا جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہؐ تبوک سے لوٹے مدینہ کی طرف تو میرا رنج بڑھ گیا میں نے جھوٹ باتیں بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے آپ کا غصہ مٹ جائے کل کے روز اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گھر والوں میں سے یعنی ان سے بھی صلاح لی (کہ کیا بات بتاؤں) جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ قریب آپہنچے اس وقت سارا جھوٹ کافور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ سے نجات نہیں پانے کا آخر میں نے نیت کر لی سچ

بِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي ((مَا **خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ**)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ**)) فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ

بولنے کی اور صبح کو رسول اللہؐ تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے جب آپ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انھوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمیں کھانے لگے ایسے اسی(۸۰) پر چند آدمی تھے آپ نے ان کی ظاہر کی بات کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا کی مغفرت کی اور ان کی نیت (یعنی دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصہ کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا آمیں چلتا ہو آیا اور آپ کے سامنے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو یہ میں خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے (یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں) لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ سے کہہ دوں اور آپ خوش ہو جاویں مجھ سے تو قریب ہے خدائے تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ناراض ہو جائیں گے) اور اگر میں آپ سے سچ سچ کہوں گا تو بے شک آپ غصہ ہوں گے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجھے کوئی عذر نہ تھا قسم خدا کی میں کبھی نہ اتنا طاقت ور تھا نہ اتنا مالدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہ گیا رسول اللہؐ نے فرمایا کعب نے سچ کہا پھر آپ نے فرمایا اچھا جا یہاں تک کہ اللہ حکم دیوے تیرے باب میں کھڑا ہوا اور چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کہ تم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِيَ الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ

نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کر دیا رسول اللہؐ کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان کئے اور تیرا گناہ میٹنے کے لیے رسول اللہؐ کا استغفار کافی تھا قسم خدا کی وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قصد کیا پھر لوٹوں رسول اللہؐ کے پاس اور اپنے تیئں جھوٹا کروں اور کوئی عذر بیان کروں پھر میں نے ان لوگوں سے کہا کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انھوں نے کہا ہاں دو شخص اور ہیں انھوں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہؐ نے ان سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں انھوں نے کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے جب ان لوگوں نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے روتے ہوئے لیکن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور زور دار تھا میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھرتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہؐ کے پاس آتا اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ آپ نے اپنے لبوں کو ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہیں ہلایا پھر آپ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکھیوں سے) آپ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب

أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ

میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا ابو قتادہ میرے چچازاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے ان سے محبت تھی ان کو سلام کیا تو قسم خدا کی انھوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ رسول اللہؐ کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہیں کہ آپ کے ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی مروت بھی نہیں کرتے جب تک رسول اللہؐ سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس کے خلاف ہے دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) میں نے ان سے کہا اے ابو قتادہ میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہے پھر سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے (یہ بھی کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی) آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا تو ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا کہنے لگا کعب بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتا دے گا لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا میں منشی تھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنی رسول اللہؐ نے) تجھ پر جفا کی ہے اور خدائے تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے مل جاؤ ہم تمہاری خاطر داری کریں گے میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا یہ بھی ایک بلا ہے اور اس خط کو میں نے چولھے میں جلا دیا جب پچاس دن میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو ایکا

فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتْ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا ((**وَلَكِنْ لَا يَقْرَبْكِ**)) فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ

ایک رسول اللہ کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی سے علیحدہ رہو میں نے کہا میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ وہ بولا نہیں طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں یاروں کے پاس بھی یہ پیام گیا میں نے اپنی بی بی سے کہا تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دیوے ہلال بن امیہ کی بی بی یہ سن کر رسول اللہؐ کے پاس گئی اور عرض کیا یارسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بوڑھا بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی خدمت کیا کروں؟ آپ نے فرمایا میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور قسم خدا کی وہ اس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گھر والوں نے کہا کاش تم بھی رسول اللہؐ سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو کیونکہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی میں نے کہا میں کبھی اجازت نہ لوں گا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہیں رسول اللہ کیا فرماویں گے اگر میں اجازت لوں اپنی بی بی کے لیے اور میں جوان آدمی ہوں پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں اس تاریخ سے جب سے آپ نے منع کیا تھا ہم سے بات کرنے سے پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پر چڑھا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سن کر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پہچانا کہ

يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي وَأَوْفَى الْجَبَلَ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي فَنَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِتَهْنِئْكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللَّهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ ((**أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ**)) قَالَ فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ

خوشی آئی پھر رسول اللہؐ نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری دینے کے لیے تو میرے دونوں یاروں کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنے والا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اس کی آواز گھوڑے سے جلدی مجھ کو پہنچی جب وہ شخص آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی اس نے اس نے خوشخبری دی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنا دیئے اس کی خوشخبری کے صلہ میں قسم خدا کی اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے میں نے دو کپڑے مانگے کے لیے اور ان کو پہنا اور چلا رسول اللہؐ سے ملنے کی نیت سے لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا رسول اللہؐ مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصافحہ کیا مجھ سے اور مجھ کو مبارک باد دی قسم خدا کی مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے کعب نے کہا جب میں نے رسول اللہؐ کو سلام کیا تو آپ کا منہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے آپ نے فرمایا اللہ جلالہ کی طرف سے اور رسول اللہؐ جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ کی خوشی کو) جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ قَالَ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللهُ بِهِ وَاللهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ حَتَّى بَلَغَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللهُ سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ

اللہ اور اس کے رسول کے لیے آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھ لے میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیبر کا رکھ لیتا ہوں اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں کعب نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہؐ سے جیسا عمدہ طرح سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا جب سے یہ رسول اللہؐ سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچاوے گا کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں **لقد تاب الله على النبي** آخر تک یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنھوں نے ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہو گئی باوجود کشادگی کے اور ان کے جی بھی تنگ ہو گئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا ان کو تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے سچ بول دیا رسول اللہؐ سے اور جھوٹ نہیں بولا ورنہ تباہ ہو تا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتاری تو ایسی برائی کی کہ کسی کی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ قسمیں کھانے لگے تاکہ تم کچھ نہ بولو ان سے سو نہ بولو ان سے وہ ناپاک ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم

فَاعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

خوش ہو جاؤ ان سے سو اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہو گا بدکاروں سے کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا عذر رسول اللہؐ نے قبول کیا جب انھوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا ان کے لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنی خلفوا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ کا اس کو بہ نسبت ان لوگوں کے جنھوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ سے اور آپ نے قبول کیا ان کے عذر کو۔

٧٠١٧- عَنْ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً.

۷۰۱۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٠١٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

۷۰۱۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف فرمادیا۔

٧٠١٩- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ

۷۰۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب

(۷۰۱۹) ☆ ابوزرعہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تھے ابن اسحٰق نے کہا تیس ہزار تھے اور یہی مشہور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے، غنیمت کا مباح ہونا، فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی، بغیر قسم دیئے قسم کھانا، لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا، نیک بات کی جو فوت ہو جاوے آرزو کرنا، مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کو رد کرنا جیسے معاذ نے کیا، سچائی کی فضیلت، سفر سے آتے وقت مسجد ☜

كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بَصَرُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ عَلَى عَشَرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانُ حَافِظٍ.

بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان کو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کعب بن مالک ان تین شخصوں میں سے تھے جن کو اللہ نے معاف کیا وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پیچھے رہے رسول اللہؐ سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہی قصہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں ان کا نام نہ تھا۔

بَابٌ فِيْ حَدِيْثِ الْإِفْكِ

باب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت ہوئی تھی اس کا بیان

۷۰۲۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۷۰۲۰- سعید بن المسیبؒ اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے ان سب لوگوں نے حضرت عائشہؓ کی حدیث روایت کی جب ان پر تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالیٰ نے

ﷺ میں جا کر دو رکعت پڑھنا، مجلس عام میں بیٹھنا، ظاہر پر حکم کرنا، اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا، اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے، کنکھیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑتا، سلام بھی کلام ہے، اطاعت اللہ اور رسول کی عزیزداری پر مقدم ہے، کلام میں یہ ضروری ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو، کاغذ کا جس میں اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے، ایسی بات کو چھپانا جس میں فساد کا ڈر ہو، عورت سے کہنا اپنے عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو، عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے، صحبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے، احتیاط کرنا بہتر ہے، سجدہ شکر کرنا مستحب ہے، خوشخبری دینا مستحب ہے، مبارکباد دینا مستحب ہے، خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا، قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے، عاریت جائز ہے، کپڑوں کی عاریت درست ہے، لوگوں کا جمع ہونا امام کے پیچھے، اہل فضل کی طرف جب آویں کھڑا ہونا مستحب ہے اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے، مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے، امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے، خوشی کے وقت صدقہ دینا، تمام مال صدقہ نہ کرنا، سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا۔

(۷۰۲۰) ☆ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ نوویؒ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہیے اسی طرح عتق اور وصیت اور قسمت میں اور اس باب میں بہت سی احادیث صحیحہ اور مشہورہ وارد ہیں ابو عبیدہ نے کہا قرعہ پر تین پیغمبروں نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا ☆

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا

پاک کیا ان کو ان کی تہمت سے زہری نے کہا ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اس کو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض کو تصدیق کرتی ہے ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہؐ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے حضرت عائشہؓ نے کہا تو رسول اللہؐ نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں۔ اس میں میرا نام نکلا میں رسول اللہؐ کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اترتی تو بھی اسی ہودے میں رہتی جب رسول اللہؐ جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایک بار آپ نے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی اور چلی یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈنے لگی اس کے ڈھونڈنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ

ف قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابو حنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لیجانا اور دوسری کو نہ لیجانا جائز نہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علماء کا اور یہی مروی ہے مالک سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جس کو چاہے ساتھ لیجائے۔ انتہی مختصراً

مترجم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابو حنیفہؒ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ نصیب کرے انھوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح مل جاوے تو وہ ہی میرا مذہب ہے۔ ف

قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتْ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنْ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرْ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ

پہنچے جو میرا ہودہ اٹھاتے تھے انھوں نے ہودہ اٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودے میں ہوں اس وقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈھی تھیں نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں اس لیے ان کو ہودے کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انھوں نے اس کو اونٹ پر لاد اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے اور میں نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر چل دیا میں جو ان کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ کسی کی آواز ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی وہیں بیٹھ جاؤں اور میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پاویں گے تو یہیں لوٹ کر آویں گے تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھا وہ آرام کے لیے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا اس کو ایک آدمی کا جثہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو پہچان لیا دیکھتے ہی اس لیے کہ میں پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اس کے سامنے ہوا کرتی میں جاگ اٹھی اس کی آواز سن کر جب اس نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا مجھ کو پہچان کر میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی اوڑھنی سے قسم خدا کی اس نے کوئی بات مجھ سے نہیں کی نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی سوا اناللہ وانا الیہ راجعون کہنے کے

ﷺ میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنھوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت تولی کبرہ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہؓ کی پاکی اور عظمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کو بڑا عذاب ہے۔

علی بن ابی طالبؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر تنگی نہیں کی اور حضرت عائشہؓ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لونڈی سے پوچھے تو وہ آپ سے سچ کہہ دے گی حضرت علیؓ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہؓ کی دشمنی سے نہیں کہا کیونکہ ان کو حضرت عائشہؓ سے اس وقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا ان کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہ سے عرض کریں اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور تشفی ضروری تھی۔ تمّ

بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَ وَاللّٰهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ ((كَيْفَ تِيكُمْ)) فَذَاكَ يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ وَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ

پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو کھینچتا ہوا یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنھوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت تولی کبرہ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہو گئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے اور مجھے ان کی کسی بات کی خبر نہ تھی صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہؐ کی وہ شفقت نہ دیکھی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب میں بیمار ہوئی آپ صرف اندر آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھ کو اس خرابی کی خبر نہ تھی یہاں تک کہ جب میں دبلی ہو گئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی نکلی مناصع کی طرف (مناصع موضع تھے مدینہ کے باہر) اور وہ پاخانے تھے ہم لوگوں کے (پاخانے بننے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پاخانے نہیں بنے تھے اور ہم اگلے

لہ نووی نے کہا اس حدیث میں جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ھ میں ہوا اس پر سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن معاذ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ھ میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہو گا انتہی پھر نوویؒ نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے ہیں حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا (اور یہ اگرچہ زہری کا قول ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر) دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا، قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بیبیوں میں سے، قضائے لہ

بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ أَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((**كَيْفَ تِيكُمْ**)) قُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا

عربوں کی طرح جنگل میں جایا کرتے (پاخانے کے لیے)اور گھر کے پاس پاخانے بنانے سے نفرت رکھتے تو میں چلی اورام مسطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ کی (اس کا نام سلمٰی تھا)اس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا غرض میں اورام مسطح دونوں جب اپنے کام سے فارغ ہو چکیں تو لوٹی ہوئی اپنے گھر کی طرف آ رہی تھیں اتنے میں ام مسطح کا پاؤں الجھا اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہوا مسطح میں نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہیں سنا مسطح نے کیا کہا میں نے کہا کیا کہا اس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان لگانے والوں نے کہا تھا یہ سن کر میری بیماری دو چند ہو گئی ایک اور بیماری بڑھی میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہؐ اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجھ کو اجازت دیتے ہیں اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی اور میرا اس وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں آخر رسول اللہؐ نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ کیا بک رہے ہیں وہ بولی بیٹا تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت

ﷺ سفر مقیم عورتوں کے لیے واجب نہ ہونا، سفر میں اپنی بی بی کا ساتھ لے جانا، عورتوں کا ہودے میں چڑھنا، عورتوں کا جہاد میں جانا، مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں، لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا، عورت کا جائے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا، عورتوں کا سفر میں ہار پہننا، جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے باز نہ کریں اگر محرم نہ ہوں، کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لیے، لشکر میں بعضوں کا پیچھے رہ جانا، مدد کرنا اس کی جو رہ جاوے، حسن ادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا، آپ پیدل چلنا عورتوں کو چڑھا لینا، انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر، عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو، حلف کرنا بغیر استحلاف کے، بے ضرورت کے بری بات افشاء نہ کرنا، اپنی بی بی سے نرمی اور حسن معاشرت، کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا' یہ ہر مریض کا حال پوچھنا' عورت کو ایک ساتھی لے کر نکلنا' اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے، فضیلت اہل بدر کی' عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جاوے، تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا، مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے، ﷺ

بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقْ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلْ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ ((**أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ**)) قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سمجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور سوکنیں اس کے عیب نہ نکالیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا میں ساری رات روتی رہی صبح تک میرے آنسو نہ ٹھہرے اور نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی اور جناب رسول اللہؐ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور ان دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے تو وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہؐ کی بی بی کے حال کو اور اس کی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اس کے ساتھ انھوں نے کہا یارسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے علی بن ابی طالبؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی اور عائشہؓ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لونڈی سے پوچھئے تو وہ آپ سے سچ کہہ دے گی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ ﷺ کے پاس رہتی) حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہؓ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ﷺ اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ

ﷺ اور دوستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے، امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لیے، امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے، فضیلت صفوان بن معطل کی، فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی، فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو رد کرنا، توبہ کا قبول کرنا، استشہاد کرنا آیات قرآنی سے، پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا، خوشخبری میں جلدی کرنا، برأت حضرت عائشہؓ کی بنص قرآنی اگر اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام ابن عباسؓ نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی، تجدید شکر بروقت ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اس کے سوا کوئی عیب ہے جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی) حضرت عائشہؓ نے کہا پھر رسول اللہؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا۔ آپ نے فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگو! کون بدلہ لے گا میرا اس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی قسم خدا کی میں تو اپنی گھر والی (یعنی حضرت عائشہؓ کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل سے) اس کو بھی نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ یہ سنکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہووے تو ہم اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہووے تو آپ حکم کیجئے ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اس کی گردن ماریں گے) یہ سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پر اس وقت ان کو اپنی قوم کی پچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کے بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکے گا یہ سن کر اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے غلط کہا قسم خدا کے بقا کی ہم اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف

لله تجدید نعمت کے، فضیلت حضرت ابو بکرؓ کی، صلہ رحمی مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہوں، عفو کرنا گنہگاروں سے، صدقے کا استحباب، قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا، فضیلت ام المومنین زینب کی، گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا، دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہؐ کے خیر خواہ اور مداح تھے، خطبہ شروع کرنا امام بعد سے، خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے، مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت، متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا، مطلب ان کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرفداری کرتے ہو۔ انتہی مختصراً

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ ((**أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ**)) قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

سے لڑتا ہے غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون شروع ہووے اور رسول اللہؐ منبر پر کھڑے ہوئے تھے انکو سمجھا رہے تھے اور ان کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہؓ نے کہا میں اس دن بھی سارا دن روئی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی پھر دوسری رات بھی روئی کہ نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جاوے گا میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت دی وہ بھی آکر رونے لگی پھر ہم اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہؐ تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے اور جس روز سے مجھ پر تہمت ہوئی تھی اس روز سے آج تک آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ یونہی گزرا تھا میرے مقدمہ میں کوئی وحی نہیں اتری حضرت عائشہؓ نے کہا پھر رسول اللہؐ نے تشہد پڑھا بیٹھتے ہی اور فرمایا اما بعد اے عائشہ مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری پاکدامنی بیان کردے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ سے اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ اسکو بخش دیتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا جب رسول اللہؐ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا میں نے اپنے باپ سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہؐ کو اس مقدمہ میں جو آپ نے فرمایا میرے باپ بولے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا میں جواب دوں رسول اللہؐ کو (سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے گو ان کی بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنْ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي نُفُوسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ يُتْلَى وَلَشَأْنِي كَانَ أَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنْ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنْ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ ((أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ

دم نہ مارا ۔ باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم) میں نے اپنی ماں سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ کو وہ بولی قسم خدا کی میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ کو آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم خدا کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ تمہارے دل میں جم گئی اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہؓ نے غصے سے فرمایا ورنہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا بجز تہمت کرنے والوں کے) پھر اگر تم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کر لوں جس کو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسفؑ کے باپ کی تھی (حضرت یعقوبؑ کی اور حضرت عائشہؓ کو رنج میں ان کا نام یاد نہ آیا تو یوسفؑ کا باپ کہا) جب انھوں نے کہا فصبر جميل والله المستعان علی ماتصفون یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں قسم خدا کی اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جاوے گا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور کلام بھی ایسا جو پڑھا جاوے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہؐ خواب میں کوئی ایسا مضمون دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے گا حضرت عائشہؓ نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہؐ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ

فَقَدْ بَرَّأَكِ)) فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذِهِ أَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِي ((**مَا عَلِمْتِ أَوْ مَا رَأَيْتِ**)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَ قَالَ فِي

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ پر وحی بھیجی اور اتارا قرآن کو آپ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ کا جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جاڑوں کے دنوں میں اس کلام کی سختی سے جو آپ پر اترا (اس لیے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا) جب یہ حالت آپ کی جاتی رہی (یعنی وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا اے عائشہ خوش ہو جا اللہ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا میری ماں نے کہا اٹھ اور حضرتؐ کی تعریف کر (اور شکر کر اور آپ کے سر کا بوسہ لے) میں نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت کی طرف نہیں اٹھوں گی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی سوا اللہ کے اسی نے میری پاکی اتاری حضرت عائشہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اتارا **ان الذین جاء وا بالافک عصبة منکم** آخر تک دس آیتوں کو تو اللہ جل جلالہ نے ان آیتوں کو میری پاکی کے لیے اتارا ابو بکر صدیق نے جو مسطح سے عزیزداری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب میں اس کو کچھ نہ دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ نے یہ آیت اتاری **ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة** آخر تک حبان بن موسیٰ نے کہا عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا) ابو بکر نے کہا قسم خدا کی میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا میں کبھی بند نہ کروں گا حضرت عائشہؓ نے کہا اور رسول اللہ نے ام المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا جو وہ جانتی ہوں یا انھوں نے دیکھا ہو انھوں نے کہا حالانکہ وہ سوکن تھیں یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں (یعنی بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں) میں تو عائشہ کو نیک ہی

حَدِيثِ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ.

سمجھتی ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی بیبیوں میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت سے بچایا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

٧٠٢١-عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ قَالَ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ و قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوغِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوغِرِينَ قَالَ الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ.

٧٠٢١- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہؓ برا جانتی تھیں حسانؓ کی برائی کو وہ کہتی تھیں یہ شعر حسان کا ہے ۔

فان ابی و والدتی و عرضی لعرض محمد منکم وقاء

یعنی حسان کافروں سے کہتے ہیں میرے باپ اور میری عزت یہ سب حضرت محمدؐ کی عزت کے لیے بچاؤ ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مداح اور ثناخواں تھے اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت میں شریک تھے پر اس کی سزا دنیا میں ان کو مل گئی) حضرت عائشہؓ نے کہا (قول اس کا جس سے تہمت لگائی جاتی تھی کہ) قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اس کے اللہ کی راہ میں شہید مارا گیا۔

٧٠٢٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا

٧٠٢٢- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہؐ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا اما بعد مشورہ دو مجھ کو ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے تہمت لگائی

أَهْلِي وَايْمُ اللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ.

میرے گھر والوں کو قسم خدا کی میں نے تو اپنی گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہیں جانی اور جس شخص سے انھوں نے تہمت لگائی اس کی بھی کوئی برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر میں آیا مگر اسی وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہؐ میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا اس نے کہا قسم خدا کی میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا کھالیتی ہے یا خمیر کھالیتی ہے آپ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہؐ سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا اس سے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت سست کہا اس کو) وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی میں تو عائشہ کو ایسا جانتی ہوں جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہیں کھولا حضرت عائشہ نے کہا وہ مرد خدا کی راہ میں شہید ہوا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حمنہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبداللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالتا پھر اس کو اکٹھا کرتا اور وہی بانی مبانی تھا اور حمنہ (بنت جحش)۔

بَابُ بَرَآءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرِّيبَةِ

باب: آپ کی لونڈی کی براءت اور عصمت کا بیان

۷۰۲۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِأُمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ ((اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ)) فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ

۷۰۲۳- انسؓ سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ کی حرم کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد لونڈی کو) آپ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اس شخص کی گردن مار (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اس سے کہا نکل اس نے

مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ.

اپنا ہاتھ حضرت علی کے ہاتھ میں دیا انھوں نے اس کو باہر نکالا دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے حضرت علیؓ نے اس کو نہ مارا پھر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ وہ تو مجبوب ہے (یعنی ذکر کٹا ہوا) اس کا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس واسطے انھوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ قتل نہ کیا جاوے گا پر آپ نے قتل کا حکم دیا تا کہ اس کا حال کھل جاوے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ ان کا کھل جاوے)۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَاَحْكَامِهِمْ

منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل

٧٠٢٤- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةُ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَ قَوْلُهُ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ.

٧٠٢٤- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبداللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا تم ان لوگوں کو جو رسول اللہؐ کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ کے پاس سے زہیر نے کہا یہ قرأت ہے اس شخص کی جس نے مِنْ حولہ پڑھا ہے (اور یہی قرأت مشہور ہے اور قرأت شاذ مَنْ حَوْلہ ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جاویں وہ لوگ جو آپ کے گرد ہیں) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکال دے گا ذلت والے کو (رسول اللہ کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہؐ کے پاس آیا۔ اور آپ سے بیان کیا آپ نے عبداللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور پچھوایا اس سے اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہؐ سے جھوٹ بولا اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ اذا جاء ك المنافقون اتری پھر رسول اللہؐ نے ان کو بلایا ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انھوں نے اپنے سر موڑ لیے (یعنی نہ آئے) اور اللہ نے ان کے حق میں فرمایا ہے كانهم خشب مسندة گویا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئیں زید نے کہا وہ

(٧٠٢٤) ☆ اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے جب تو ان کو دیکھے تو تجھ کو اچھے لگتے ہیں بدن ان کے یعنی موٹے تازے اور فربہ ہیں اس حدیث سے زید کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت میں سے کوئی ایسی بات سنے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو امام سے کہہ دے۔

لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

٧٠٢٥- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ.

٧٠٢٥- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ اکڑ چکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا۔

٧٠٢٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ

٧٠٢٦- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٠٢٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى

٧٠٢٧- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ سے آپ کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ نے کرتا دے دیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو رسول اللہ کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کو حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ نے آپ کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ نے فرمایا **سواء علیهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم لن یغفر الله لهم** یعنی تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا) رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ وہ منافق تھا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت پڑھ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا

(٧٠٢٧) ☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نووی نے کہا آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کئے اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کرتا دیا تھا اس لیے آپ نے اس کو اپنا کرتا دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

قَبْرِهِ.

ہوا اس کی قبر پر۔

٧٠٢٨- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

٧٠٢٨- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر۔

٧٠٢٩- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ.

٧٠٢٩- ابن مسعودؓ سے روایت ہے بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور ان میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا انکے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانائی کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنے گا اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے جب بھی سنے گا تب اللہ نے یہ آیت اتاری **وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم** آخر تک یعنی تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو)۔

٧٠٣٠- عَنْ عَبْدِ اللهِ بِنَحْوِهِ.

٧٠٣٠- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٧٠٣١- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ.

٧٠٣١- زید بن ثابتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپ کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرقے ہو گئے بعض کہنے لگے ہم ان کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے آخر تک۔

٧٠٣٢- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٧٠٣٢- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٧٠٣٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ

٧٠٣٣- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ منافق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرتؐ کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے

تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ.

٧٠٣٤- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا أَتَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ.

٧٠٣٥- عَنْ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کاموں پر جو انھوں نے نہیں کئے تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت سمجھ ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کئے جاویں ان کاموں پر جو انھوں نے نہیں کئے کہ وہ چھٹکارا پاویں گے عذاب سے ان کو دکھ کی مار ہے۔

۷۰۳۴- حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے مروان نے کہا اپنے دربان رافع سے ابن عباس کے پاس جا اور کہہ اگر ہم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کئے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا (کیونکہ ہم سب میں یہ عیب موجود ہوگا) ابن عباس نے کہا تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتری ہے پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی **واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتو االکتب** آخر تک پھر اس آیت کو پڑھا **لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا** ابن عباس نے کہا رسول اللہؐ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی انھوں نے اس کو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے اس حال میں کہ آپ کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتادی آپ کو وہ بات جو آپ نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کئے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ انہیں کو فرماتا ہے کہ ان کو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہیں)۔

۷۰۳۵- قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علیؓ کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہؓ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہؐ نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہؐ نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں

شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ)) لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ.

فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے (بیلہ سمجھ لے گا دبیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

۷۰۳۶ - عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي أُمَّتِي)) قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أُرَاهُ قَالَ ((فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ)).

۷۰۳۶ - ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں نہ جاویں گے نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے یہاں تک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں آٹھ کو ان میں سے بڑا پھوڑا تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے مونڈھوں میں پیدا ہو گا ان کی چھاتیاں توڑ کے نکل آوے گا (یعنی اس میں انگارا ہو گا جیسے چراغ رکھ دیا خدا بچائے)۔

۷۰۳۷ - عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ

۷۰۳۷ - ابوالطفیل سے روایت ہے کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے وہ بولا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتادو اس کو انھوں نے کہا ہم کو خبر دی جاتی تھی رسول اللہؐ سے کہ وہ تیرے سوا

(۷۰۳۷) ☆ اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنھوں نے پیغمبرؐ کے غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہؐ پر اچانک حملہ کریں اور آپ کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو جب پیغمبر خداؐ اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسی وقت آپؐ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ☜

أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ ((**إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقْنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ**)) قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو خدا اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی کہ ہم نے تو رسول اللہؐ کے منادی (کہ عقبہ کے راستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) پیغمبر خدا سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے (جب آپ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہنچ چکے تھے آپ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

۷۰۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ**)) قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ**)) فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ

۷۰۳۸- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے؟ جابر نے کہا تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں کے پھر لوگوں کا تار بندھ گیا رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال اونٹ والے کی نہیں ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا چل رسول اللہؐ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔

ل سب میں پکار دیوے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپ کے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے منافقوں نے رسول اللہؐ کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے بارادہ فاسد اچانک آپ تک پہنچ گئے رسول اللہ کو ان کے پہنچنے کی خبر ہو گئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی سواریوں کے منہوں کو مارے حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی ان کی سواریوں کے منہوں کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہؐ پر کھل گیا واپس ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ سے جا ملے آپ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیے تھے حذیفہؓ چونکہ رسول اللہؐ کے رازدار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ کا راز افشا نہ کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اشارتاً اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتاً نہ کہا کہ اس میں رسول اللہؐ کے راز کا افشاء ہے۔

لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

جابر نے کہا وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈ رہا تھا (وہ منافق تھا جب تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا)۔

٧٠٣٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ**)) أَوِ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

۷۰۳۰- ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا۔

٧٠٤٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا.

۷۰۴۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا انھوں نے اس کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ منشی تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے پھر تھوڑے دنوں میں اللہ نے اس کو ہلاک کیا انھوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر انھوں نے کھودا اور اس کو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر کھودا پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی پڑا چھوڑ دیا۔

٧٠٤١- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ((**قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ**)) فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ.

۷۰۴۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے جب آپ مدینہ پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ ہے)۔

٧٠٤٢- عَنْ إِيَاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا

۷۰۴۲- ایاس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے انھوں نے کہا ہم نے عیادت کی رسول اللہ ﷺ کے

قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ)).

ساتھ ایک شخص کی جس کو تپ آرہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا قسم خدا کی میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جارہے ہیں پیٹھ موڑ کر (یہ دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہوں گے)۔

٧٠٤٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً)).

٧٠٤٣- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔

٧٠٤٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((تَكِرُّ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً)).

٧٠٤٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان

٧٠٤٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ اقْرَءُوا)) فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا.

٧٠٤٥- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہوگا یہ آیت پڑھو ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن نہ رکھیں گے (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)۔

٧٠٤٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُمْسِكُ

٧٠٤٦- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ یا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں

(٧٠٤٣) ☆ وہ دھوبی کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان نہیں ہے کہ منافقت کرے۔

(٧٠٤٦) ☆ اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ملتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لاویں اور کیفیت کو خدا کے

السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ.

کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر ان کو ہلاوے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسے تعجب سے اور آپ نے تصدیق کی اس عالم کے کلام کی پھر یہ آیت پڑھی **وما قدروا اللہ حق قدرہ** یعنی نہیں قدر کی انھوں نے اللہ کی جیسے قدر اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔

٧٠٤٧- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا الْآيَةَ**)).

٧٠٤٧- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پھر آپ نے فرمایا **وما قدروا اللہ حق قدرہ** آخر تک۔

٧٠٤٨- عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ

٧٠٤٨- علقمہؓ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے

کو سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں۔ بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی اور آپ نے تعجب کیا اس کی بداعتقادی سے اس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبداللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انھوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وماقدروا اللہ حق قدرہ آخر تک اس لیے کہ جیسے اصبع یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا پس ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اس کا ثبوت لہٰذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔

يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا ((قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ)).

پھر فرمایا وما قدروا الله حق قدره.

۷۰۴۹ – عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ.

۷۰۴۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں ہے کہ آپ ہنسے اس کی تصدیق کر کے تعجب سے۔

۷۰۵۰ –عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَقْبِضُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ)).

۷۰۵۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرماوے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟

۷۰۵۱ – عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَطْوِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ)).

۷۰۵۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں غرور کرنے والے؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا (جو داہنے کے مثل ہے اور اسی واسطے دوسری حدیث میں ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں بڑائی کرنے والے؟

۷۰۵۲ – عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((يَأْخُذُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ

۷۰۵۲- عبیداللہ بن مقسم نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی؟ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لے

(۷۰۵۲) ☆ نووی نے کہا آپ کی انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ کہ اس قبض و بسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے انتہی مع زیادۃ۔
مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ کا قبض و بسط اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہر پر محمول ہیں

وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُولُ أَنَا اللهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا أَنَا الْمَلِكُ)) حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

لے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں اور آپ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ بن عمر نے کہا یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔

۷۰۵۳ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

۷۰۵۳- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ فرماتے تھے جبار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب: مخلوق اور آدمؑ کی ابتداء کے بیان میں

۷۰۵٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ ((خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)).

۷۰۵۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلائے زمین میں اور حضرت آدمؑ کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔

ہیں۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے صفت سمع کے بیان کے وقت اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور بصر کے بیان کے وقت اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقتاً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہیں کہ سمع اور بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے۔

(۷۰۵۴) ☆ پیر کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ کہ پھل کیونکہ پھل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب میں بعضوں نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پھل اور بیج کی۔

حضرت آدمؑ کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور ابلیس ان کا سردار تھا سو وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا ☜

عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

ترجمہ وہی جو گزرا۔

٧٠٥٥- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ)).

٧٠٥٥- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکٹھے کئے جاویں گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی۔ اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا (یعنی کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گا صاف چٹیل میدان ہو جائے گا)۔

٧٠٥٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ((عَلَى الصِّرَاطِ)).

٧٠٥٦- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ فرماتا ہے جس دن بدل جاوے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیے جاویں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا پل صراط پر ہوں گے۔

بَابُ نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کی مہمانی

٧٠٥٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ

٧٠٥٧- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کردے گا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے۔ پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دیوے رحمان تم پر ابوالقاسم کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن؟ آپ نے فرمایا ہاں بتلا۔ وہ بولا زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر آپ نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے۔ وہ بولا میں تم سے کہوں ان کا سالن

ﷺ اس مدت میں زمین میں جن بستے ہوں گے واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ جس ہفتہ میں زمین بنی اسی ہفتہ کی جمعہ کو آدم پیدا ہوئے۔ شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہوں اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ان کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی۔

(٧٠٥٧) ☆ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جاوے گی یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے فنا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

نَوَاجِذُهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ بَلَى قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامُ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا.

کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ بولا ان کا سالن بالام اور نون ہو گا۔ صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھاویں گے۔

۷۰۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ**)).

۷۰۵۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کریں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو (یعنی دس عالم یہودی متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جائیں گے)۔

۷۰۵۹- عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

۷۰۵۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بار جارہا تھا ایک کھیت میں آپ ایک لکڑی پر ٹیکا دیے ہوئے تھے، اتنے میں چند یہودی ملے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو۔ دوسرے نے کہا تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔ پھر انھوں نے کہا پوچھو۔ آخر کچھ لوگ ان میں کے اٹھے آپ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے؟ آپ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا آپ پر وحی آرہی ہے۔ میں اسی جگہ کھڑا ہو رہا جب وحی اتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی **ویسألونك عن الروح قل الروح من امر ربي وما اوتيتم من العلم الا قليلا** یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ دوں پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیئے گئے علم مگر تھوڑا۔

(۷۰۵۹) ☆ مازری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے کہ بہت لوگوں نے کلام کیا ہے ان میں اور کتابیں لکھی ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں ہے اور بعضوں نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضائے ظاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعضوں کے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔ اور جمہور کہتے ہیں روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعضوں نے کہا روح خون ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں کی۔ اس لیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ نے بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کر دی تو نبی نہیں ہیں۔ پس نہ بیان کیا اس کو اللہ نے تاکہ وہ ایمان لاویں آپ کی نبوت پر۔

٧٠٦٠– عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا أُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ.

٧٠٦٠- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٧٠٦١– عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

٧٠٦١- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٠٦٢– عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيَكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ.

قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَيَأْتِينَا فَرْدًا.

٧٠٦٢- خبابؓ سے روایت ہے میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل پر۔ میں گیا اس پر تقاضا کرنے کو۔ وہ بولا میں کبھی نہ دوں گا جب تک تو محمدؐ سے پھر نہ جاوے گا۔ میں نے کہا میں تو محمدؐ سے اس وقت تک بھی نہ پھروں گا کہ تو مر جاوے پھر اٹھے۔ وہ بولا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا اولاد ملے گی۔ تب یہ آیت اتری **افرء یت الذی کفر بایتنا وقال لاوتین ما لا وولدا** آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتوں کا اور کہنے لگا مجھ کو مال اور بچے ملیں گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ سے کوئی اقرار لیا ہے آخر تک۔(سورۂ مریم)

٧٠٦٣–عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي

٧٠٦٣- وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ خباب نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل

ف مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہیں جیسے بعض پہاڑوں پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیا جائے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب زچہ کے پیٹ میں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر گہرا پھرا دیتے ہیں تا کہ اس ٹکڑے تک اتر جاوے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے۔

٧٠٦٤–عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

٧٠٦٤- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دکھ کا عذاب بھیج۔ اس وقت یہ آیت اتری اللہ ان کو عذاب کرنے والا نہیں جب تک تو ان میں موجود ہے اور اللہ ان کو عذاب نہیں کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے ان کو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى

باب: آیت اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی کا شان نزول

٧٠٦٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ لَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا**)) قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا

٧٠٦٥- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا کیا محمدؐ اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ابو جہل نے کہا قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں ان کو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدہ میں) میں ان کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس ارادہ سے کہ آپ کی گردن روندے (کھندے)۔ لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی ایکا ابو جہل الٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور محمدؐ کے بیچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اچک لیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہرگز نہیں، آدمی شرارت کرتا ہے

(٧٠٦٤) ☆ معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمانوں کو روکنا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اترنے کا ڈر ہے ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں۔ یہ مسلمان خدا سے نہیں شرماتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بھائیوں کو روکتے ہیں خدا کی مار ان پر۔

نَدْرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللهَ يَرَى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ.

٧٠٦٦- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھ کو جانا ہے کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے؟ (معاذ اللہ جو کس مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابو جہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا؟ تو کیا سمجھتا ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری؟ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آئے گا (ان برے کاموں سے) ہم اس کو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلاویں گے فرشتوں کو ہرگز تو اس کا کہنا نہ مان۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتے ہیں)۔

٧٠٦٦- مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبدالرحمٰن! ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سن کر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصہ میں اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کیلئے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو اے محمدؐ میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہؐ نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی

(٧٠٦٦) ☆ تو یہ اس واعظ کی جہالت تھی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا۔ لزام سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے فسوف یکون لزاما یعنی عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز بدر ہوئی اور وہی بطشہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الم غلبت الروم میں مذکور ہے یہ بھی حضرتؐ کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اور پارسی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا۔

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ)) قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ.

کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا یااللہ ان پر سات برس کا قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔ آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہاں تک انھوں نے کھالوں اور مردار کو بھی کھالیا بھوک کے مارے اور ایک شخص ان میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابوسفیان رسول اللہؐ کے پاس آیا کہنے لگا اے محمدؐ! تم حکم کرتے ہو اللہ کی اطاعت کا اور ناتا جوڑنے کا تمہاری قوم تو تباہ ہو گئی ان کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انتظار کر اس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

٧٠٦٧—عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ الْآيَةَ ((يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ)) قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفَاسِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللهُ أَعْلَمُ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ

٧٠٦٧- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا تھا آخر وہ قحط اور تنگی میں مبتلا ہوئے آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے بیچ میں دھویں کی طرح بھرا ہوا ہے یہاں تک کہ انھوں نے ہڈیوں کو بھی کھالیا۔ پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا فرمائیں مضر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے)۔ آپ نے فرمایا مضر کے لیے تو نے بڑی جرأت کی (یعنی گستاخی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) پھر آپ نے ان کے لیے دعا کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کر دیں گے تم پھر وہی کام کرو گے۔ راوی نے کہا

ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرِ اللهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ.

ان پر پانی برسا جب ذرا ان کو چین ہوا تو وہی حال ہو گیا ان کا جو پہلے تھا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری **فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین** آخر تک ہم بدلہ لیں گے یعنی بدر کے دن۔

٧٠٦٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ.

٧٠٦٨- عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا پانچ نشانیاں تو گزر چکیں دخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر (یعنی شق قمر)۔

٧٠٦٩- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٧٠٦٩- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٧٠٧٠- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ أَوِ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخَانِ

٧٠٧٠- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں ہیں روم اور بطشہ او ر دخان اور شعبہ کو شک ہے بطشہ کہا یا دخان۔

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ (1)

باب: شق القمر کا بیان

٧٠٧١- عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

٧٠٧١- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ

(1) ☆ قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبرؐ کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اس کو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ زجاج نے کہا اس کا انکار کیا ہے بعض مبتدعہ نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا کیونکہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قمر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن اور بعض بے دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اس کی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے مکہ والوں کو کیا خصوصیت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہو نگے اور دروازے بند ہو نگے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہو نگے اس وقت چاند کا خیال شاذ و نادر ہی کسی کو ہو گا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا۔ علاوہ اس کے یہ کیا ضروری ہے کہ اور ملکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند ان کو نہ دکھلائی دیتا ہو یا ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جو ان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں ابر ہو واللہ اعلم۔ (نووی مع زیادۃ)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((اشْهَدُوا)).

نے فرمایا گواہ رہو۔

٧٠٧٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اشْهَدُوا)).

۷۰۷۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گواہ رہو۔

٧٠٧٣-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ)).

۷۰۷۳- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا۔

٧٠٧٤-عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ.

۷۰۷۴- عبداللہ بن عمرؓ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

٧٠٧٥-عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ ((اشْهَدُوا اشْهَدُوا)).

۷۰۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٠٧٦-عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.

۷۰۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی۔ آپ نے ان کو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا۔

٧٠٧٧- عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۷۰۷۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٠٧٨- عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۷۰۷۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔

٧٠٧٩-عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۷۰۷۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

بَابٌ فِي الْكُفَّارِ

باب : کافروں کا بیان

٧٠٨٠- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۷۰۸۰- ابوموسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ

(۷۰۸۰) ☆ صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ۔

خدائے راست مسلم بزرگواری و حلم — کہ جرم بیند و نان بر قرار میدارد

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)).

جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (باوجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہو)۔ اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) پھر وہ ان کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے۔

٧٠٨١- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

۷۰۸۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بیٹے کا ذکر نہیں ہے۔

٧٠٨٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ)).

۷۰۸۲- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے ویعطیھم یعنی دیتا ہے ان کو۔

بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا

باب: کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان

٧٠٨٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ)).

۷۰۸۳- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا جس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا؟ وہ بولے گا ہاں۔ پروردگار فرمائے گا میں نے تو تجھ سے اس سے سہل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدمؑ کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرنا میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابدالآباد جہنم میں رہے گا)۔

٧٠٨٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

۷۰۸۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٠٨٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا

۷۰۸۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کے سونا ہوتا کیا تو اس کو دے کر

أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ سُئِلْتَ أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ)).

اپنے تئیں چھڑاتا؟ وہ بولے گا ہاں۔ پھر اس سے کہا جاوے گا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہو سکا)۔

۷۰۸۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَيُقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ)).

۷۰۸۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا جاوے گا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تھا۔

بَابُ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ

باب: کافر کا حشر منہ کے بل ہونے کا بیان

۷۰۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ((أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا.

۷۰۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن۔ قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا بے شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔

بَابُ صَبْغِ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَصَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ

باب: دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان

۷۰۸۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا

۷۰۸۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لایا جاوے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیاداروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا؟ کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا؟ تو وہ کہے گا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب۔ اور اہل جنت سے لایا جاوے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو

(۷۰۸۷) ☆ یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بے حد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری مخلوق کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں۔

(۷۰۸۸) ☆ یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جاوے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گزری ہو- (تحفۃ الاخیار)

ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)).

جنت میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا؟ وہ کہے گا خدا کی قسم مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔

بَابُ جَزَآءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

باب: مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا

۷۰۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا)).

۷۰۸۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہو گی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا وہ بدلہ دیا جاوے۔

۷۰۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ((إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ)).

۷۰۹۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں فائدہ مل جاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مومن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بھی اس کو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد۔

۷۰۹۱- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا.

۷۰۹۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ

باب: مومن اور کافر کی مثال

۷۰۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۷۰۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

(۷۰۸۹) ☆ نووی نے کہا ہے علماء نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اس کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اس نے خدا کے لیے کیا ہو اس کا بھی بدلہ نہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے ناتا ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھی کی جاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۷۰۹۲) ☆ صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت۔ خلاصہ ومطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت لئے

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ)).

علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹا جاوے۔

٧٠٩٣- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ ((تُفِيئُهُ)).

۷۰۹۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٠٩٤- عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)).

۷۰۹۴- کعب بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ۔ ہوا اس کو جھونکے دیتی ہے کبھی اس کو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جاتا ہے۔

٧٠٩٥-عَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)).

۷۰۹۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٠٩٦-عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ .أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ)) وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ)).

۷۰۹۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں کافر کے بدلے منافق ہے۔

٧٠٩٧-عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيَى ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ)).

۷۰۹۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

ﷺ کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبرائے اس کو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے۔

بَابُ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ

باب: مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے

۷۰۹۸- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ**)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقَالَ ((**هِيَ النَّخْلَةُ**)) قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

۷۰۹۸- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی تو مجھ سے بیان کرو وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔ عبداللہ نے کہا میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے شرم کی (اور نہ کہا)۔ پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ بیان فرمایئے وہ کونسا درخت ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ عبداللہ نے کہا پھر میں نے یہ حضرت عمرؓ سے بیان کیا انھوں نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے ملنے سے زیادہ پسند تھا۔

۷۰۹۹-عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ ((**أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ**)) فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأُلْقِيَ فِي نَفْسِي أَوْ رُوعِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**هِيَ النَّخْلَةُ**)).

۷۰۹۹- ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہے؟ لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں سے۔ ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

۷۱۰۰- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

۷۱۰۰- مجاہد سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ رہا مدینہ تک۔ میں نے ان کو رسول اللہؐ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوا ایک حدیث کے۔ انھوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابھہ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں وہ نرم ہوتا ہے)۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۱۰۱ -عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

۷۱۰۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۷۰۹۸) ☆ مسلمانوں کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں۔ اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے۔ دونوں میٹھے اور دونوں میں ثواب۔

أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

٧١٠٢- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا)) قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي أُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

۷۱۰۲- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھ سے بیان کرو اس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جس کے پتے نہیں جھڑتے؟ ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا وتوتی اکلھا کل حین (بغیر لا کے) لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا ولا توتی اکلھا کل حین اور کوئی آفت نہیں پہنچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر۔ ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔

بَابُ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيْشِ

باب: شیطان کا فساد مسلمانوں میں

٧١٠٣- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

۷۱۰۳- جابرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اس کو

(۷۱۰۲) ☆ ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا وتوتی اکلھا کل حین بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا ولا توتی اکلھا کل حین غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت۔ بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی اس کو کوئی آفت نہیں پہنچتی وتوتی اکلھا الگ ہے لا اس پر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا۔

ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے۔ لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیریں اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام پر آتی ہیں۔ ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مومنوں کے لیے۔ اور بعضوں نے کہا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کی طرح یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا وہ جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہیں ہوتا آدمی کی طرح۔ واللہ اعلم (نووی مختصراً)۔

(۷۱۰۳) ☆ یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے۔ آپ کی وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے۔

((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ)).

نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے)۔ لیکن شیطان ان کو بھڑکاوے گا (آپس میں لڑاوے گا)۔

٧١٠٤- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

٧١٠٤- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧١٠٥- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)).

٧١٠٥- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اس کے پاس وہ ہے جو بڑا فتنہ کرے (یعنی لوگوں کو بہت بھڑکاوے)۔

٧١٠٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ)) قَالَ الْأَعْمَشُ أُرَاهُ قَالَ ((فَيَلْتَزِمُهُ)).

٧١٠٦- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان ان میں سے آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرا دی اس میں اور اس کی جورو میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔ اعمش نے کہا اس کو چپٹا لیتا ہے۔

٧١٠٧- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)).

٧١٠٧- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٠٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

٧١٠٨- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(٧١٠٦) ☆ جورو خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا۔ دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی۔ اس واسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے۔ مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصہ میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

(٧١٠٨) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان آپ کو شر نہیں پہنچا سکتا تھا۔ نوویؒ نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ ﷺ شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم اور دل اور زبان میں۔

اللهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِيَّايَ إِلَّا أَنَّ اللهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ)).

فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ! شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوا نیکی کے۔

٧١٠٩–عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ ((وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ)).

۷۱۰۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

٧١١٠– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ ((مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ)) فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ مَعِي شَيْطَانٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِنْ رَبِّي أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ)).

۷۱۱۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ ان کے پاس سے نکلے رات کو ان کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے)۔ پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ! کیا تجھ کو غیرت آئی؟ میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ جیسے خاوند پر رشک نہ آوے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا آپ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتیٰ کہ میں سلامت رہتا ہوں۔

بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

باب: کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے

٧١١١–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

۷۱۱۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم

(۷۱۱۰) ☆ اب سوا نیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم[1] تھے۔

[1] یعنی تبلیغ احکام میں آپ معصوم تھے۔

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا)).

میں سے نجات نہ پاوے گا اپنے عمل کی وجہ سے؟ ایک شخص بولا یارسول اللہ ﷺ اور آپ؟ آپ نے فرمایا میں بھی نہیں مگر جس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے۔ لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔

٧١١٢- عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَلَكِنْ سَدِّدُوا)).

۷۱۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٧١١٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ

۷۱۱۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جاوے۔ لوگوں

(۷۱۱۱) ☆ یعنی نہ افراط کرو نہ تفریط عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جس قدر مسنون ہے۔ اور افراط یہ کہ اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے گھر والوں کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔

نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اس کی بادشاہت میں ہے۔ وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جاوے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو ان کو جنت میں لے جاوے یہ فضل ہوگا اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جاوے۔ پر وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جاوے گا اس لیے کہ اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جاوے گا بلکہ مومنوں کو بخشے گا اور ان کو اپنی رحمت سے جنت میں لے جاوے گا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اس کا عدل ہے۔ اور معتزلہ اس کے خلاف بکتے ہیں اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں کے معارض نہیں۔ اس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول ان کا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا۔ انتہی ما قال النووی۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند جل شانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چون وچرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت بے حد اور بے حساب ہے۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبروں کو اور خصوصاً ہمارے پیغمبر کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ بھروسہ نہ تھا اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں لے جا سکے بقول شخصے پیر خود درماندہ تا بہ شفاعت مرید چہ رسد۔

الْجَنَّةَ)) فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ)).

نے عرض کیا اور نہ آپ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔

٧١١٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)) وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)).

۷۱۱۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔ ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔

٧١١٥-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا ((أَنْ يَتَدَارَكَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ)).

۷۱۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧١١٦-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ)).

۷۱۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

٧١١٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)).

۷۱۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنی اعتدال کرو۔ اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو۔

٧١١٨- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۷۱۱۸- حضرت جابرؓ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

٧١١٩-عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۷۱۱۹- اعمش سے دو سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

٧١٢٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((وَأَبْشِرُوا)).

۷۱۲۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو۔

۷۱۲۱– عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللهِ)).

۷۱۲۱– جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا نہ آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لے جاوے یا جہنم سے بچاوے)۔

۷۱۲۲– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ)) قَالُوا ((وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ)).

۷۱۲۲– ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاوے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اور نہ آپ کو؟ آپ نے فرمایا نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لیوے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۷۱۲۳– عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَأَبْشِرُوا))

۷۱۲۳– ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِكْثَارِ الْأَعْمَالِ وَالْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ

باب: عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا

۷۱۲٤– عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَكَلَّفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا)).

۷۱۲۴– مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔ لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں؟ آپ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے گئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۷۱۲٥– عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا)).

۷۱۲۵– ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

۷۱۲٦–عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفَطَّرَ

۷۱۲۶– ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ

(۷۱۲۴) ☆ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں یعنی اس مغفرت کی شکر گزاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے۔

رِجْلَاهُ قَالَتْ عَنْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا)).

کے پاؤں پھٹ گئے۔ میں نے کہا یارسول اللہؐ! آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

باب : وعظ میں میانہ روی

٧١٢٧- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا أَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ فَقَالَ إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

۷۱۲۶-شقیق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے دروازے پر بیٹھے تھے ان کا انتظار کرتے ہوئے اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی نکلے ہم نے اس کو کہا عبداللہ کو ہماری اطلاع کرو۔ پس وہ گیا پھر نکلے عبداللہ اور کہنے لگے کہ مجھ کو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہؐ ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈتے (یعنی ہماری خوشی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہ ہو۔ (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنا تو فائدہ کیا بلکہ گنہگار ہونے کا ڈر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہاں تک لوگ خوشی سے سنیں اور ان کا دل لگے اور ان پر بار نہ ہو)۔

٧١٢٨-عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ.

۷۱۲۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٧١٢٩-عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوَدِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

۷۱۲۹- ابووائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سناتے۔ ایک شخص بولا اے ابو عبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہم کو حدیث سنایا کرو۔ عبداللہ نے کہا میں تم کو جو ہر روز حدیث نہیں سناتا تو اس وجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ ﷺ کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے۔ اس واسطے کہ آپ برا جانتے تھے ہم کو رنج دینا (یعنی بار ہونا)۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَ صِفَةِ نَعِيمِهَا وَ اَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

۷۱۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حُفَّتْ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتْ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)).

۷۱۳۰- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔

۷۱۳۱-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۷۱۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)).

مِصْدَاقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

۷۱۳۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں ان کی آنکھوں نے) نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا۔ اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کے لیے آنکھوں کا آرام۔ یہ بدلہ ہے ان کے کاموں کا۔

۷۱۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أَطْلَعَكُمُ اللهُ عَلَيْهِ)).

۷۱۳۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیار کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے دل پر نہیں گزرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے اٹھا رکھی ہیں ان کو چھوڑو جو اللہ نے تم کو بتلایا (یعنی جو نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جس کا علم خدائے تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کیسی ہوں گی)۔

(۷۱۳۰) ☆ یعنی یہ دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے۔ پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھادے وہ ان میں جاوے گا۔ نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں، مواظبت عبادات کی، صبر ان کی مشقتوں پر، غصہ روکنا، عفو حلم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خواری، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ، کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جاویں یا دل کو سخت کردیں یا عبادت میں غافل کردیں۔ (نووی)

٧١٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أَطْلَعَكُمُ اللهُ عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

۷۱۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔

٧١٣٥- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ ((فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

۷۱۳۵- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں موجود تھا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہاء تعریف کی۔ پھر آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے ذہن میں گزری۔ پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔

بَابُ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

باب: جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا

٧١٣٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).

۷۱۳۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا ہے (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)۔

٧١٣٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((لَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے۔

٧١٣٨- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۸- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔

٧١٣٩- قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۹- ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی۔انھوں نے کہا مجھ سے ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے تیار کئے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔

بَابُ إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہوگا

٧١٤٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)).

۷۱۴۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ فرماوے گا بہشتی لوگوں سے اے بہشتیوں! سو وہ کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ پروردگار فرماوے گا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے ہم کیسے راضی نہ ہونگے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پروردگار فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے اے رب اس سے عمدہ کونسی چیز ہے؟ پروردگار فرماوے گا میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔

٧١٤١- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ)).

۷۱۴۱- سہل بن سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا جھانکیں گے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہونگے بوجہ تفاوت درجات کے)۔

٧١٤٢- قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ.

۷۱۴۲- ابو حازم نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی انھوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو۔

(۷۱۴۰) ☆ سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔

٧١٤٣- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

۷۱۴۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٤٤- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ ((بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ)).

۷۱۴۴- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان کے کنارے پر پورب میں یا پچھم میں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اوروں کو نہیں ملیں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ ہونگے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا (انھوں نے پیغمبروں کو)۔

٧١٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ)).

۷۱۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کاش اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لیوے۔

بَابُ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُونَ فِيهَا مِنَ النَّعِيمِ وَالْجَمَالِ

باب: جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور حسن و جمال کا بیان

٧١٤٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا)).

۷۱۴۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے۔ پھر شمالی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا۔ سو ان کا حسن اور جمال زیادہ ہو جاوے گا پھر پلٹ آویں گے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا۔ سو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ پھر وہ جواب دیں گے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔

بَابُ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصِفَاتُهُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں کے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہونگے

٧١٤٧- عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكَرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمْ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوَ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَإِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَبُ)).

٧١٤٧- محمد سے روایت ہے لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہونگے یا عورتیں زیادہ ہونگی؟ ابوہریرہؓ نے کہا کیا ابوالقاسم یعنی رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جاوے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جاوے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیبیاں ہونگی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت میں کوئی بے جورو نہ ہوگا۔

٧١٤٨- عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

٧١٤٨- محمد بن سرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہونگے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٧١٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ

٧١٤٩- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگے۔ پھر جو گروہ ان کے بعد جاوے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا۔ اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی۔

(٧١٤٧) ☆ قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہونگی اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں بھی عورتیں زیادہ ہونگی۔ پس دونوں حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زائد ہیں اور یہ حدیث آدمی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی ان کے سوا ہونگی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی محقق ہوا کہ عورتیں۔ نسبت مردوں کے زائد ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرتی ہیں۔ پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کئی عورتیں جائز ہوئیں وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی۔ علاوہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات تھیں جو اور عورتوں میں نہیں ہیں۔

أَمْشَاطُهُمْ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمْ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمْ الْأَلُوَّةُ وَأَزْوَاجُهُمْ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ))۔

ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا اور ان کی بیبیاں حوریں ہونگی بڑی آنکھ والی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہونگی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم کی صورت پر ہوں گے۔ ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا۔

۷۱۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْزُقُونَ أَمْشَاطُهُمْ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمْ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمْ الْمِسْكُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ و قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ و قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ))۔

۷۱۵۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں دو گروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی درجے ہوں گے۔

بَابُ فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَتَسْبِيحِهِمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح و شام کی تسبیحات کا بیان

۷۱۵۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا آنِيَتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنْ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنْ الْأَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمْ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنْ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ

۷۱۵۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہوں گے اور یہ کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہونگے اور وہ پاکی کریں گے اپنے پروردگار کی صبح اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)۔

وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا)).

٧١٥٢- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ)).

۷۱۵۲- جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کھاویں گے اور پیویں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سنکیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کھانا کدھر جاوے گا؟ آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آوے گا اس میں مشک کی خوشبو ہوگی (بس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جاوے گا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) کا ان کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

٧١٥٣-عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ ((كَرَشْحِ الْمِسْكِ)).

۷۱۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧١٥٤-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ)).

۷۱۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧١٥٥- وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ)).

۷۱۵۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

(۷۱۵۲) ☆ یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا۔

نووی نے کہا اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھاویں گے اور پیویں گے اور تمام مزے اٹھاویں گے جنت میں اور یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی کبھی ختم نہ ہونگی اور جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت ان کی اور ہے۔

٧١٥٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ)).

۷۱۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا چین سے رہے گا بے غم رہے گا نہ کبھی اس کے کپڑے گلیں گے نہ جوانی اس کی ختم ہو گی (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہو گا)۔

٧١٥٧-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا)) فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمْ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ.

۷۱۵۷- ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پکارے گا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان رہو گے کبھی رنج نہ ہو گا اور یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیے جاویں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے۔ اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے رہے۔

٧١٥٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)).

۷۱۵۸- عبداللہ بن قیس یعنی ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملے گا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہو گا اور اس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہو گی۔ اس میں اس مومن کی بیبیاں ہوں گی اور وہ ان پر گھوما کرے گا۔ پھر ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا (بوجہ کشادگی کے)۔

٧١٥٩- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ الْمُؤْمِنُ)).

۷۱۵۹- عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہو گا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہو گی۔ اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے۔ مومن ان پر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہوں گے)۔

٧١٦٠- عَنْ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمْ

۷۱۶۰- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہو گا جس کا لمباؤ اچان میں بھی ساٹھ میل کا ہو گا اس کے اور کونے میں مسلمان کی بیبیاں ہو نگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ

(۷۱۵۷) ☆ یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کر دے گا تاکہ ان کو کوئی دغدغہ نہ رہے۔

الْآخَرُونَ)).

دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے)۔

٧١٦١-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ)).

۷۱۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

بَاب يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ

باب: جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل چڑیوں کے سے ہوں گے

٧١٦٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)).

۷۱۶۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ جاویں گے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں۔

٧١٦٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ

۷۱۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حضرت آدمؑ کو بنایا اپنی صورت پر ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا۔ جب ان کو بنا چکا تو فرمایا جا اور ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے۔

(۷۱۶۱) ☆ نووی نے کہا سیحان اور جیحان جیحون کے سوا ہیں یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں۔ ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجاز ابوجہ قرب کے۔ حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا سیحان اور جیحان دونوں نہریں عواصم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے۔ اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں ایک تو یہ کہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے۔ دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جاوے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جاوے گا۔ دوسرے یہ کہ در حقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گزرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلی ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے- انتہی

(۷۱۶۲) ☆ یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کی طرح۔

(۷۱۶۳) ☆ اللہ جل جلالہ نے حضرت آدمؑ کو بنایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر جو صورت ان کی دنیا میں تھی اور جس پر مرے اسی صورت پر پیدا ہوئے اور اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

آدمؑ ساٹھ ہاتھ کے تھے پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے یعنی حضرت آدمؑ سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد

فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيبُونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ))۔

حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ بڑھایا۔ تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لمبا۔ (حضرتؐ نے فرمایا آدمؑ ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔

بَابٌ فِي شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ وَبُعْدِ قَعْرِهَا وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ

باب: جہنم کا بیان (خدا ہم کو اس سے بچاوے)

٧١٦٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا))۔

۷۱۶۴- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں گے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)۔

٧١٦٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا))۔

۷۱۶۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ آگ تمہاری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے ستر حصے گرمی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا قسم خدا کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یارسول اللہ! آپ نے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔

٧١٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))۔

۷۱۶۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٦٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

۷۱۶۷- ابوہریرہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

لے قد بھی گھٹتے گئے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چند ساٹھ ہاتھ کا اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اس واسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں۔ لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جاویں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا بحر ایا آداب یا کورنش کرے وہ در حقیقت ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تَدْرُونَ مَا هَذَا)) قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا)).

تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا (معاذ اللہ جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کو چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے)۔

٧١٦٨-عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((هَذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا)).

۷۱۶۸-ابوہریرہؓ سے ویسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا۔ تم نے اس کا دھماکہ سنا۔

٧١٦٩-عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ)).

۷۱۶۹- سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے بعضوں کو ٹخنوں تک آگ پکڑے گی اور بعضوں کو ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعضوں کو گردن تک۔

٧١٧٠-عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ)).

۷۱۷۰- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضوں کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعضوں کو گھٹنوں تک بعضوں کو کمر بند تک بعضوں کو ہنسلی تک۔

٧١٧١- عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهِ حِقْوَيْهِ.

۷۱۷۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بجائے حجز کے حقو ہے حقو بھی وہی ازار بندھنے کی جگہ۔

٧١٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ

۷۱۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے زور دار مغرور لوگ آویں گے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آویں گے۔ اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں جس پر

أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا))۔

چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھری جاؤ گی۔

۷۱۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ))۔

۷۱۷۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں وہ لوگ آویں گے جو متکبر اور زور والے ہیں اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آویں گے جو ناتواں ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور عاجز ہیں (یعنی اکثر یہی لوگ ہونگے)۔ تب اللہ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جس کو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھری جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور سیر نہ ہو گی) پھر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔ وہ کہے گی بس بس۔ تب بھر جاوے گی اور ایک پر ایک سمٹ جاوے گی۔

(۷۱۷۳) ☆ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر گزر چکا کہ ان احادیث میں دو مذہب ہیں ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ ان کی تاویل نہ کریں گے بلکہ ان پر ایمان لاویں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ کے لائق ہے اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے) دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قدم سے مراد متقدم ہے یعنی وہ لوگ رکھے گا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے تیار کئے تھے عذاب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور دوسری روایت میں امام مسلم کی رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا۔ اس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنی ظاہری کو اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بے شمار کو اپنے زعم فاسد سے کیوں بگاڑا۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ کو انھوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے۔ خداوند تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اس کے مثل ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے۔ بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتوں کو خداوند تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت کیا یا اس کے رسول نے ثابت کیا ان سے تنزیہ کرنا حماقت اور بے وقوفی ہے جیسے اترنا چڑھنا ہنسنا دیکھنا سننا تعجب کرنا بیٹھنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتھ آنکھ پاؤں منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں۔ اس لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن وحدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی لغوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ ان کی مخلوقات کی صفات کے ساتھ۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

٧١٧٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

۷۱۷۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٧٥-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللهُ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)).

۷۱۷۵- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قدمہ کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابو بکر بن خورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

٧١٧٦-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكِلَيْكُمَا ((عَلَيَّ مِلْؤُهَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ.

۷۱۷۶- ابو سعید سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

٧١٧٧-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى

۷۱۷۷- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہمیشہ

(۷۱۷۵) ☆ نووی نے کہا اس میں دلیل ہے اہل سنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جاویں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جاویں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بے حد ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی۔ انتہی

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ)).

دوزخ کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (یعنی اور لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا بڑی برکت والا بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب وہ کہنے لگے گی بس بس۔ قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک سمٹ جاوے گی۔

٧١٧٨ - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۷۱۷۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٧٩ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ)).

۷۱۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ یہی کہے گی اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک رہ جاوے گی اور کہنے لگے گی بس بس۔ قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں رکھے گا۔

٧١٨٠ - عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ)).

۷۱۸۰- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

٧١٨١ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالَ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا

۷۱۸۱- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں اس کو ٹھہرایا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے جنت والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سر اٹھاویں گے اور اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے۔ پھر کہا جاوے گا اے دوزخ والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھاویں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے۔ پھر حکم ہو گا وہ مینڈھا ذبح کیا جاوے گا۔ پھر کہا جاوے گا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے۔ پھر رسول اللہؐ

مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ)) قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

نے یہ آیت پڑھی اور ڈرا انکو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جاوے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔ آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں)۔

٧١٨٢– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيْضًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

٧١٨٢– ترجمہ وہی جو گزرا۔

٧١٨٣– عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُدْخِلُ اللهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ)).

٧١٨٣– عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جاوے گا پھر پکارنے والا ان کے بیچ کھڑا ہو گا اور کہے گا اے جنت والو موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو موت نہیں ہے۔ ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔

٧١٨٤–عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ)).

٧١٨٤– عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جاوے گی۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہیں ہے۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہو گی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہو گا۔

٧١٨٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ

٧١٨٥– ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہو گی اور اس

(٧١٨٥) ☆ یہ اس واسطے ہو گا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے ان کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہے۔ (نووی)

أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ)).

کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔

٧١٨٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ الْوَكِيعِيُّ فِي النَّارِ

۷۱۸۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی۔

٧١٨٧– عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ.

۷۱۸۷- حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ؟ لوگوں نے کہا بتلایئے فرمایا ہر ناتواں لوگوں کے نزدیک ذلیل اگر قسم کھالیوے اللہ کے بھروسے پر البتہ اللہ تعالیٰ اس کو سچا کردے اور پھر فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ والے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلایئے آپ نے فرمایا ہر جھگڑالو بڑے پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور۔

٧١٨٨– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكُمْ)).

۷۱۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧١٨٩– عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ)).

۷۱۸۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور چغل خور یا دغابازی سے ایک قوم میں شریک ہونے والا گھمنڈ والا ہے۔

٧١٩٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ)).

۷۱۹۰- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت میں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے (یعنی خدا کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیاداروں کی نظروں میں حقیر ہیں)۔

٧١٩١– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ ((إِذْ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا

۷۱۹۱- عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ نے فرمایا جب اٹھا اس قوم

انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ إِلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ ((جَلْدَ الْأَمَةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ ((جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ)) ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ ((إِلَامَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ)).

میں کا بڑا بد بخت اٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریر مفسد خبیث اپنے کنبہ کا زور رکھنے والا جیسے ابوزمعہ ہے۔ پھر عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلاوے (تو شام کو محبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے)۔ پھر لوگوں کو نصیحت کی گوز پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے)۔

٧١٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبَا بَنِي كَعْبٍ هَؤُلَاءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ)).

۷۱۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا جو بنی کعب (ان لوگوں) کا باپ تھا (یعنی جداعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں۔[1]

٧١٩٣-عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ)).

۷۱۹۳- سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دوہنا موقوف کیا جاتا ہے بتوں کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جس کو اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے اور ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور سب سے پہلے سائبہ اسی نے نکالا۔

٧١٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ

۷۱۹۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیل کی دموں کی طرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم

(۷۱۹۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعضے کافر مرتے ہی وہاں بھیج دیے جاتے ہیں۔

[1] ☆ دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے سائبہ کو نکالا تھا (سائبہ وہ جانور ہے جو مشرک اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس پر بوجھ نہ لادتے تھے)۔

وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))۔

سے) اور ایک عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے ہیں پر ننگی ہیں (یا خدا تعالیٰ کا ان پر احسان ہے پر وہ شکر نہیں کرتیں)۔ خاوند کو سیدھے راستہ سے بہکانے والیاں خود بہکنے والیاں (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیاں مٹکاتے ہوئے اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے) ان کے سر گویا بختی اونٹوں کے کوہان ہیں (جوڑا بڑا کرنے والیاں کپڑا موباف لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتیں کافر ہوں گی اگر ان باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول دہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہو گی)۔

٧١٩٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يُوشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ))۔

۷۱۹۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو دیکھے گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنی کوڑے) اور وہ صبح کریں گے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں۔

٧١٩٦-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَوْشَكْتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ))۔

۷۱۹۶- ترجمہ وہی ہے- اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے-

بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب : دنیا کے فنا اور حشر کا بیان

٧١٩٧- عَنْ مُسْتَوْرِدٍ أَخِي بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ وَأَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ)) وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَخِي بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ

۷۱۹۷- مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے اور یحییٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دریا میں' پھر دیکھے تو کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اس واسطے اس سے بھی کم ہے)۔

إِسْمَعِيلُ بِالْإِبْهَامِ

٧١٩٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ)).

۷۱۹۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کئے جاویں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ کئے ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہو گی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا (اپنے اپنے فکر میں ہوں گے)۔

٧١٩٩- عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((غُرْلًا)).

۷۱۹۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٢٠٠- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ.

۷۲۰۰- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پا پیادہ ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ (جیسے پیدا ہوئے تھے)۔

٧٢٠١- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ)) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ

۷۲۰۱- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو! تم اللہ کی طرف حشر کئے جاؤ گے ننگے پاؤں بن ختنہ جیسے ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا جس کو ہم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو سب سے پہلے تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیمؑ کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جائیں گے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جاوے گا (کافروں کی طرف) میں عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جاوے گا تم نہیں جانتے انھوں نے کیا گن کیا تمہارے بعد۔ میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا میں تو ان لوگوں پر اس

وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ((قَالَ فَيُقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)) وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ ((فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ)).

وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ان پر نگہبان تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے)۔ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دیوے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ پھر مجھ سے کہا جاوے گا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہوا۔

٧٢٠٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا)).

٧٢٠٢- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ تین گروہوں پر اکٹھا کئے جاویں گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخری نشانی ہے) بعضے خوش ہونگے بعضے ڈرتے ہوں گے۔ دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر ہونگے۔ چار ایک اونٹ پر ہونگے۔ دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جاوے گی اسی طرح جب دوپہر کو سوویں گے تب بھی آگ ٹھہر جاوے گی اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی وہیں ساتھ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام کے ملک کو لے جاوے گی)۔

بَابٌ فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب: قیامت کے دن کا بیان

٧٢٠٣- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ ((يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ ((يَقُومُ النَّاسُ)) لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ.

٧٢٠٣- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا۔

٧٢٠٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ ((حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ

٧٢٠٤- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ بعض آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جاوے گا۔

فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ))۔

۷۲۰۵–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ)) يَشُكُّ ثَوْرٌ أَيَّهُمَا قَالَ۔

۷۲۰۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پسینہ قیامت کے دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جاوے گا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا)۔

۷۲۰۶– عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ)) قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ ((فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا)) قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ۔

۷۲۰۶- مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جاوے گا یہاں تک کہ ایک میل پر آ جاوے گا۔ سلیم بن عامر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں۔ تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار باندھنے کی جگہ تک کسی کو پسینہ کی لگام ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پسینہ ہوگا)۔

بَابُ صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَهْلِ النَّارِ

باب: دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان

۷۲۰۷– عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ ((أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي

۷۲۰۷- عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں۔ میں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ

(۷۲۰۶) ☆ بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہووے تو اس کی شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جاویں ان کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہونگے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر سکتے باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ کی مخلوق ہوں تو وہ فراغت سے رہتے ہونگے اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت نہ ہو۔

خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوْ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ))۔

حلال ہے گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا یا گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضوں نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا (الست بربکم قالوا بلی) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹادیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک)۔ سوا ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤں (صبر اور استقامت میں کافروں کی ایذاء پر) اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی انکے قتل کا)۔ میں نے عرض کیا اے رب وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو نکال دے جیسے انھوں نے تجھے نکالا اور جہاد کر ان سے ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے امور پر خرچ کیا جاوے گا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دے گا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے لڑ جو تیرا کہنا نہ مانیں اور جنت

والے تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرا وہ جو مہربان ہے نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرا جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بال بچوں والا۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھربار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اس کو چراوے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور رشنظیر کا یعنی گالیاں بکنے والا فحش کہنے والا۔

۷۲۰۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ)).

۷۲۰۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۰۹- عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

۷۲۰۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۱۰- عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ ((وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ)) وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا

۷۲۱۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھر والی چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابو عبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابو عبداللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا وہاں کوئی نہ ملتی

(۷۲۱۰) ☆ نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

مَالًا)) فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَاللهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعَى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا.

اس کو مگر گھر والوں کی لونڈی اسی سے جماع کرتا۔

بَابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: مردے کو اس کا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان

٧٢١١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۷۲۱۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں سے۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ بھیجے گا تجھ کو خدا تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن۔

٧٢١٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۷۲۱۲- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں تو قیامت کے دن بھیجا جاوے گا۔

٧٢١٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ

۷۲۱۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

(۷۲۱۳) ☆ نوویؒ نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے النار یعرضون علیها غدوا وعشیا اور احادیث صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہیں ہے کس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک جز میں حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور اعتقاد واجب ہے اور امام مسلم نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ کا سننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کی جوتیوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز میں اس کے متعلق بہت سی باتیں گزر چکیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اس کے کسی جزو پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبداللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس میں ☜

ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ ((مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ ((فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ)) قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ

وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیوے۔ وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں؟ ایک شخص بولا میں جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کب مرے؟ وہ بولا شرک کے زمانہ میں۔ آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہو گا قبروں میں پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا تا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔ بعد اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے۔ پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں

خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں اعادہ روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزاء کا تفرق یا جانوروں کا کھا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں۔ اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اس پر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ بدن کے اجزاء میں سے کسی جزو میں حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کھا لیا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اس کا سوال اور بٹھانا اور لوہے کے گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے؟ نہ ان کا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اس کو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا ہے اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبرئیل رسول اللہؐ کے پاس آتے تھے اور آپ کو وحی سناتے تھے پر اوروں کو خبر نہ ہوتی۔ اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص ہو اس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کھا لیں اسی طرح گرزوں سے مارنا بھی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جاوے۔

مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیاداروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی کی قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے۔ بس اس کا بٹھانا اور اس کا سوال اور اس کا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھا جائیں یا مچھلیاں نگل جائیں

عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالُوا ((نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں دجال کے فتنہ سے۔

٧٢١٤- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

۷۲۱۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دیوے۔

٧٢١٥- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا)).

۷۲۱۵- ابوایوبؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔

٧٢١٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى

۷۲۱۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا؟ (یعنی محمدؐ کے باب میں اور آپ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جاوے) مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اپنی

ﷺ اس پر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔ بہر حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہے تو گویا ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آوے ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدائی ہو گی اور آخرت سے تعلق پیدا ہو گا اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر وہاں کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جیسے انبیاء اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام۔

(۷۲۱۶) ☆ پوری حدیث اور کتابوں میں ہے مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے۔ پھر فرشتہ اس کو لوہے کے گرزوں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر۔ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمدؐ ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں بائیں شائیں بکتا ہے۔

مَقْعَدِكَ مِنْ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنْ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا)) قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ.

رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانہ دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک۔

۷۲۱۷–عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا)).

۷۲۱۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس جاتے ہیں۔

۷۲۱۸–عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ.

۷۲۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۱۹– عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ ((نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ)).

۷۲۱۹- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمدؐ ہیں۔ یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر آخر تک۔

۷۲۲۰–عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

۷۲۲۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۲۱– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ ((وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ

۷۲۲۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا (یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا) جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اس کو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں۔ حماد نے کہا (جو حدیث کا راوی ہے) کہ ابوہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہیں (یعنی فرشتے) کوئی پاک روح ہے جو زمین

إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا.

کی طرف سے آئی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا۔ پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے اس کو لیجاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہونے تک (وہیں رکھو) اور کافر کی جب روح نکلتی ہے حماد نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ ابوہریرہؓ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا۔ آسمان والے کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی۔ پھر حکم ہوتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی سجین میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑھے تھے اپنی ناک پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس طرح سے۔

۷۲۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ ((هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۷۲۲۲- انس بن مالکؓ سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے۔ میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں حضرت عمرؓ سے کہنے لگا تم چاند نہیں دیکھتے دیکھو یہ چاند ہے ان کو دکھلائی نہ دیا وہ کہنے لگے مجھے تھوڑی دیر میں دکھلائی دے گا (جب ذرا روشن ہوگا)۔ میں اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر انھوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا وہ کہنے لگے رسول اللہؐ ہم کو کل کے دن (یعنی لڑائی سے پہلے ایک دن) بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے۔ آپ فرماتے تھے خدا چاہے تو کل کے دن فلانا یہاں گرے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا جو حدیں آپ نے

(۷۲۲۲) ☆ اور سننے میں تم اور وہ برابر ہیں اس حدیث سے صاف سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید کے لیے وارد ہیں اور بعض اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتی سنتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو سلام کرنے کا حکم ہوا۔ امام مازریؒ نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعویٰ کیا اللہ

وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا)) قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا)).

بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہٹے (یعنی ہر ایک کافر اسی مقام میں مارا گیا جو آپ نے بیان کر دیا تھا)۔ پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک پر ایک۔ رسول اللہؐ چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اے فلانے فلانے کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا (کہ تمہاری فتح ہو گی اور کافر مارے جائیں گے)۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ ان بدنوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے (وہ کیا سنیں گے)۔ آپ نے فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنتے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

٧٢٢٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ ((يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا)) فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا)) ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ.

۷۲۲۳- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا اے ابو جہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تم نے پایا جو اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا؟ کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے جب رسول اللہ کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے۔

٧٢٢٤- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ

۷۲۲۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب

ﷺ سماع خاص تھا اہل بدر سے (جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کر دیئے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں) اور رد کیا اس کا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتی ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے نووی کا۔

وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے تو آپ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کے لیے ان کی نعشیں ایک کنویں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے۔

بَابُ إِثْبَاتِ الْحِسَابِ

باب: حساب کا بیان

۷۲۲۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ)) فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ.

۷۲۲۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا۔ میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر۔ آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اس کو عذاب ہوگا۔

۷۲۲۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۲۲۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۲۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ((ذَاكِ الْعَرْضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)).

۷۲۲۷- ترجمہ وہی ہے اس میں عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا ہے۔

۷۲۲۸- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ.

۷۲۲۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو گزری۔

بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا

۷۲۲۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۷۲۲۹- جابرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے

(۷۲۲۵) ☆ کیونکہ حساب کی رو سے، نجات پانا بہت مشکل ہے- ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے- پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے- اے مالک اور مولیٰ اور آقا ہمارے ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سوا تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ)).

آپ کی وفات سے تین روز پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل و کرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا)۔

۷۲۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۲۳۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۷۲۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ.

۷۲۳۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)۔

۷۲۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

۷۲۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۳۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ)).

۷۲۳۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں)۔ پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اٹھیں گے (قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہوں گے)۔

☆ ☆ ☆

(۷۲۳۴) ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة لیکن آخرت میں آخرت کا حشر اس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

کِتَابُ الْفِتَنِ وَ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

٧٢٣٥- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

٧٢٣٥- زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نیند سے جاگے اور فرمایا لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جائیں گے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہونگے؟ آپ نے فرمایا جب برائی زیادہ ہو گی (یعنی فسق وفجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)۔

٧٢٣٦- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ.

٧٢٣٦- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٢٣٧-عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

٧٢٣٧- ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔

٧٢٣٨-عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

٧٢٣٨- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٧٢٣٦) ☆ نووی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو ان میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنی ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ.

۷۲۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

۷۲۳۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا (یعنی اتنا روزن اس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہیب راوی نے اس کو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے (یہ دس کے ہندسہ سے چھوٹا ہوا شاید یہ حدیث پہلے کی ہو اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تمثیل ہو نہ کہ تحدید-نووی)

بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَؤُمُّ الْبَيْتَ

باب: اس لشکر کے دھنس جانے کا بیان جو بیت اللہ کی طرف آئے گا

۷۲۴۰- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنْ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنْ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ)) يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ ((يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ)) وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

۷۲۴۰- عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے ام سلمہؓ سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جاوے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیرؓ مکہ کے حاکم تھے۔ انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدیؑ ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جان کر)؟ آپ نے فرمایا وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔ ابو جعفر نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے۔

۷۲۴۱-عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۷۲۴۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں ابو جعفر

(۷۲۴۰) ☆ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا ابو الولید کنانی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المومنین ام سلمہؓ کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ھ میں۔ انھوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا۔ قاضی نے کہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہؓ کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی۔ اس صورت میں یہ روایت صحیح ہو گی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد۔ طبری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے۔ نوویؒ نے کہا ابو بکر بن خثیمہ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

سے ملا اور میں نے کہا ام المومنین ام سلمہؓ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ ابو جعفر نے کہا ہر گز نہیں قسم خدا کی وہ مدینے کا میدان ہے۔

۷۲۴۲- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۲۴۲- ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کی لڑائی کے لیے۔ جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جاویگا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جاوینگے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جو ان کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سن کر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہؓ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

۷۲۴۳-عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ.

۷۲۴۳- ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا اور مراد حفصہ ہیں یا عائشہ یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہو گی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہونگے) نہ ان کا شمار بہت ہو گا نہ سامان ہو گا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جاوے گا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔ یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آ رہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا)۔ عبداللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا کی (جس کو آپ نے فرمایا کہ وہ دھنس جاوے گا)۔

۷۲۴۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَبَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي

۷۲۴۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہؐ نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے۔ آپ

مناملك لم تكن تفعله فقال ((العجب إن ناسا من أمتي يؤمون بالبيت برجل من قريش قد لجأ بالبيت حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم)) فقلنا يا رسول الله إن الطريق قد يجمع الناس قال ((نعم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل يهلكون مهلكا واحدا ويصدرون مصادر شتى يبعثهم الله على نياتهم)).

نے فرمایا تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہوگا اور پناہ لے گا خانہ کعبہ کی۔ جب وہ بیداء میں پہنچیں گے (بیداء صاف میدان) تو دھنس جاویں گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ان میں ایسے لوگ ہونگے جو قصداً آئے ہونگے اور جو مجبوری سے آئے ہونگے اور مسافر بھی ہونگے لیکن یہ سب ایک بار گی ہلاک ہو جاویں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ ان کو اٹھاویگا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ ان کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے)۔

باب نزول الفتن كمواقع القطر

باب: فتنوں کے اترنے کا بیان

٧٢٤٥- عن أسامة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم أشرف على أطم من آطام المدينة ثم قال ((هل ترون ما أرى إني لأرى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر)).

۷۲۴۵- اسامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے اور فرمایا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی جگہیں اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو (یعنی بہت ہونگے بوندوں کی طرح مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت حضرت حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمود ہوئے)۔

٧٢٤٦- عن الزهري بهذا الإسناد نحوه.

۷۲۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٢٤٧- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من

۷۲۴۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ جو اس کو جھانکے گا تو

(۷۲۴۷) ☆ اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرتؐ کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے۔ اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی۔ (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسیں تو اپنے تئیں بچانا نہ چاہیے۔ یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حسین کے نزدیک اپنے تئیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے۔ تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت

تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهِ)).

اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجاوے۔

۷۲۴۸–عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ ((مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)).

۷۲۴۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

۷۲۴۹–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ)).

۷۲۴۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس میں سونے والا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پاوے تو پناہ لیوے (اس فتنہ سے)۔

۷۲۵۰– عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ ((يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ

۷۲۵۰- عثمان شحام سے روایت ہے میں اور فرقد سبخی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے سنا ہے اپنے باپ سے فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے؟ انھوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے ابو بکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خبر دار رہو وہاں کئی فتنے ہونگے بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا چلنے والے سے۔ اور چلنے والا ان میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ خبر دار رہو جب فتنہ اور فساد اترے یا واقع ہو تو جسکے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین میں جا رہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہؐ! جس کے اونٹ نہ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی تلوار اٹھاوے اور پتھر سے اس کی باڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی

ﷺ کسی جانب شریک ہونا جائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علماء کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنی چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنی چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث اس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔
(۷۲۵۰) ☆ حضرتؐ کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس واسطے حضرتؐ نے یہ حدیث ﷺ

فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ ((يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)).

نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا)۔ پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے۔الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچادیا الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچادیا۔ایک شخص بولا یارسول اللہ! بتلایئے اگر مجھ پر زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سے یا دو گروہوں میں سے ایک میں لیجاویں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے یا تیر آوے اور مجھ کو قتل کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لے گا اور دوزخ میں جاوے گا۔

٧٢٥١- عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ وَانْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ ((إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

٧٢٥١- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٢٥٢- عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ

٧٢٥٢- احنف بن قیسؓ سے روایت ہے میں نکلا اس ارادہ سے کہ اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی حضرت علیؓ کا بمقابلہ معاویہ کے)۔ راہ میں مجھ سے ابوبکرہ ملے کہنے لگے تم کہاں جاتے ہو اے احنف! میں نے کہا میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی کی یعنی حضرت علی کی۔ابوبکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلوار لے کر بھڑیں تو مارنے والا اور جو مارا جاوے دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یارسول اللہ! قاتل تو جہنم میں جاوے گا لیکن مقتول کیوں جاوے گا؟ آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے

ﷺ فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی۔ اکثر حضرتؐ کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابوبکرہ مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے۔ (تحفۃ الاخیار)

(٧٢٥٢)☆نووی نے کہا یہ اس صورت ہے جب لڑائی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر کبھی ان کو بدلہ ملے گا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کر دے گا۔اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گزر چکا اور صحابہ میں جو قتال ہوئے وہ وعید میں داخل نہیں ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیک گمان کرنا اور ان کی لڑائیوں سے وہ سکوت کرنا اور اس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تھے اور ان کی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجھتا تھا اور اپنے ﷺ

قَتْلَ صَاحِبِهِ)).

ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔

٧٢٥٣–عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)).

۷۲۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٢٥٤– عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ.

۷۲۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٧٢٥٥– عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا)).

۷۲۵۵- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھاویں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے۔ پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم میں جاویں گے۔

٧٢٥٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ)).

۷۲۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمانوں کے) ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہیں)۔

٧٢٥٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْقَتْلُ الْقَتْلُ)).

۷۲۵۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنی خون بہت ہوں گے)۔

٧٢٥٨– عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ

۷۲۵۸- ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لپیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور پچھم

ﷺ مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تھا کیونکہ مجتہد خطا میں معذور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی حق پر تھے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے۔

(۷۲۵۸)☆ یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)).

دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اس پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتھا ٹوٹ جاوے اور ان کی جڑ کٹ جاوے (یعنی بالکل نیست و نابود ہو جاویں)۔ میرے پروردگار نے فرمایا اے محمدؐ! میں جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جاویں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے پر ان کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

٧٢٥٩- عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى زَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

۷۲۵۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٧٢٦٠- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ

۷۲۶۰- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں ہم

ﷺ ہوا۔ آج تک کبھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جائے اور مسلمانوں کی قوت بالکل نہ رہے اس زمانے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گو اکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان، چین، اندلس، بخارا، خیوا کاشغر وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سوڈان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوں گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہوں گے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی ان سے چھین لیں گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام آخر زمانے میں سمٹ کر مدینہ میں آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا)).

نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنی ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اس کو قبول نہیں کیا۔

٧٢٦١- عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۷۲۶۱- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ گزرے بنی معاویہ کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

٧٢٦٢-عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

۷۲۶۲-ابو ادریس خولانی سے روایت ہے حذیفہ کہتے تھے قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہؐ نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہؐ نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تھے فتنوں کا۔ تین ان سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعضے ان میں چھوٹے ہیں بعضے بڑے ہیں۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب گزر گئے ایک میں باقی ہوں (اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)۔

٧٢٦٣- عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ

۷۲۶۳- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی مگر اس کو بیان کر دیا پھر یاد

السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ.

رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعضی بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آجاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے پھر جب اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

٧٢٦٤- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۷۲۶۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا جو بھول گیا تک اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

٧٢٦٥- عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنْ الْمَدِينَةِ.

۷۲۶۵- حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون چیز نکالے گی مدینہ سے۔

٧٢٦٦- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۲۶۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٢٦٧- عَنْ أَبِي زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا.

۷۲۶۷- ابوزیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ پھر آپ اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

٧٢٦٨- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ

۷۲۶۸- حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے انھوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں؟ میں نے کہا مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپ نے کیا فرمایا؟ میں نے کہا میں نے

(۷۲۶۸) ☆ اور اس کا ٹوٹنا ان کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر شہید ہوئے فتنے کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ حضرت عثمان کی شہادت کی نوبت پہنچی پھر تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امنڈنے لگا اور آپس میں کی لڑائیوں کا بازار گرم ہوا۔

وَكَيْفَ قَالَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ أَفَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ.

سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا دریا کی موج کی طرح (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا)۔ میں نے کہا اے امیر المومنین تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کھل جاوے گا؟ میں نے کہا وہ نہیں ٹوٹ جاوے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے)۔ شقیق نے کہا ہم لوگوں نے حذیفہؓ سے کہا کیا حضرت عمرؓ کو معلوم تھا۔ فرمایا ہاں جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو لغو نہ تھی۔ شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے۔ ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انھوں نے حذیفہ سے پوچھا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر کی ذات تھی۔

۷۲۶۹- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ.

۷۲۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷۰-عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۷۲۷۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷۱- عَنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۷۲۷۱- محمدؓ سے روایت جندب نے کہا میں یوم الجرعہ (یعنی جس

ہو گیا اور ہوا جو ہوا۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات پشت پناہ تھی مسلمانوں کا رعب کافروں پر روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷۲۷۱) ☆ میں تیرا اخلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہؐ سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں

جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ.

دن جرعہ میں فساد ہونے کو تھا جرعہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمانؓ نے انکو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کو آیا ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے میں نے کہا آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا ہرگز نہیں قسم خدا کی خون نہ ہونگے۔ میں نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے۔ وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہونگے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی ہے رسول اللہؐ سے جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا تو برا ساتھی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے میں تیرا اخلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہؐ سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا اس غصے سے کیا فائدہ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہیں۔

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

باب: قیامت آنے سے قبل فرات میں سونے کا پہاڑ نکلنے کا بیان

٧٢٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو)).

۷۲۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا۔ لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) ننانوے مارے جاویں گے اور ہر شخص یہ کہے گا اپنے دل میں شاید بچ جاؤں (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذاللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔ عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دے دیوے)۔

٧٢٧٣-عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ

۷۲۷۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میرے

؎ نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہہ دیتا کہ میں حدیث کی رو سے کہتا ہوں کہ خون نہ ہونگے تو میں کاہے کو خلاف کرتا۔ سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ کی معلوم ہوتے ہوئے اس کا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں نادم نہیں ہوتے۔

فَقَالَ أَبِي إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ.

باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکھے تو اس کے پاس مت جائیو۔

٧٢٧٤–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).

۷۲۷۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلے گا جو کوئی وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لیوے۔

٧٢٧٥–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).

۷۲۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے۔

٧٢٧٦– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ أَجَلْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ)). قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجُمِ حَسَّانَ.

۷۲۷۶- عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا انھوں نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کی فکر میں رہیں گے۔ میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہونگے وہ کہیں گے اگر ہم ان کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جاویں گے۔ آخر لڑیں گے تو فیصدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے۔ ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

٧٢٧٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّأْمُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا

۷۲۷۷- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے ہو جاؤ

(۷۲۷۷)☆ قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خود سر تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ نووی نے کہا حدیث کے معنی یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جاوے گا یا عجم اور روم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے کہا وہ مرتد ہو جاویں گے تلہ

وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ)) شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ.

گے تم جیسے آگے تھے۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہؓ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)۔

بَابُ فِي فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجِ الدَّجَّالِ وَنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

باب: قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے اور عیسیٰ بن مریمؑ کے آنے کا بیان

٧٢٧٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ

٧٢٧٨- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب)۔ پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو ان دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا۔ جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنھوں نے ہماری جورو لڑکے پکڑے اور لونڈی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے نہیں قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہوں گے پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جاوے گا۔ وہ سب شہیدوں میں افضل ہونگے خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے۔ پھر وہ قسطنطنیہ (اسلامبول) کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آ گیا ہوگا۔ اب تک یہ شہر

ﷺ تو زکوٰۃ نہ دیں گے اور بعضوں نے کہا وہاں کے کافر جو جزیہ دیتے تھے قوی ہو کر جزیہ نہ دیں گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہو جاؤ گے یعنی پھر اسلام غریب ہو جاوے گا اور سمٹ کر مدینہ میں آ جاوے گا۔

(٧٢٧٨ الف) ☆ جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں (مسلمانوں) سے۔ ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔ پھر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایها الذین امنوا لا تتخذوا الیهود و النصاری اولیاء بعضهم اولیاء بعض ومن یتولهم منکم فانه منهم۔۔ اے ایمان والو مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست بعضے ان کے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی تم میں سے ان کو دوست کرے وہ انہی میں سے ہے۔ پھر جو کوئی مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بھی ﷺ

وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ))۔

مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہونگے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں ٹانگ دیا ہو گا اتنے میں شیطان آواز کردے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آ پڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہو گی جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا۔ سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہونگے نماز کی تیاری ہو گی۔ اسی وقت حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو اس طرح (ڈر سے) گھل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰؑ اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے گا حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں پر اور اس کا خون لوگوں کو دکھلاوے گا عیسیٰؑ کی برچھی میں۔

۷۲۷۹- عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّ فِيهِمْ

۷۲۷۹- مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاصؓ کے روبرو کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت قائم ہو گی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہونگے (یعنی ہندو اور مسلمانوں سے)۔ عمرو نے کہا دیکھ تو کیا کہتا ہے۔ مستورد نے کہا میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا اگر تو کہتا ہے (تو سچ ہے) کیوں کہ نصاریٰ میں چار خصلتیں ہیں وہ مصیبت

لله قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان نہ عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر ان کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہیں آتے۔

(۷۲۷۸ب) ☆ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔

(۷۲۷۹) ☆ اور ان کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصلتوں کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور ان کی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ وہ اب بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب اور زیادہ ہو جائیں گے۔ اب دنیا میں تین مذہب والے قابل اعتبار ہیں مسلمان' نصاریٰ مشرکین۔ باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ ان کی کوئی حکومت ہے۔

لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ.

کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

۷۲۸۰- عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ**)) قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَ لِضُعَفَائِهِمْ.

۷۲۸۰- مستورد قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہونگے۔ یہ خبر عمرو بن عاص کو پہنچی اس نے مستورد سے کہا یہ کیسی حدیثیں ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو۔ مستورد نے کہا میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے۔ عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بے شک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور بہتر ہیں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور مسکینوں کے لیے۔

۷۲۸۱- عَنْ يُسَيْرِ ابْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَّاهَا

۷۲۸۱- یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا اے عبداللہ بن مسعود قیامت آئی۔ یہ سن کر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے انھوں نے کہا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ

(۷۲۸۰) ☆ جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونی چاہئیں اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم مسکینوں کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کے وقت صبر اور شکر اور استقلال لازم ہے۔

(۷۲۸۱) ☆ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہونگے کہ چڑیا کے اڑنے سے بھی جلد لوگ مر جاویں گے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے۔ گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ ہوگی۔

نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ**

بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی)۔ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے ملک کی طرف اور کہا دشمن (نصاریٰ) جمع ہوں گے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کیلئے جمع ہونگے۔ میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھے گا اور نہ لوٹے گا بغیر غلبہ کے (یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کر آئیں گے)۔ پھر دونوں فریق لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جائیں گے)۔ دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرنے کے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاوے گا اور لڑائی رہے گی یہاں تک کہ رات ہو جائے گی۔ پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاویں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جاوے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہونگے وہ سب آگے بڑھیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کے بدن پر اڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گریں گے۔ ایک جدی لوگ جو گنتی میں سو ہونگے ان میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی فی صدی ۹۹ آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جاوے گا) ایسی حالت میں کونسی لوٹ سے خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جاوے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہونگے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکار ان کو آوے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں آ گیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ انکے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہونگے اور دس

فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

سواروں کو طلاوے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں ان سواروں کے اور انکے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے اس دن یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے اس دن۔

٧٢٨٢–عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

٧٢٨٢- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٢٨٣– عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

٧٢٨٣- اسیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٧٢٨٤– عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ ((تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ)) قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ.

٧٢٨٤- نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں تو آپ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہؐ سے ملے ایک ٹیلے کے پاس۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور ان لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا رہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گزرے)۔ پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا میں نے اس وقت آپ سے چار باتیں یاد کیں جن کو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا۔ آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے اللہ اس کو فتح کر دے گا پھر فارس سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس

کو بھی فتح کر دے گا (یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے)۔ نافع نے کہا اے جابر بن سمرہ ہم سمجھتے ہیں دجال اس کے بعد نکلے گا جب روم کا ملک فتح ہو جائے گا۔

بَاب فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ

باب: ان نشانیوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی

٧٢٨٥- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ ((**مَا تَذَاكَرُونَ**)) قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ ((**إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ**)) فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ.

٧٢٨٥- حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ برآمد ہوئے ہم پر اور ہم باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کرتے تھے؟ ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے۔ پھر ذکر کیا دھوئیں کا اور دجال کا اور زمین کے جانور کا اور آفتاب کے نکلنے کا پچھم سے اور حضرت عیسیٰ کے اترنے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف ہونا یعنی زمین میں دھنسنا ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں تیسرے جزیرہ عرب میں اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی (محشر شام کی زمین ہے)۔

٧٢٨٦- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ

٧٢٨٦- ابوسریحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک بالاخانہ میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے آپ نے ہم کو جھانکا

(٧٢٨٥) ☆ پھر ذکر کیا دھوئیں کا۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافروں کا دم رک جائے گا اور مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جائے گی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اوپر اس کا بیان گزرا اور ابن مسعود کا انکار بھی گزرا۔ انھوں نے کہا یہ دھواں وہ ہے جو قریش پر قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علماء نے ابن مسعود سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اس کے خلاف میں ہیں۔ حذیفہ نے رسول اللہؐ سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہے گا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھوئیں ہوں۔ انتہی۔

(٧٢٨٥) ☆ اور ذکر کیا زمین کے جانور کا یہ وہ جانور ہے جس کا بیان اس آیت کریمہ میں ہے واذا وقع القول علیهم اخرجنا لهم دابة من الارض مفسرین نے کہا یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے نکلے گا اور ابن عمر اور ابن عاص سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے۔ (نووی) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکہ میں زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا سر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے۔ اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاوے گا اور کہے گا اس کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں۔

فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ ((مَا تَذْكُرُونَ)) قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ ((إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ)) قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ و قَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ و قَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قیامت نہ ہو گی جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی ایک خسف (زمین کا دھنسنا) مشرق میں دوسری خسف مغرب میں تیسری خسف جزیرہ عرب میں چوتھے دھواں پانچویں دجال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یاجوج اور ماجوج آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کرلے جاوے گی۔ اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے۔ دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

۷۲۸۷- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ و قَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ.

۷۲۸۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتر پڑیں گے آگ بھی اتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سور ہیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

۷۲۸۸- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ.

۷۲۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۷۲۸۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۷۲۸۹) ☆ قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لے جاوے گی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اس کی ابتداء یمن سے ہو

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى)).

نے فرمایا قیامت نہ قائم ہو گی یہاں تک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کر دے گی بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہو گی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی۔ حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصری ایک شہر کا نام ہے)۔

بَابٌ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان

۷۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ)) قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا.

۷۲۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جاویں گے۔ زہیر نے کہا میں نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا اتنے میل پر۔

۷۲۹۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ ((أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)).

۷۲۹۱- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے (پورب کی طرف ربیعہ اور مضر کی قومیں بستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے۔ شیطان کے قرن سے مراد اس کی دونوں زلفیں یا دونوں سینگ ہیں اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اس کو واقع ہو)۔

بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ

باب: مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان کا سنگ طلوع ہو گا

۷۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلَكِنْ

۷۲۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے قحط یہ ہے کہ پانی برسے

لله ہوا اور قوت اس کی حجاز میں۔ نووی نے کہا حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ میں نکلی (۶۵۴ھ میں) اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اس کی خبر مجھے ان لوگوں نے دی جو اس وقت مدینہ میں ہے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں بڑا زلزلہ رہا۔ لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اس میں سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی۔ آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گزرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہ معجزہ ہوا حضرت کا۔ (تحفۃ الاخیار)

السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا)).

اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اگے۔

٧٢٩٣-عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ.

۷۲۹۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔ دو بار فرمایا یا تین بار اور عبیداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر کھڑے تھے۔

٧٢٩٤-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)).

۷۲۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٢٩٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ)).

۷۲۹۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔

٧٢٩٦-عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ ((رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ)).

۷۲۹۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہی جو اوپر گزرا۔

٧٢٩٧- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَأَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ

۷۲۹۷- سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو! میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو- میں نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادھر سے آوے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے

قَرْنَا الشَّيْطَانِ)) وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْبُدَ دَوْسٌ ذَا الْخَلَصَةِ

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان

۷۲۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ)) وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ.

۷۲۹۸- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ہلیں گے ذی الخلصہ کے گرد (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا)۔ ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے۔

۷۲۹۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا قَالَ ((إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ)).

۷۲۹۹- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ برا مانیں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا)۔ آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مر جاوے گا اور وہ لوگ باقی رہ جاویں گے جن میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر وہ لوگ اپنے (مشرک)

(۷۲۹۸) ☆ معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگیں گے۔

باپ دادا کے دین پر لوٹ جاویں گے۔

٧٣٠٠-عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۳۰۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٣٠١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ)).

۷۳۰۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہو گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔

٧٣٠٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ)).

۷۳۰۲-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا فنا نہ ہو گی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہو گا ساتھ اس کے دین مگر بلا۔

٧٣٠٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ)).

۷۳۰۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا کہ قتل کرنے والا نہ جانے گا اس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جانے گا کہ وہ کیوں قتل ہوتا ہے (ایسا اندھا دھند اور فساد ہو گا لوگ ناحق مارے جائیں گے)۔

٧٣٠٤-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ)) فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ((الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ.

۷۳۰۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہو گی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک دن آوے گا کہ مارنے والا نہ جانے گا اس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانے گا کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ کیوں کر ہو گا؟ آپ نے فرمایا کشت و خون ہو گا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

٧٣٠٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ

۷۳۰۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعبہ

(۷۳۰۱) ☆ کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا۔ ایسے فساد اور خرابیاں اور بے دینیاں قیامت کے قریب پھیلیں گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جاوے گا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)).

کو خراب کرے گا ایک شخص حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا (مراد ابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست۔ آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اٹھ جاویں گے تب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا)۔

۷۳۰۶–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)).

۷۳۰۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۷–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۷۳۰۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۸– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)).

۷۳۰۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔

۷۳۰۹–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ)) قَالَ مُسْلِم هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ

۷۳۰۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہوں گی یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہیں گے۔

۷۳۱۰– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ)).

۷۳۱۰-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)).

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں تہ بتہ جمی ہوئیں (یعنی موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے

ہیں۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان ان سے لڑے)۔

۷۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وُجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ)).

۷۳۱۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم سے لڑیں گے وہ لوگ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ان کے منہ تہ بتہ ڈھالوں کی طرح۔

۷۳۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ)).

۷۳۱۲-ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی' ناکیں موٹی اور چپٹی ہوں گی۔

۷۳۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ)).

۷۳۱۳-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے منہ سپر کی طرح تہ بتہ ہوں گے۔ ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور وہ چلیں گے بالوں میں (یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)۔

۷۳۱٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ)).

۷۳۱۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے۔ ان کے منہ گویا ڈھالیں ہیں تہ بتہ چہرے ان کے سرخ ہیں' آنکھیں چھوٹی ہیں۔

۷۳۱۵- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّأْمِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْيٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ

۷۳۱۵- ابونضرہ سے روایت ہے ہم جابر بن عبداللہؓ کے پاس تھے انھوں نے کہا قریب ہے عراق والوں کے قفیز اور درھم نہ آوے۔ ہم نے کہا کس سبب سے؟ انھوں نے کہا عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ آوے (مدی ایک پیمانہ ہے اسی طرح قفیز)۔ ہم نے کہا کس سبب سے؟ انھوں نے کہا روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہا رسول اللہ ﷺ نے

سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا)).

قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا.

٧٣١٦- عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٧٣١٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ ((يَحْثِي الْمَالَ)).

٧٣١٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ)).

٧٣١٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٧٣٢٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ)).

٧٣٢١- عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أُرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ

فرمایا میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دیگا (یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو) اور اس کو شمار نہ کرے گا۔ جریری نے کہا میں نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ انھوں نے کہا نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانے میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے)۔

۷۳۱۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۱۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے خلیفوں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اس کو گنے گا نہیں۔

۷۳۱۸- ابو سعید اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا۔

۷۳۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲۰- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عمار بن یاسرؓ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے ان کا سر صاف کرنے لگے اور فرماتے تھے اے سمیہ کے بیٹے! تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی۔ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

۷۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے ویس کے معنی خرابی اور مصیبت۔

(۷۳۲۰) ☆ عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ عمار حضرت علی کے ساتھ تھے صفین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں وہ شہید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ کا گروہ خاطی اور باغی تھا۔

وَبُسَ أَوْ يَقُولُ ((يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ)).

۷۳۲۲- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ ((تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)).

۷۳۲۲- ام المومنین سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار سے تجھ کو قتل کرے گا ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پھر جاوے)۔

۷۳۲۳-عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۷۳۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲٤- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.

۷۳۲۴- قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ۔

۷۳۲٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ)) قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ)).

۷۳۲۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے)۔ اصحاب نے کہا پھر ہم کو کیا حکم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔

۷۳۲٦-عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ.

۷۳۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ)).

۷۳۲۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جاوے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۷۳۲۸-عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

۷۳۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲۹-عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ)).

۷۳۲۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۷۳۲۵)☆ اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے اور ان کا ساتھ نہ دیں پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہوئے اور انھوں نے وہ ظلم کئے کہ خدا کی پناہ۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا' مدینہ منورہ کو تباہ کیا' سیکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ میں شہید ہوئے معاذ اللہ۔

٧٣٣٠–عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً.

٧٣٣٠- ترجمہ وہی ہے جو گزرا ہے۔

٧٣٣١–عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ)) قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ.

٧٣٣١- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانے کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے۔ قتیبہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے بلاشک۔

٧٣٣٢–عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

٧٣٣٢- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٧٣٣٣– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)) قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ ((الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ)).

٧٣٣٣- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے؟ اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے سنا ہے (یعنی قسطنطنیہ ہے) آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سے۔ سو جب اس شہر کے پاس آویں گے تو اتر پڑیں گے۔ سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی۔ پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جاوے گا۔ سو اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے۔ جب لوٹ کے مال بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔

٧٣٣٤– عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ فِي هَذَا

٧٣٣٤- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

(٧٣٣٣) ☆ اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمٰعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنی اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدوں ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہو گی اور اوپر حدیث گزری کہ وہاں بڑی لڑائی ہو گی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی۔

الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۷۳۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

۷۳۳۵- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے ان کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا اے مسلمان! یہ یہودی ہے آ اور اس کو مار ڈال (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

۷۳۳۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي)).

۷۳۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ پتھر کہے گا یہ میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔

۷۳۳۷-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَقْتَتِلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

۷۳۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ)).

۷۳۳۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہودی تم سے لڑیں گے پھر تم ان پر غالب ہو گے۔

۷۳۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ)).

۷۳۳۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے۔ پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولے گا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادھر آ اور اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے)۔ وہ یہود کا درخت ہے۔

۷۳۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۷۳۴۰- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ابوالاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ وہ بولے ہاں۔

۷۳۴۱-عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ

۷۳۴۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ

وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ.

ہو کہ ان جھوٹوں کے فریب میں آ جاؤ)۔

٧٣٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ**)).

۷۳۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہو گی یہاں تک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریبی)۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔

٧٣٤٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَنْبَعِثَ.

۷۳۴۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

باب: ابن صیاد کا بیان

٧٣٤٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمْ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ**)) فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**إِنْ يَكُنْ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ**)).

۷۳۴۴- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے۔ ان میں ابن صیاد تھا سب لڑکے (آپ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہؐ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے)۔ آپ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں وہ بولا نہیں بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ مجھ کو چھوڑیئے میں اس کو قتل کروں؟ آپ نے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا (اور جو دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)۔

٧٣٤٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا**)) فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

۷۳۴۵- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے میں ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے (آپ نے اس آیت کا تصور کیا **فارتقب یوم تاتی السماء بدخان**

(۷۳۴۵) ☆ نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صائد اس کا نام صاف ہے۔ علماء نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں سے ایک دجال تھا۔ علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے۔ آپ کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ کو گمان تھا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اس کو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس وجہ لئے

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((دَعْهُ فَإِنْ يَكُنْ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ)).

مبین)۔ ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکے گا (یعنی شیطان اور جن کاہن کو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملے میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بنا دیتے ہیں جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا۔ بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے بر خلاف پیغمبروں کے کہ ان کو اللہ تعالیٰ پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! مجھ کو چھوڑیئے میں اس کی گردن ماروں؟ آپ نے فرمایا جانے دے اگر یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا۔

٧٣٤٦- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ)) فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى)) قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى)) قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لُبِسَ عَلَيْهِ دَعْهُ)).

٧٣٤٦- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمرؓ ملے مدینہ کے بعض راہوں میں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ آپ نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر بھلا تجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا میں ایک تخت دیکھتا ہوں پانی پر۔ آپ نے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکھتا ہے؟ وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہیں اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا۔ آپ نے فرمایا چھوڑو اس کو اس کو شک ہے اپنے باب میں (کہ وہ سچا ہے یا نہیں)۔

٧٣٤٧-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ.

٧٣٤٧- ترجمہ وہی ہے گزرا۔

لے سے کہ وہ نابالغ تھا یا اس زمانہ میں یہودیوں سے صلح تھی اور وہ بھی یہود میں سے تھا۔ پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا؟ ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر قسم کھاتے تھے کہ وہ دجال ہے اسی طرح حضرت عمر رسول اللہؐ کے سامنے اور آپ نے منع نہ کیا۔ واللہ اعلم

٧٣٤٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ**)) قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ**)) قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهَذَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي.

٧٣٤٨- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک۔ وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں۔ کیا تم نے رسول اللہؐ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہو گی اور میری تو اولاد ہے۔ کیا تم نے رسول اللہؐ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آوے گا؟ میں نے کہا ہاں سنا ہے۔ ابن صیاد بولا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے۔ ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا (اخیر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا نہ کہ پیشتر کی)۔

٧٣٤٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَأَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّهُ يَهُودِيٌّ**)) وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ ((**وَلَا يُولَدُ لَهُ**)) وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ ((**إِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ**)) حَجَجْتُ.

قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.

٧٣٤٩- ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آ گئی (اس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمدؐ کے کیا رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہو گا اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ نے فرمایا کہ دجال کے اولاد نہ ہو گی میری تو اولاد ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور میں نے تو حج کیا۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھب جاوے۔ پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو؟ وہ بولا اگر مجھ کو دجال بنایا جاوے تو میں ناپسند نہ کروں۔

٧٣٥٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**هُوَ كَافِرٌ**)) وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ**)) وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ**)) وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ.

٧٣٥٠- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صاید تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے لوگ ادھر ادھر چلے گئے تو میں اور ابن صاید دونوں رہ گئے۔ مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے)۔ ابن صائد اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی)۔ میں نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہم کو دکھلائی دیں۔ ابن صاید گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودھ پی میں نے کہا گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے پینا۔ ابن صاید نے کہا اے ابو سعید میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اے ابو سعید رسول اللہؐ کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہؐ کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہو گا میں تو مسلمان ہوں؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال لاولد ہو گا؟ اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جاوے گا؟ اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کو جارہا ہوں۔ ابو سعید نے کہا (اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تھا کہ اس کا طرف دار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں غلط سمجھوں)۔ پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔ میں نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن (یعنی یہ تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا)۔

٧٣٥١–عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ ((**مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ**)) قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ((**صَدَقْتَ**)).

٧٣٥١- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ وہ بولا باریک ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے۔

٧٣٥٢– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ ((**دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ**)).

٧٣٥٢- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے ابن صیاد نے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا باریک سفید خالص مشک کی طرح خوشبودار۔

٧٣٥٣–عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ أَتَحْلِفُ بِاللهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

٧٣٥٣- محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صاید دجال ہے۔ میں نے کہا تم اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہؐ کے سامنے آپ نے اس کا انکار نہ کیا۔

٧٣٥٤– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ((**أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ**)) فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((**آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ**)) ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَاذَا تَرَى**)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ

٧٣٥٤- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ رسول اللہ کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے پاس۔ ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو امی لوگوں کے (امی کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو)۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہؐ سے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہؐ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا یا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ مایوس ہو گئے اس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فَرَفَصَهٗ صاد مہملہ سے (یعنی آپ نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ پھر رسول اللہؐ نے اس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا میرے

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ ((هُوَ الدُّخُّ)) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)).

پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تیرا کام گڑ بڑ ہو گیا (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے)۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے (دخ بمعنی دخان یعنی دھواں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذلیل ہو، تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھے چھوڑیئے یا رسول اللہؐ! میں اس کی گردن مارتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا اور جو وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں۔

٧٣٥٥- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)).

٧٣٥٥- سالم بن عبداللہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا اس کے بعد رسول اللہؐ اور ابی بن کعب اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب آپ باغ میں گھسے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ تو رسول اللہؐ نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے رسول اللہؐ کو دیکھ لیا اور آپ چھپ رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں اس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تھا ابن صیاد کا یہ محمدؐ آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کاش تو اس کو ایسا ہی رہنے دیتی (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر)۔

٧٣٥٦- قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ ((إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ

٧٣٥٦- سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا پھر رسول اللہؐ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو لائق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک

(٧٣٥٦) ☆ مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گزر چکیں اور رد نیا للہ

قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ ((إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ أَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ)).

کہ حضرت نوح نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے۔ لیکن میں تم کو ایسی بات بتلائے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے)۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہؐ کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہؐ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا (یعنی حقیقتاً ک اور ف اور ر یہ حروف لکھے ہونگے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جس کو پڑھ لے گا وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے گا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا۔ اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لے گا۔

٧٣٥٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ إِلَى مُنْتَهَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ يَعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ أُمُّهُ بَيَّنَ أَمْرَهُ.

٧٣٥٧- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش اس کی ماں اس کو اپنے کام میں چھوڑ دیتی۔

٧٣٥٨-عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي

٧٣٥٨- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

ﷺ میں خدا کا دیدار محال نہیں ہے اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے۔ لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں۔ اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں۔ انتہی

مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ.

٧٣٥٩- عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا**)).

۷۳۵۹- نافع سے روایت ہے ابن عمرؓ ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ میں تو ابن عمرؓ نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آ گیا۔ وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہو گئی۔ ابن عمر ام المومنین حفصہؓ کے پاس گئے ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دجال جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصے ہو گا (تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)۔

٧٣٦٠- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكَسَّرَتْ وَأَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ.

قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ((إِنَّ

۷۳۶۰- نافع سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ انھوں نے کہا نہیں قسم خدا کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم سب میں زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو گا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن۔ وہ کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔ میں نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ وہ بولا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے نہیں معلوم وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دیوے پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز کرتا ہے۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان سے یہ حال بیان کیا۔ انھوں نے کہا تیرا کیا کام تھا ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ

أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ)).

ہے (یعنی غصہ اس کو نکالے گا)۔

بَابُ ذِكْرُ الدَّجَّالِ

باب: دجال کا بیان

۷۳۶۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ النَّاسِ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ)).

۷۳۶۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا۔

(۷۳۶۱) ☆ قاضی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھیج کر اپنے بندوں کو آزماوے گا۔ اس طرح سے کہ وہ اس کو قدرت دے گا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کو جلانا اور پانی کا برسانا اور زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ اس کو قتل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا۔ یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہاء کا۔ اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دکھلاوے گا وہ نظر بندی کی قسم ہوں گے اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود ہو گا۔ اس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے۔ اور یہ ان کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ یہ باتیں نبوت کی تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اس کی صورت حال سے غلط ہو گا اس لیے کہ وہ کانا ہو گا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی اور وہ عاجز ہو گا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے۔ اس صورت میں اس کے تابع وہی لوگ ہوں گے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ڈرپوک ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہو گا اور وہ اتنا نہ ٹھہرے گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لیے پیغمبروں نے اس کے فتنہ سے ڈرادیا اور اس کے جھوٹے ہونے کے دلائل بیان کر دیے اور جن لوگوں کو خدا نے نیک توفیق دی ہے وہ کبھی اس کو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آویں گے اور وہ شخص جس کو دجال مارے گا پھر جلاوے گا ایسے لوگوں میں سے ہو گا جو کہے گا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا۔

مترجم کہتا ہے دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلاوے گا جیسے مردوں کا جلانا، پانی کا برسانا، جنت و دوزخ اس کے پاس ہو گی۔ اگر جاہل لوگ تابع ہو جائیں تو قیاس سے بعید نہیں۔ جاہلوں کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہیں اور معاذ اللہ ان کے الوہیت کے دعویٰ کو سچ سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں آغا خان بمبئی میں ایک شخص گزرا ہے جس کو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کو خوجے کہتے ہیں۔ ان جاہلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کھائے پئے اور بندوں کی طرح بگے اور موتے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے۔ اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے تو جاہل ہیں آج وہ قوم جو دنیاوی علوم میں اپنا ثانی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں اناولا غیری کا دم بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا خدائی کا اعتقاد رکھتی ہے۔ ہائے افسوس نصاریٰ کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے اعتقاد میں ایسی رکیک بیوقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہیں۔ امید ہے کہ چند روز میں جو عقلمند نصرانی ہیں وہ اس لغو عقیدے سے پھر جائیں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک خدائے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی خدا نہیں باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور خدا اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھول دے اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جاوے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی ☆

٧٣٦٢- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۷۳۶۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٣٦٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك. ف ر)).

۷۳۶۳-انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار رہو وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف ر لکھا ہے۔

٧٣٦٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ ((الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر أَيْ كَافِرٌ)).

۷۳۶۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر۔

٧٣٦٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ)).

۷۳۶۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (اسی واسطے اس کو مسیح کہتے ہیں)۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کئے یعنی ک اور ف ’ر‘۔ ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا۔

٧٣٦٦- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ)).

۷۳۶۶- حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا (اوپر ابن عمر کی حدیث میں گزرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت میں سہو ہے۔ غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی) گھنے بالوں والا۔ اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی۔ سو اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے۔ (علماء نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے خدا پاک کی اپنے بندوں کے لیے تا حق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا

لے اسلام اور عیسائیت ایک ہو جائیں گے اور اس وقت مشرکوں کا زیر کرنا اور ان کو بھی توحید کی راہ پر لانا بڑا آسان ہوگا۔ یا اللہ تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو بھی سیدھی سمجھ دے اور ان کو تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچالے۔

(۷۳۶۵) ☆ نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لے گا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر حروف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دے گا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہے گا اس کے لیے ظاہر نہ کرے گا اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے۔ انتہی

(۷۳۶۶) ☆ مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مومنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جاوے گا اس کے تابعداروں کے لیے اور اس کا کارخانہ سارا نظر بندی ہے۔

کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے)۔

٧٣٦٧- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ))۔

٧٣٦٧- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہونگی بہتی ہوئیں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر میں چلا جاوے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کرلے اور سر جھکا کر اس میں سے پیے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چٹ ہوگی۔ اس پر ایک پھلی ہوگی موٹی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

٧٣٦٨- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ ((إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا))۔

٧٣٦٨- حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے۔ تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں (اس کے پانی میں گھس کر)۔

٧٣٦٩- قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

٧٣٦٩- ابو مسعودؓ نے کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

٧٣٧٠- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ ((إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)) فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ

٧٣٧٠- ربعی بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعودؓ انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا۔ عقبہ نے کہا حذیفہؓ سے تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سنا ہو۔ حذیفہ نے کہا آپ نے فرمایا دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی۔ تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں۔ پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے۔ اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔ عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچ کرنے کے لیے کہ میں نے

تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ.

بھی یہ حدیث سنی ہے۔

۷۳۷۱- عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ ((**لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً**)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۷۳۷۱- ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہؓ اور ابو مسعودؓ دونوں جمع ہوئے۔ حذیفہ نے کہا میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پئے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پاوے گا ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

۷۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ**)).

۷۳۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی؟ وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی۔ پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

۷۳۷۳- عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ ((**مَا شَأْنُكُمْ**)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ ((**غَيْرُ الدَّجَّالِ**

۷۳۷۳- نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن صبح کو ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا۔ جب ہم پھر آپ کے پاس شام کو گئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا

(۷۳۷۳) ☆ دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ ((لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ

یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس میں لڑائیوں کا)۔ اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا۔ اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بالوں والا ہے اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا)۔ سو جو شخص تم میں سے دجال کو پاوے اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کے سرے کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں اے خدا کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب بولے یا رسول اللہؐ وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن تک۔ ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا)۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جو دن سال بھر کے برابر ہوگا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اٹکل کر کے پڑھ لینا (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ نووی نے کہا اگر آپ یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ

وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمْ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جاوے اور جیے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی)۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو ایک قوم کے پاس آوے گا تو ان کو کفر کی طرف بلاوے گا۔ وہ اس پر ایمان لاویں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برساوے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگاوے گی۔ تو شام کو گورو (جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلاوے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آوے گا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰؑ سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف، زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰؑ اپنا سر جھکاویں گے تو پسینہ ٹپکے گا

إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))۔

اور جب اپنا سر اٹھاویں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰؑ اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جاوے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰؑ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پاویں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے)۔ سو اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو خدا نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلاویں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے۔) اور خدا کا پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو خدا تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے

گا۔ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہو گا تو صبح تک سب مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر خدا کے رسول عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی زمین میں اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پاویں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہونگی) پھر خدا کے رسول عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ ان کو اٹھا لے جاویں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں خدا کا حکم ہو گا۔ پھر خدا تعالیٰ ایسا پانی برساوے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کر دے گا پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی۔ سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جاوے گی۔ تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جاویں گے۔ آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح۔ ان پر قیامت قائم ہو گی۔

٧٣٧٤–عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ((لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ

۷۳۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں وہی فقرہ زیادہ ہے آسمان میں تیر مارنے کا قصہ۔ اور ابن حجر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے جن سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔

فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَيْ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)).

۷۳۷۵-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ ((يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ)).

۷۳۷۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر میں تو یہ بھی بیان کیا کہ اس پر حرام ہوگا مدینہ کی گھاٹی میں گھسنا اور آوے گا وہ ایک پتھریلی زمین پر مدینہ کے قریب۔ پھر جاوے گا اس کے پاس ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں پھر جلادوں تو تم کو کچھ شک رہے گا اس باب میں؟ وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کرے گا پھر اس کو جلائے گا۔ وہ کہے گا قسم خدا کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب میں جتنا اب ہے (یعنی اب تو یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے)۔ پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔

۷۳۷۶-عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۷۳۷۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا

۷۳۷۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں جاتا ہے؟ وہ بولے گا میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لیجائیں۔ پھر

دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ)).

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

اس کو لے جائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جسکی خبر دی تھی جناب رسول اللہؐ نے دجال حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کا سر پھوڑا جاوے گا اور کہے گا اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑو۔ اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میری خدائی پر)۔ وہ کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے۔ پھر دجال حکم دے گا وہ چیرا جاوے گا آرے سے سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدھا اٹھ کھڑا ہو گا پھر اس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا؟) وہ کہے گا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا)۔ پھر دجال اس کو پکڑے گا ذبح کرنے کے لیے۔ وہ گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا۔ وہ ذبح نہ کر سکے گا۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العلمین کے نزدیک۔

۷۳۷۸- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)).

۷۳۷۸- مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تجھ کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہو گا' نہریں ہوں گی آپ نے فرمایا ہو گا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو اس کے پاس ہو گا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا (یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

۷۳۷۹- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ

۷۳۷۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس کے

أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ ((وَمَا سُؤَالُكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ)).

ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی۔

۷۳۸۰- عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي ((أَيْ بُنَيَّ)).

۷۳۸۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۸۱- عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ)) قَالَ سَمِعْتُهَا

۷۳۸۱- یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی؟ انھوں نے کہا (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر کہا میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں)۔ میں نے تو یہ کہا تھا تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلاوے گا اور وہ ہوگا ضرور ہوگا۔ پھر کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے۔ وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے۔ پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جاوے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)).

جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہونگے۔ نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آوے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو؟ شیطان کہے گا بت پرستی کرو وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی بسر کریں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکاوے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر کلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پانی برسادے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آویں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہونگے۔ پھر پکارا جائے گا اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا۔ پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا)۔ آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (ہیبت اور مصیبت سے یا درازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی (یعنی سختی ہو گی)۔

٧٣٨٢–عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي))

٧٣٨٢- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ.

٧٣٨٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبٌ)).

۷۳۸۳- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ آپ فرماتے تھے میں نے سنا سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کا پچھم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہو گی۔

٧٣٨٤-عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۷۳۸۴- ابوزرعہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٧٣٨٥- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى.

۷۳۸۵- ابوزرعہ سے روایت ہے مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔

بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

باب: دجال کے جاسوس کا بیان

٧٣٨٦- عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبِ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى

۷۳۸۶- عامر بن شراحیل سے روایت ہے انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تھیں ضحاک بن قیس کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کرو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہؐ سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا؟ وہ بولیں اچھا اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔

أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأُصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ**)) فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ ((**لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ**)) وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي

انھوں نے کہا ہاں بیان کرو۔ فاطمہ نے کہ میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے ان دنوں۔ پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہؐ کے ساتھ۔ جب میں بیوہ ہو گئی تو مجھ سے پیام بھیجا عبدالرحمٰن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہؐ کے اور رسول اللہؐ نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لیے اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص مجھ سے محبت رکھے اس کو چاہیے کہ اسامہ سے بھی محبت رکھے جب رسول اللہؐ نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا میرے کام کا اختیار آپ کو ہے آپ جس سے چاہیں نکاح کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا ام شریک کے گھر اٹھ جاؤ اور ام شریک ایک عورت تھی مالدار انصار میں کی بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں۔ اس کے پاس مہمان اترتے تھے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا میں ام شریک کے پاس اٹھ جاؤں گی۔ پھر آپ نے فرمایا ام شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔ پھر فاطمہ نے کہا میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ کا پکارتا تھا نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی

(۷۳۸۶) ☆ اول حضرتؐ نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا۔ چنانچہ اس کے سوا ایک حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آئے گا۔ بیسان اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے۔ قیامت کے قریب باذن خدا نکلے گا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاوے گا (تحفۃ الاخیار)۔ یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور جس کا فتنہ عالمگیر ہو گا لیکن اس تک

سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((**لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ**)) ثُمَّ قَالَ ((**أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ**)) قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا

طرف نکلی اور میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے۔ سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلا سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا)۔ پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے۔ پھر جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے۔ وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا ملا کہ اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے۔ تو لوگوں نے اس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا

ف: کے سوا چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنھوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا۔ مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی۔ حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ خدا اس کے شر سے بچے مسلمانوں کو بچاوے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا

آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم قابو پاگئے میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اس کے آ لگے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم نہ جانتے تھے اس کا آگا پیچھا بالوں کی کثرت سے ہم نے اس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ سو اس نے کہا میں جاسوس ہوں ہم نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے؟ ہم نے کہا کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا خبر دار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلے گا اس نے کہا کہ بتلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا ہم نے کہا کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا خبر دو مجھ کو زغر کے چشمے سے۔ لوگوں نے کہا کیا حال اس کا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اس کے پانی سے۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے؟ انھوں نے کہا وہ

فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ ((**هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ**)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

مکہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اس نے کہا کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہاہاں۔ اس نے کہا کیونکر انھوں نے عربوں کے ساتھ کیا؟ ہم نے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گردو پیش کے عربوں پر اور انھوں نے اطاعت کی ان کی۔ اس نے کہا یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہاہاں۔ اس نے کہا خبردار رہو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ مسیح ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی۔ سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں نہ جاؤں چالیس رات کے اندر سوائے مکہ اور طیبہ کے۔ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے جب میں چاہوں گا ان دو بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئے گا ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہونگے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔ پھر حضرتؐ نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکورا دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ خبردار ہو بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں؟ تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمادیا کرتا تھا۔ خبردار ہو کہ البتہ وہ دریائے شام یا دریائے یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے۔ (پورب کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ نے اشارہ کیا پورب کی طرف۔ فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث میں نے رسول اللہؐ سے یاد رکھی۔

۷۳۸۷–عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ

۷۳۸۷- شعبیؒ سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے

بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَأَسْقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ ((**إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ**)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَهْوَى بِمِخْصَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ ((**هَذِهِ طَيْبَةُ**)) يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

انھوں نے ہم کو تحفہ دیا رطب جس کو رطب ابن طاب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہیں تر کھجور کی) اور جو کے ستو ہم کو پلائے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں وہ کہاں عدت کرے؟ انھوں نے کہا بعلی نے مجھے تین طلاق دی تو رسول اللہؐ نے مجھ کو اجازت دی اپنے میکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو میں بھی چلی ان لوگوں کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی۔ میں نے سنا رسول اللہؐ سے سنا اور آپ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچازاد بھائی سمندر میں سوار ہوئے۔ پھر بیان کیا وہی قصہ جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں آپ نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ۔

۷۳۸۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجُرُّ شَعَرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ ((**هَذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ**)).

۷۳۸۸- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جالگا۔ وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا۔ پھر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو میں سب شہروں میں ہو آتا سوا طیبہ کے۔ پھر رسول اللہؐ نے تمیم کو لوگوں کے سامنے نکالا اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے۔

۷۳۸۹- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((**أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى**

۷۳۸۹- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو! مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ ان کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں کے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح

جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

جیسے اوپر گزرا۔

٧٣٩٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ)).

۷۳۹۰- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوا مکہ اور مدینہ کے۔ ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے۔ پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔

بَابُ بَقِيَّةٍ مِّنْ اَحَادِيْثِ الدَّجَّالِ

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

٧٣٩١- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ.

۷۳۹۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

بَابُ فِي بَقِيَّةٍ مِنْ أَحَادِيثِ الدَّجَّالِ

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

٧٣٩٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)).

۷۳۹۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے۔

٧٣٩٣- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((هُمْ قَلِيلٌ)).

۷۳۹۳- ام شریک سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔ ام شریک نے کہا یا رسول اللہؐ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہونگے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے)؟ آپ نے فرمایا عرب ان دنوں تھوڑے ہونگے (اور دجال کے ساتھ کروڑوں)۔

٧٣٩٤- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۳۹۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٣٩٥- عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ

۷۳۹۵- ابوالدہماء اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہؐ کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)).

میں نے سنا آپ سے آپ فرماتے تھے کہ آدمؑ کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے)۔

٧٣٩٦- عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)).

٧٣٩٦-ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٣٩٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ)).

٧٣٩٧- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت چھٹے موت (یعنی جب یہ باتیں آجائیں گی تو نیک اعمال کا قابو جاتا رہے گا)۔

٧٣٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ)).

٧٣٩٨- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٣٩٩-عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٧٣٩٩- حضرت قتادہؓ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ

باب: فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت

٧٤٠٠- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)).

٧٤٠٠- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فساد اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔

٧٤٠١-عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٧٤٠١- حضرت حماد سے اسی کی مثل مروی ہے۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ

باب : قیامت کا قریب ہونا

٧٤٠٢-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ)).

٧٤٠٢- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی مگر ان پر جو بدتر ہوں گے۔

٧٤٠٣- عَنْ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا))

۷۴۰۳- سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔

٧٤٠٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ.

۷۴۰۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا جیسے یہ دونوں انگلیاں۔ شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصوں میں کہتے تھے جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ انس رضی اللہ عنہ سے سنا یا اپنے دل سے کہا۔

٧٤٠٥- عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا)) وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِيهِ.

۷۴۰۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٤٠٦- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۷۴۰۶- حضرت انسؓ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

٧٤٠٧-عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۷۴۰۷- مذکورہ بالا حدیث انسؓ سے مروی ہے۔

٧٤٠٨-عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى.

۷۴۰۸- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے ملا لیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو۔

٧٤٠٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ ((إِنْ يَعِشْ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ)).

۷۴۰۹- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہؐ کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جیے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جاوے گی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے)۔

٧٤١٠-عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

(۷۴۰۳) ☆ غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہیں ہے جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور نہیں ہے اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے۔ اس کے بعد پھر قیامت ہی ہے۔

(۷۴۱۰) ☆ مراد اس قیامت سے وہی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت۔ کیونکہ قیامت کبریٰ کا وقت سوا خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔

ﷺ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ يَعِشْ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے آپ نے فرمایا اگر یہ جیے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت آجائے۔

٧٤١١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ فَقَالَ ((إِنْ عُمِّرَ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)) قَالَ قَالَ أَنَسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ.

۷۴۱۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہو گی؟ آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپ نے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءَ میں سے ہے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا نہ ہو گا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جائے گی۔ انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اس دن۔

٧٤١٢-عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ يُؤَخَّرْ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

۷۴۱۲- انسؓ سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیوں میں سے تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہو گا قیامت آجائے گی۔

٧٤١٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ)).

۷۴۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم ہو جائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہو گا سونہ پہنچا ہو گا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت آجائے گی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہو گا سو اس کو درست کر کے نہ پھر ہو گا کہ قیامت آجائے گی۔

بَابُ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

باب: صور کے دونوں پھونک میں کتنا فاصلہ ہو گا

٧٤١٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ)) قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ((ثُمَّ

۷۴۱۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہو گا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہؓ چالیس دن کا؟ انھوں نے کہا میں نہیں کہتا پھر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا؟ انھوں نے کہا میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں)۔ پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اس سے

يَنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ)) الْبَقْلُ قَالَ ((وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

لوگ ایسے اگ آویں گے جیسے سبزہ اگ آتا ہے۔ انھوں نے کہا آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔ (نووی نے کہا اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں ان کے بدنوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

٧٤١٥– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ)).

۷۴۱۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے۔ اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جاوے گا۔

٧٤١٦– عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ)).

۷۴۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جس کو زمین نہیں کھاتی۔ اسی سے جوڑا جاوے گا قیامت کے دن۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کونسی ہڈی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ڈھڈی کی۔

☆ ☆ ☆

(۷۴۱۵) ☆ عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہو گی۔ سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا۔ یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہو گی یا اس کے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزاء گل جاویں۔ (تحفۃ الاخیار)

كِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان

٧٤١٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)).

۷۴۱۷- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی۔

٧٤١٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ)) فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ ((أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ)) قَالُوا وَاللهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ ((فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ)).

۷۴۱۸- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ بازار میں سے گزرے آپ مدینہ میں آرہے تھے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ نے ایک بھیڑ یا کا بچہ چھوٹے کان والا مردہ دیکھا اس کا کان پکڑا پھر فرمایا تم میں سے کون یہ لیتا ہے ایک درم کو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جاوے؟ لوگوں نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرے پر اس کو کون لے گا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔

٧٤١٩- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ

۷۴۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۷۴۱۷) ☆ مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کر سکتا۔ کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں، عاقبت کی فکر اس کو نہیں، عبادات کی مشقت اس کو نہیں۔ مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اس پر حشر کا قبر کا دغدغہ ہے۔ یہاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغہ حشر۔ البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاصی پا کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جاوے گا اس وقت اطمینان حاصل ہو گا۔ اس لیے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہو گا وہیں تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہو گا اور آخرت کا شوق زیادہ ہو گا۔

كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا.

۷۴۲۰- عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ((ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ)).

۷۴۲۰- مطرف سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ الھاکم التکاثر پڑھتے تھے آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اورا ے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی۔

۷۴۲۱- عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ.

۷۴۲۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ)).

۷۴۲۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اس کا مال تین چیزیں ہیں جو کھایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور جو خدا کی راہ میں دیا اور جمع کیا۔ اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگوں کے لیے۔

۷۴۲۳- عَنِ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۴۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ)).

۷۴۲۴- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور مال اور عمل تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اسی کے لیے انسان کو کوشش کرنی چاہیے اور لڑکے، بالے بچے، مال و دولت یہ سب جیتے تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں۔ ان میں دل لگانا بے عقلی ہے)۔

(۷۴۲۰) ☆ اور جو رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو دوستوں کا ہے۔ افسوس ہے کہ انسان مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹھاوے اور حظ دوسرے اڑاویں لازم ہے کہ آپ خوب کھاوے اور ریوے پہنے اور للہ دیوے دوستوں اور عزیزوں کو کھلاوے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیں تو خیر۔

٧٥٢٥- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ ((**أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ**)) فَقَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((**فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ**)).

۷۵۲۵- عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کو اور آپ نے صلح کر لی تھی بحرین والوں سے اور ان پر حاکم کیا تھا علاء بن حضرمی کو پھر ابو عبیدہ وہ مال لے کر آئے بحرین سے۔ یہ خبر انصار کو پہنچی انھوں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملے گا)۔ انھوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے ان کو ہلاک کیا تھا۔

٧٤٢٦-عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ((**وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ**))

۷۴۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تم کو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔

٧٤٢٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((**إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ**)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ**

۷۴۲۷- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا ہو گے؟ عبدالرحمن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہم کو حکم کیا (یعنی اس کا شکر کریں گے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے رشک کرو گے پھر حسد کرو گے پھر بگاڑو گے دوستوں سے پھر دشمنی کرو گے یا ایسا

تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ)).

ہی کچھ فرمایا پھر مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا حکم بناؤ گے۔

٧٤٢٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ)).

۷۴۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں (تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقویٰ میں اس کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو)۔

٧٤٢٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً.

۷۴۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٤٣٠-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ)) قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ((عَلَيْكُمْ)).

۷۴۳۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے اور ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔

٧٤٣١-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ

۷۴۳۱-ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ سو خدا نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہو گئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے۔ اسحاق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے۔ سو اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی۔ پھر کہا خدائے تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت دے۔

إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ

حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے۔ اس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں۔ پھر اس نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتہ نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ گائے؟ سو اس کا گابھن گائے ملی۔ فرشتہ نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے
حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو دیکھوں۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو خدا نے روشنی دی۔ فرشتہ نے کہا کہ کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا بھیڑ بکری۔ تو اس کو گابھن بکری ملی۔ پھر اونٹنی اور گائے بیائی اور بکری بھی جنی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔ حضرتؐ نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہنچنا مجھ کو ممکن نہیں بدوں خدا کی مدد کے پھر بدوں تیرے کرم کے۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے ' ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آوے۔ اس نے کہا لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں (یعنی قرضدار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں)۔ پھر فرشتہ نے کہا البتہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ مال دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا

الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ)).

ہے جو کئی پشت سے بڑے آدمی تھے۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں پھر فرشتہ نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے۔ سو میں تجھ سے اس خدا کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے۔ اس نے کہا بے شک میں اندھا تھا خدا نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ قسم خدا کی آج جو چاہے تو خدا کی راہ میں لیویگا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا)۔ سو فرشتہ نے کہا اپنا مال رہنے دے تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے۔ سو تجھ سے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔

٧٤٣٢- عَنْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ

۷۴۳۲- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن ابی وقاص اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو حضرت حسینؓ سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے ان کو دیکھا تو کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے۔ پھر وہ اترا اور بولا تم اپنے

(۷۴۳۱) ☆ اس حدیث میں شکر گزار اور ناحق شناس بندہ کا بیان ہے۔ بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا تعالیٰ کا کرم بوجھ کر شکر گزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)).

اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے)۔ سعد نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا چپ رہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیز گار ہے مالدار ہے چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت) اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔ (افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخرت گنوائی۔ نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اس کا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار سے ظاہری معنی مراد ہے۔)

۷۴۳۳- عَنْ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ وَاللهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِذًا.

۷۴۳۳- سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم خدا کی میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے تیر مارا خدا کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر پتے حبلہ اور سمر کے (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے۔ پھر آج بنو اسد کے لوگ (یعنی زبیر کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھلاتے ہیں یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا ہو تو بالکل ٹوٹے میں پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی۔

۷۴۳۴- عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ.

۷۴۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے اس میں کچھ نہ ملا ہوتا (یعنی خالص پتے ہوتے)۔

۷۴۳۵- عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ

۷۴۳۵- خالد بن عمیر عدویؓ سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے بصرہ کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب بچار کھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں تو اپنے سامنے

فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنْ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنْ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

نیکی کر کے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جائے گا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائے گا اور اس کی تہ کو نہ پہنچے گا۔ قسم خدا کی جہنم بھری جائے گی کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات شخصوں میں سے جو رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا درخت کے پتوں کے یہاں تک کہ ہمارے کلّھڑے زخمی ہو گئے (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑے کا میں نے تہبند بنایا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے۔ اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بے شک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہو گئی تو تم قریب پاؤ گے اور تجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہیں گی اور وہ بالکل دنیادار ہو جائیں گے)۔

٧٤٣٦- عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

٧٤٣٦- خالد بن عمیر سے روایت ہے انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٧٤٣٧- عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.

٧٤٣٧- خالد بن عمیر سے روایت ہے میں نے سنا عتبہ بن غزوان سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھتا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتوں کے۔

٧٤٣٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا إِذًا)) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ

۷۴۳۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن؟ آپ نے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو۔ اصحاب نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو؟ اصحاب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا سو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں (یعنی جیسے چاند سورج کی رؤیت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی خداتعالیٰ کی رؤیت میں اشتباہ نہ ہوگا)۔ پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سو کہے گا اے فلانے بندے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے۔ آپ نے فرمایا تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ سو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھ کو عذاب سے نہ بچائیں گے)۔ جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر خداتعالیٰ دوسرے بندے سے حساب کرے گا تو کہے گا اے فلانے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا سچ ہے اے میرے رب! پھر خداتعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندہ سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا بندہ کہے گا

وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

اے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک کہ اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھلا جاتا ہے حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہو گا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا پھر اس کے منہ پر مہر ہو گی اور حکم ہو گا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی اور یہ گواہی اس واسطے ہو گی تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہو گا اور اسی پر خدائے تعالیٰ غصہ کرے گا (اور پہلے دونوں کافر تھے۔ معاذ اللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ ادا کرنا وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے)۔

٧٤٣٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ ((هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ)).

٧٤٣٩- انس بن مالکؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ ہنسے۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہے گا اے مالک میرے کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا)؟ حضرتؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ جواب دے گا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے۔ پروردگار فرمائے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر مہر کی جائے گی بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہو گا بولو! وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے۔ پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائے

گی بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا چلو دور ہو جاؤ خدا کی مار تم پر میں تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا (یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ میں جاؤ)۔

٧٤٤٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا)).

۷۴۴۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ محمدؐ کی آل کو بقدر کفاف روزی دے (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔

٧٤٤١–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا)) وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو ((اللَّهُمَّ ارْزُقْ)).

۷۴۴۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٤٤٢– عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا.

۷۴۴۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٤٤٣– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

۷۴۴۳-ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت محمد ﷺ کی آل جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی (باوجود اس کے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی)۔

٧٤٤٤–عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

۷۴۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٤٤٥–عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

۷۴۴۵- ترجمہ وہی ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

٧٤٤٦–عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

۷۴۴۶- تین دن سے زیادہ گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

٧٤٤٧–عَنْ عَائِشَةَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

۷۴۴۷- ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔

٧٤٤٨–عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا

۷۴۴۸- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت

شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ.

محمد ﷺ کی آل دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی۔

٧٤٤٩- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ.

۷۴۴۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم آل محمد ﷺ کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

٧٤٥٠- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَا اللُّحَيْمُ.

۷۴۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا ہے تو آگ سلگاتے۔

٧٤٥١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

۷۴۵۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی اسی میں سے کھایا کرتی یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے۔ میں نے ان کو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے)۔

٧٤٥٢- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِينَاهُ.

۷۴۵۲- عروہ سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں قسم خدا کی اے بھانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی۔ میں نے کہا اے خالہ پھر تم کیا کھاتیں؟ انھوں نے کہا کھجور اور پانی البتہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ہمسائے تھے ان کے جانور تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ہم کو وہ دودھ پلاتے۔

٧٤٥٣- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

۷۴۵۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دوبار (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

٧٤٥٤- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ

۷۴۵۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

ﷺ کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور کھجور سے۔

٧٤٥٥-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ.

۷۴۵۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٤٥٦-عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ.

۷۴۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوئے کھجور اور پانی سے۔

٧٤٥٧-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ و قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

۷۴۵۷-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے۔

٧٤٥٨- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

۷۴۵۸- ابوحازم سے روایت ہے میں نے ابوہریرہؓ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے رسول اللہؐ اور آپ کے گھر والے کبھی تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے۔

٧٤٥٩- عَنْ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ.

۷۴۵۹- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کیا تم نہیں کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو میں نے تمہارے پیغمبر کو دیکھا ہے ان کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

٧٤٦٠-عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ أَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ.

۷۴۶۰-ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مکھن کے طرح طرح کے کھانوں کے راضی نہیں ہوتے۔

٧٤٦١- عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۷۴۶۱- سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ سارا دن بیقرار رہتے بھوک سے آپ کو خراب کھجور نہ ملتی جس سے اپنا پیٹ بھریں۔

٧٤٦٢-عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

۷۴۶۲- عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں؟ عبداللہ نے کہا تیری جورو ہے

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ.

جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ بولا ہاں۔ عبداللہ نے کہا تو امیروں میں سے ہے۔ وہ بولا میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبداللہ نے کہا پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔

٧٤٦٣– قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)) قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا.

۷۴۶۳- ابو عبدالرحمٰن نے کہا تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے میں ان کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابا محمد! قسم خدا کی ہم کو کوئی چیز میسر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب۔ عبداللہ نے کہا تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تم کو وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین محتاج مالداروں سے چالیس برس آگے (جنت میں) جائیں گے۔ وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

بَاب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ

باب: قوم ثمود کے گھروں میں جانے کی ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے

٧٤٦٤– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)).

۷۴۶۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے اصحاب حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی چیخ سے ہلاک ہوگئے) کی شان میں فرمایا (غزوہ تبوک میں اس قوم کے گھر ادھر ہی تھے) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے)۔ اگر تم روتے نہ ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم کو وہ عذاب آ لگے جو ان پر آیا تھا۔

٧٤٦٥– عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ

۷۴۶۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر پر سے گزرے آپ نے فرمایا مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ ہو جو ان کو ہوا تھا۔ پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا

يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)) ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا.

اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

٧٤٦٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ.

۷۴۶۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اترے حجر میں (یعنی ثمود کے ملک میں) انھوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا۔ رسول اللہ نے ان کو حکم دیا اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلاویں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اس کنویں سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح کی۔

٧٤٦٧-عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ.

۷۴۶۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ وَالْيَتِيمِ

باب: بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت

٧٤٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ)).

۷۴۶۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بیواؤں کے لیے کمائی اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اس کے لیے ایسا درجہ ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اس کا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ ناغہ نہ کرے۔

٧٤٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

۷۴۶۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر ہو جنت میں اس طرح سے ساتھ ہونگے جیسے یہ دو انگلیاں اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔

بَاب فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد بنانے کی فضیلت

٧٤٧٠- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ

۷۴۷۰- عبیداللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمانؓ نے

(۷۴۶۶) ☆ نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جائے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہیے۔ (انتہی)

سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا)) قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ ((بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ ((بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد خالص خدائے تعالیٰ کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اس پر کندہ نہ کرائے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی نہ بناوے کہ دونوں مسجدیں اجاڑ ہوں) اللہ اس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بناوے گا جنت میں۔

۷۴۷۱- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ وَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ)).

۷۴۷۱- محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگوں نے اس کو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں رہے (جیسے رسول اللہؐ کے زمانہ میں تھی)۔ انھوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۷۴۷۲-عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۷۴۷۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

باب: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب

۷۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ

۷۴۷۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلانے کے باغ کو سینچ دے۔ (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبالب ہو گئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا۔ ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے۔ سو اس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا اے خدا کے

فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ))۔

بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے۔ کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لے کر سو تو اس باغ میں خدا تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا؟ باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اس کو جو اس باغ سے پیدا ہو گا ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھائیں گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برستا ہے)۔

٧٤٧٤- عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ))۔

۷۴۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں اور سائلوں اور مسافروں میں صرف کروں گا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

باب: ریا اور نمائش کی حرمت

٧٤٧٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنْ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ))۔

۷۴۷۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہ ہوں ساجھی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اسکے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی عبادت اور عمل جو دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص اور دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو)۔

٧٤٧٦- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ وَمَنْ رَاءَى رَاءَى اللهُ بِهِ))۔

۷۴۷۶- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلاوے گا (یعنی صرف ثواب

دکھلاوے گا پر ملے گا کچھ نہیں تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو)۔

٧٤٧٧- عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَلَقِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعْ اللهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ))۔

۷۴۷۷- جندب علقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی یا اس کا عذاب لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص دکھانے کے لیے عبادت کرے گا خدا بھی اس کو دکھاوے گا (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھاوے گا یا صرف ثواب لوگوں کو دکھلاوے گا اور ملے گا کچھ نہیں سوائے خاک)۔

٧٤٧٨-سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

۷۴۷۸- سفیان سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

٧٤٧٩-عَنْ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۷۴۷۹- حضرت سلمہؓ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

٧٤٨٠- عَنِ الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۴۸۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

باب: زبان کو روکنے کا بیان

٧٤٨١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))۔

۷۴۸۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے آگ میں اتنا اترتا جاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک۔ (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ خدا یا رسول اللہؐ یا قرآن یا شریعت کے ساتھ۔ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے۔)

٧٤٨٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))۔

۷۴۸۲- بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔

بَاب عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنْ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ

٧٤٨٣- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فَقَالَ أَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ وَاللهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَتِحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنْ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنْ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)).

باب: جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب

۷۴۸۳- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے اسے کہا گیا تم حضرت عثمانؓ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا میں تم کو سناؤں قسم خدا کی میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تھیں البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا پھر وہ جہنم میں ڈالا جائے گا اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی۔ وہ ان کو لیے ہوئے گدھے کی طرح جو چکی پیتا ہے چکر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھے ہونگے اس سے پوچھیں گے اے فلانے کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بری بات سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسروں کی بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔

٧٤٨٤-عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

۷۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سَتْرَ نَفْسِهِ

باب: انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے

٧٤٨٥-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا

۷۴۸۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو

(۷۴۸۵) ☆ پوشیدہ گناہوں کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہوگا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدائے تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں اور صاحب جس کا خدا سے پردہ نہیں اس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اور

الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ)) قَالَ زُهَيْرٌ ((وَإِنَّ مِنَ الْهِجَارِ)).

اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اس کا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلانے میں نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا۔ رات کو تو پروردگار نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپا تا رہا صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔

بَاب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ

باب: چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت

٧٤٨٦– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ.

٧٤٨٦– انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ جس کو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اس نے چھینکا اور آپ نے جواب دیا لیکن میں نے چھینکا اور آپ نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے اللہ کا شکر نہ کیا۔

٧٤٨٧–عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٧٤٨٧– ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٤٨٨– عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

٧٤٨٨– ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم ان کا نام تھا پہلے حضرت حسنؓ کے نکاح میں تھیں جب انھوں نے طلاق دے دی تو ابو موسیٰ نے ان سے نکاح کر لیا) میں چھینکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یرحمک اللہ نہ کہا) پھر وہ چھینکیں تو ان کو جواب دیا۔ میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ جب ابو موسیٰ ان کے پاس آئے تو میری ماں نے ان سے کہا میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا

ؒ جب کہ اس نے بے حیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہ گار اس کو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں۔(تحفۃ الاخیار)

(٧٤٨٦) ☆ نووی نے کہا کتاب السلام میں اس کی بحث گزر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی کے اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدْ اللهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ)).

ابو موسیٰ نے کہا تیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا اس لیے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے جواب دیا۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ کا شکر کرے (یعنی الحمد اللہ کہے) تو اسکو جواب دو جو الحمد للہ نہ کہے اس کو جواب مت دو۔

٧٤٨٩- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ ((يَرْحَمُكَ اللهُ)) ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الرَّجُلُ مَزْكُومٌ)).

۷۴۸۹- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے فرمایا یرحمك الله پھر وہ چھینکا آپ نے فرمایا اس کو زکام ہو گیا۔

٧٤٩٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)).

۷۴۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلائے بدن کی) پھر جب تم میں سے کسی کو جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھے)۔

٧٤٩١- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)).

۷۴۹۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمائی لیوے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یا در حقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)۔

٧٤٩٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)).

۷۴۹۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٤٩٣- عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)).

۷۴۹۳- جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز بھلانے کے لیے)۔

٧٤٩٤- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ.

۷۴۹۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَاب فِي أَحَادِيثَ مُتَفَرِّقَةٍ

باب: متفرق حدیثوں کا بیان

۷۴۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خُلِقَتْ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)).

۷۴۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدمؑ اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔

۷۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَلَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا قُلْتُ أَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ وَقَالَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ ((لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ)).

۷۴۹۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا۔ میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے)۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو مسخ ہوئے تھے اگر چہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا)۔ ابوہریرہؓ نے کہا یہ حدیث میں نے کعب سے بیان کی انھوں نے کہا تم نے یہ رسول اللہؐ سے سنا؟ میں نے کہا ہاں پھر انھوں نے پوچھا پھر پوچھا کئی بار پوچھا میں نے کہا کیا میں تورات پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہوگی۔ میرا تو سارا علم رسول اللہؐ سے سنا ہوا ہے)۔

۷۴۹۷-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((الْفَأْرَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ)) فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَفَأُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ.

۷۴۹۷- ابوہریرہؓ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہیں۔ کعب نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر نہیں تو کیا مجھ پر تورات اتری تھی۔

۷۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)).

۷۴۹۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگتا۔ (یعنی مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جرب المجرب

حلت به الندامة کا یہی مضمون ہے اور بعضوں نے کہا یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ کی ہجو کیا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اس کو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستائے لیکن اس نے چھٹنے کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی پھر پکڑا گیا اس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی۔ تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام باغرہ تھا۔)

٧٤٩٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٧۴٩٩- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَاب الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

باب: مومن کا معاملہ سارے کا سارا خیر ہے

٧٥٠٠- عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)).

٧٥٠٠- صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيْهِ إِفْرَاطٌ وَّ خِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ

باب: بہت تعریف کرنے کی ممانعت

٧٥٠١- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَقَالَ ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا

٧٥٠١- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف

(٧٥٠١) ☆ نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اس کو غرور پیدا ہو جائے گا اس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے۔ انتہی

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف کے

صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا)).

کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو۔

٧٥٠٢- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا)) يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا)).

٧٥٠٢- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یوں کہے میں خیال کرتا ہوں (اگر وہ واقعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا (یعنی معلوم نہیں کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہیں یا جس کو خدا بتلائے۔)

٧٥٠٣-عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ.

٧٥٠٣- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد اس سے کوئی بہتر نہیں۔

٧٥٠٤- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ ((لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ)).

٧٥٠٤- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اس کی تعریف میں آپ نے فرمایا تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اس شخص کی پیٹھ کو۔

٧٥٠٥- عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ

٧٥٠٥- ابو معمر سے روایت ہے ایک شخص کسی امیر کی امیروں میں سے تعریف کر رہا تھا مقداد بن الاسودؓ نے اس پر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ تعریف کرنے

ﷲ میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہاں پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھئے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے اور لکھتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسی کے لائق نہیں ہیں ان کی زبان پر خدا کی پھٹکار۔ اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بے حد القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقتاً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا ناامید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو)۔

٧٥٠٦- عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ)).

٧٥٠٦- ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا مقدادؓ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے حضرت عثمان نے کہا اے مقداد تم کو کیا ہوا وہ بولے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈالو۔

٧٥٠٧- عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

٧٥٠٧- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٧٥٠٨- عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ)).

٧٥٠٨- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہیے اور یہ ادب میں داخل ہے)۔

بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب: بات سمجھ کر کہنا اور علم کو لکھنا

٧٥٠٩- عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَ عَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ آنِفًا إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ.

٧٥٠٩- عروہ سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے اور کہتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی اور حضرت عائشہؓ نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انھوں نے عروہ سے کہا تم نے ابوہریرہؓ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انھوں نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ ﷺ اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اس کو چاہتا تو گن لیتا (یعنی ٹھہر ٹھہر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں)۔

۷۵۱۰-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))۔

۷۵۱۰- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھ سے سن کر تو وہ اس کو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ مٹائے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

بَاب قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ (۱)

باب: اصحاب الاخدود کا قصہ

۷۵۱۱- عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ

۷۵۱۱- صہیبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ سے بولا میں بڈھا ہو گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اس کو جادو سکھلاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اسکے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا اس کو بھلا معلوم ہوتا۔ جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہہ دیا

(۷۵۱۰) ☆ قاضی عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں۔ بہتوں نے اس کو مکروہ رکھا لیکن اکثر نے جائز رکھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا اس کے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اس کو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنے کا اور جس کا حافظہ اچھا نہ ہو اس کو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرتؐ نے ابو شاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوٰۃ کی۔ اور ابوہریرہؓ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ مل جائے۔ جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعضوں نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تاکہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نووی)

(۱) ☆ اُخدود کے معنی خندق اور اس کی جمع اخادید قرآن میں سورۂ بروج میں ان خندق والوں کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قتل الاصحاب الاخدود النار ذات الوقود اس حدیث میں ان کا سارا قصہ مذکور ہے۔

النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ آلسَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنْ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى

کر کہ جادوگر نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گزرا جس نے لوگوں کو آمد و رفت سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا طریقہ تجھ کو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں۔ پھر اس کو مارا اس پتھر سے وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جائے گا پھر اگر تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتلانا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا۔ یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا وہ اندھا ہو گیا تھا وہ بہت سے تحفے لے کر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا کر دیوے۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو اچھا نہیں کرتا اچھا کرنا تو اللہ کا کام ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں خدا سے دعا کروں وہ تجھ کو اچھا کر دے گا۔ وہ مصاحب اللہ پر ایمان لایا اللہ نے اس کو اچھا کر دیا وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے کہا تیری آنکھ کس نے روشن کی؟ مصاحب بولا میرے مالک نے۔ بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے؟ مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام لیا۔ وہ لڑکا بلایا گیا بادشاہ نے اس سے کہا اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ بولا میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا خدا اچھا کرتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتلایا۔ وہ راہب پکڑا ہوا آیا اس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے نہ مانا

وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ

بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ مصاحب بلایا گیا اس سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا اس نے بھی نہ مانا اس کی چندیا پر بھی آرہ رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ لڑکا بلایا گیا اس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا۔ اس نے بھی نہ مانا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس کو فلانے پہاڑ پر لیجا کر چوٹی پر چڑھاؤ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر نہیں تو اس کو دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا لڑکے نے دعا کی الٰہی تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کدھر گئے؟ اس نے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔ پھر بادشاہ نے اس کو چند اپنے مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس کو لے جاؤ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لے جاؤ اگر اپنے دین سے پھر جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اس کو لے گئے لڑکے نے کہا الٰہی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کے شر سے بچاوے۔ وہ ناؤ اوندھی ہو گئی اور لڑکے کے ساتھی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اس سے پوچھا تیرے ساتھی کہاں گئے؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھ کو بچایا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھ کو نہ مار سکے گا یہاں تک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر کہہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں۔ پھر تیر مار اگر تو ایسا کرے گا تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دی پھر اس کے

الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ)).

سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا خدا کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا۔ وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا اور لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تھا خدا کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنے کا پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اس کو ان خندقوں میں دھکیل دو یا اس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجکی (پیچھے ہٹی) بچہ نے کہا اے ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے (تو مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اولیاء کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے۔)

بَابُ قِصَّةِ أَبِي الْيَسَرِ وَحَدِيْثِ جَابِرِ الطَّوِيْلُ

باب: قصہ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث

۷۵۱۲– عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمِّ إِنِّي أَرَى فِي

۷۵۱۲– عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے میں اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ مر جائیں (یعنی انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہؐ کے ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں (خطوں) کا ایک گٹھا لیے ہوئے تھا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافر ایک قبیلہ ہے) انکے

وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلْ كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللَّهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللَّهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ فَأَتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ ((**مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ**))

غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنی میاں اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے)۔ میں نے ان سے کہا اے چچا تمہارے چہرہ پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ وہ بولے ہاں میرا قرض آتا تھا فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ میں سے میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ اس کا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا تیرا باپ کہاں ہے؟ وہ بولا تمہاری آواز سن کر میری ماں کے چھپر کھٹ میں گھس گیا۔ تب تو میں نے آواز دی اور کہا اے فلانے باہر نکل میں نے جان لیا تو جہاں ہے۔ یہ سن کر وہ نکلا میں نے کہا تو مجھ سے چھپ کیوں رہا۔ وہ بولا قسم خدا کی میں جو تم سے کہوں گا جھوٹ نہیں کہوں گا میں ڈرا قسم خدا کی کہ تم سے جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں اور تم صحابی ہو رسول اللہؐ کے اور میں قسم خدا کی محتاج ہوں۔ میں نے کہا سچ قسم خدا کی تو محتاج ہے۔ وہ بولا قسم خدا کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی۔ وہ بولا قسم خدا کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی۔ وہ بولا قسم خدا کی۔ پھر اس کا تمسک لایا گیا۔ ابوالیسر نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آوے تو ادا کرنا نہیں تو تو آزاد ہے تو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دیوے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔

٧٥١٣- قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا يَا عَمِّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ

۷۵۱۳- عبادہ نے کہا میں نے ان سے کہا اے چچا تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری اس کو دے دو تو تمہارے پاس بھی ایک جوڑا پورا ہو جائے گا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائے

فمسح رأسي وقال اللهم بارك فيه يا ابن أخي بصر عيني هاتين وسمع أذني هاتين ووعاه قلبي هذا وأشار إلى مناط قلبه رسول الله ﷺ وهو يقول ((**أطعموهم مما تأكلون وألبسوهم مما تلبسون**)) وكان أن أعطيته من متاع الدنيا أهون علي من أن يأخذ من حسناتي يوم القيامة.

گا۔ ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ برکت دے اس لڑکے کو۔ اے بھتیجے میرے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے لونڈی اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو پھر اگر میں اسکو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لوے۔

٧٥١٤- ثم مضينا حتى أتينا جابر بن عبد الله في مسجده وهو يصلي في ثوب واحد مشتملا به فتخطيت القوم حتى جلست بينه وبين القبلة فقلت يرحمك الله أتصلي في ثوب واحد ورداؤك إلى جنبك قال فقال بيده في صدري هكذا وفرق بين أصابعه وقوسها أردت أن يدخل علي الأحمق مثلك فيراني كيف أصنع فيصنع مثله أتانا رسول الله ﷺ في مسجدنا هذا وفي يده عرجون ابن طاب فرأى في قبلة المسجد نخامة فحكها بالعرجون ثم أقبل علينا فقال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال ((**أيكم يحب أن يعرض الله عنه**)) قال فخشعنا ثم قال ((**أيكم يحب أن يعرض الله عنه**)) قلنا لا أينا يا رسول الله قال ((**فإن أحدكم إذا قام يصلي فإن الله تبارك وتعالى قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره تحت رجله اليسرى فإن عجلت به بادرة**

۷۵۱۴- عبادہ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس ان کی مسجد میں وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں پھاندا لوگوں پر سے یہاں تک کہ ان کے اور قبلہ کے بیچ میں بیٹھا۔ میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے۔ انھوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ پر اس طرح سے اشارہ کیا انگلیوں کو کشادہ رکھا اور ان کو کمان کی طرح خم کیا اور کہا میں نے یہ چاہا کہ تیرے مانند کوئی احمق میرے پاس آئے پھر وہ مجھے دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے رسول اللہؐ ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک کھجور ہے) آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے تھوکا تھا) آپ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لیوے؟ ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لیوے؟ ہم نے کہا کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز میں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے۔ (نووی نے کہا یعنی جہت جس کو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ

فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هَكَذَا)) ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ ((أَرُونِي عَبِيرًا)) فَقَامَ فَتًى مِنْ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمْ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ.

داہنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لیوے۔ پھر اپنے کپڑے کو تہ بہ تہ لپیٹا۔ بعد اس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھر والوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا۔ رسول اللہؐ نے اس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جابرؓ نے کہا اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔

٧٥١٥- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ)) قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنْ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ)).

٧٥١٥- جابرؓ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے بطن بواط کی لڑائی میں (وہ ایک پہاڑ ہے جہینہ کے پہاڑوں میں سے) اور آپ تلاش میں تھے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کی باری آئی چڑھنے کی اس نے اونٹ کو بٹھایا اس پر چڑھا پھر اس کو اٹھایا تو وہ کچھ اڑا۔ وہ انصاری بولا شاء (یہ کلمہ ہے اونٹ کے ڈانٹنے کا) خدا تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت کرتا ہے اپنے اونٹ پر؟ وہ انصاری بولا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ وہ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مت بددعا کرو اپنی جانوں کے لیے اور مت بددعا کرو اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالوں کے لیے ایسا نہ ہو یہ بددعا اس ساعت میں نکلے جب خدا سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر آفت آئے)۔

٧٥١٦- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ عُشَيْشِيَةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ((رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ

٧٥١٦- جابرؓ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شخص ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر رکھے گا آپ بھی پیے اور ہم کو بھی پلاوے گا؟ جابر نے کہا میں کھڑا

فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا)) قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ ((أَتَأْذَنَانِ)) قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّإِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ

ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاوے گا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتھ جاتا ہے؟ تو جبار بن صخر اٹھے۔ خیر ہم دونوں آدمی کنویں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے پھر اس پر مٹی لگائی بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ لبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہؐ دکھلائی دیئے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو (مجھ کو پانی پلانے کی اپنے جانور کو)؟ ہم نے عرض کیا ہاں رسول اللہ! آپ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اس نے پانی پیا پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا پھر آپ اس کو الگ لے گئے اور بٹھا دیا بعد اسکے رسول اللہؐ حوض کی طرف آئے اور وضو کیا۔ اس میں سے میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جبار بن صخر حاجت کیلئے گئے۔ رسول اللہؐ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے میرے بدن پر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو الٹنے لگا وہ چھوٹی ہوئی اس میں پھندنے لگے تھے آخر میں نے اس کو اوندھا کیا پھر اس کے دونوں کنارے الٹے پھر اس کو باندھا اپنی گردن سے۔ بعد اس کے میں آیا اور رسول اللہؐ کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر جبار بن صخر آئے انھوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہؐ کی بائیں طرف کھڑے ہوئے آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہؐ نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو خبر نہیں بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے)۔ جب رسول اللہؐ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے جابر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اسکے دونوں کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

عَلَى حَقْوِكَ)).

٧٥١٧- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَأُقْسِمُ أُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأُعْطِيَهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا.

۷۵۱۷- جابر نے کہا پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اس کو پھراتا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہمارے گلپھڑے زخمی ہو گئے (پتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی اور خشکی سے)۔ پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی بانٹنے والے نے اس کو کھجور دی وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔

٧٥١٨- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

۷۵۱۸- پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لے کر رسول اللہؐ نے کچھ آڑ نہ پائی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی۔ پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ وہ آپ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جس کی ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھی آپکے ساتھ ہوا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ بیچا بیچ میں ان درختوں کے پہنچے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ کے حکم سے وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ جابر نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوا اس ڈر سے کہیں رسول اللہؐ مجھ کو نزدیک دیکھیں اور اور دور تشریف لے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول

مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ ((يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي)) قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ)) قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ لِي فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ ((إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ)).

اللہؐ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے آئے جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر میں جہاں کھڑا تھا تو نے دیکھا؟ جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور ان کو لے کر آ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا ہوا تھا تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف ڈال دے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔ جابر نے کہا میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی پھر میں ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آیا اس جگہ پر جہاں رسول اللہؐ ٹھہرے تھے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف۔ پھر آپ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔

٧٥١٩- قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ)) فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِيَ ((انْطَلِقْ إِلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ))

٧٥١٩- جابر نے کہا پھر ہم لشکر میں آئے رسول اللہؐ نے فرمایا اے جابر لوگوں میں پکار و وضو کریں۔ میں نے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہؐ کے لیے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرانی مشک میں جو لکڑی کی شاخوں پر لٹکتی۔ آپ نے فرمایا اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اسکی مشک میں کچھ پانی ہے میں گیا دیکھا تو مشک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں۔ اگر میں اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو

قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ ((**اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ**)) فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ ((**يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ**)) فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ ((**خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ**)) فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأَى.

٧٥٢٠- وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ ((**عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ**)) فَأَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا

بھی پی لے۔ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس مشک میں تو پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں اگر میں اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی جائے۔ آپ نے فرمایا جا اور اس مشک کو میرے پاس لے آ۔ میں اس مشک کو لے آیا۔ آپ نے اسکو اپنے ہاتھ میں لیا پھر زبان سے کچھ فرمانے لگے جس کو میں نہ سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے پھر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے جابر آواز دے کہ قافلہ کا کڑھا لاؤ (یعنی بڑا ظرف پانی کا)۔ میں نے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپ کے سامنے اس کو رکھ دیا رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ اس کڑھے میں پھیرا اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے جابر وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا۔ میں نے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ کڑھے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا آپ نے فرمایا اے جابر آواز دے جس کو پانی کی حاجت ہو (وہ آئے)۔ جابر نے کہا لوگ آئے اور پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا کوئی ایسا بھی رہا جس کو پانی کی احتیاج ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ کڑھے میں سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔

۷۵۲۰- اور لوگوں نے شکایت کی آپ سے بھوک کی آپ نے فرمایا قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلاوے پھر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا ہم نے اس کے کنارے آگ سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور کھایا اور سیر ہوئے۔ جابر نے کہا پھر میں اور فلاں اور فلاں

(۷۵۲۰) ☆ اس حدیث میں رسول اللہ کے کئی معجزے مذکور ہیں درختوں کا رام ہو جانا آپؐ کے ساتھ چلنا، قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا، پانی کا بڑھا دینا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہے۔

قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَأْطِئُ رَأْسَهُ.

پانچ آدمی اس کی آنکھ کے حلقے میں گھس گئے ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا)۔ پھر ہم نے اس کی پسلی لی پسلیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زین اس پر تھا وہ اس پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی)۔

بَابُ فِي حَدِيْثِ الْهِجْرَةِ

باب: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث

۷۵۲۱- عَنِ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنْ

۷۵۲۱- براء بن عازبؓ سے روایت ہے ابو بکرؓ میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے میرے مکان تک۔ میرے باپ نے مجھ سے کہا کجاوہ اٹھا لے میں نے اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ اس کی قیمت لینے کو۔ میرے باپ نے کہا اے ابو بکر مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہؐ کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف بھاگے مکہ سے)؟ ابو بکر نے کہا کہ ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دو پہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا، ہم کو سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا۔ اسکا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اسکے پاس اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہؐ آرام فرمائیں اس کے سایہ میں پھر میں نے وہاں کملی بچھائی۔ بعد اسکے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ سو رہئے اور میں آپ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا)۔ پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آرہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا میں مدینہ

الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِي إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اشْرَبْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ ((أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ)) قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُتِينَا فَقَالَ ((لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا)) فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا.

والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا ہاں ہے۔ میں نے کہا تو دودھ دوہ دے گا ہم کو؟ وہ بولا ہاں پھر اس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اس کا تھن صاف کر لے بالوں اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (راوی نے کہا) میں نے براء بن عازب کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے جھاڑتے تھے۔ خیر اس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں پانی رکھتا تھا رسول اللہؐ کے پینے اور وضو کرنے کیلئے۔ ابو بکرؓ نے کہا پھر میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اٹھے ہیں۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے کہا یارسول اللہؐ یہ دودھ پیجئے۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا آ گیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا)۔ اس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی میں نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم کو تو کافروں نے پالیا۔ آپ نے فرمایا مت فکر کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر رسول اللہؐ نے سراقہ پر بددعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی) وہ بولا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئے اس کو پھیر دوں گا تم میرے لیے دعا کرو (کہ خدا تعالیٰ مجھ کو اس عذاب سے چھڑا دے)۔ آپ نے اللہ سے دعا کی وہ چھوٹ

(۷۵۲۱) ☆ نووی نے کہا یہ جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار توجیہیں کی ہیں ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہوں گے جس کے مال میں تصرف کر سکتے ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جس کو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے۔ اول کی دو توجیہیں عمدہ ہیں۔

گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی کافر اس کو ملتا تو وہ کہہ دیتا ادھر میں سب دیکھا آیا ہوں غرض جو کوئی ملتا سراقہ اس کو پھیر دیتا۔ ابو بکرؓ نے کہا سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

۷۵۲۲- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ و قَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي وَهَذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((**أَنْزِلُ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ**)) بِذَلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ

۷۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آ پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بد دعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ اس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ کا حال چھپا دوں گا ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے اس میں سے ایک تیر آپ لیتے جائیے اور آپ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے۔ آپ کو جو حاجت ہو ان میں سے لیجیے۔ آپ نے فرمایا مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔ ابو بکر نے کہا پھر رات کو ہم مدینہ میں پہنچے لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اتریں (ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ آپ ہمارے پاس اتریں)۔ آپ نے فرمایا میں بنی نجار کے پاس اتروں گا وہ عبدالمطلب کے ننھیال کے لوگ تھے۔ آپ نے ان کو عزت دی ان کے پاس اتر کر پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ کو دیکھنے کے لیے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

☆ ☆ ☆

(۷۵۲۲) ☆ یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث میں آپؐ کا ایک کھلا معجزہ ہے۔ دوسرے فضیلت ہے حضرت ابو بکرؓ کی۔ تیسرے خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے۔ چوتھے استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے۔ پانچویں فضیلت ہے اللہ پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی۔ چھٹے استحباب ہے اترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس۔

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ
قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر

۷۵۲۳- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ يُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ**)).

۷۵۲۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو **حطة** یعنی بخشش گناہوں کی، ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور **حطة** کے بدلے کہنے لگے **حبة فی شعرة** یعنی دانہ بالی میں ایک روایت میں ہے **حنطة فی شعرة** کہنے لگے۔

۷۵۲۴- عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوُفِّيَ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

۷۵۲۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول اللہ ﷺ پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن بہت وحی آئی۔

۷۵۲۵- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ أُنْزِلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي.

۷۵۲۵- طارق بن شہاب سے روایت ہے یہود نے حضرت عمرؓ سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** سورۂ مائدہ میں (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا)۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتری اور کس دن اتری اور جس وقت اتری اس وقت رسول اللہؐ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ ٹھہرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ

اس دن جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے)۔

٧٥٢٦–عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَأَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ.

٧٥٢٦- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اتری یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا وقت آگیا (کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات میں۔

٧٥٢٧–عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

٧٥٢٧- طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگے اے امیر المومنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی آیت؟ وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم آخر تک حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری۔ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی)۔

٧٥٢٨– عَنْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ

٧٥٢٨- عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورۂ نساء کے شروع میں) وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی اخیر تک۔ یعنی اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے یہ ہے کہ یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں ہو (یعنی پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو اس کے مال میں (مثلاً چچا کے مال میں) پھر اس

أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

ولی کو اس کا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر راضی ہوں اور حکم کیا ان کو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں سے جو پسند آئے ان کو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا لوگوں نے یہ آیت اترنے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لڑکیوں کے باب میں پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یستفتونك فی النساء آخر تک (اسی سورۂ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں تو کہہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے باب میں اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب میں ان یتیم عورتوں کے باب میں جن کا تم مقرر مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو تو کتاب پڑھے جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا ان کو اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت کریں مگر اس صورت میں جب انصاف کریں۔

۷۵۲۹- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ.

۷۵۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ

۷۵۳۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اس کا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال بھی ہو اور کوئی اس کی طرف سے جھگڑنے والا سوا اس کی ذات کے

إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا.

نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اس کو تکلیف دی اور بری طرح اس سے صحبت رکھے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح کر لو اور عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں حلال کیں میں نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کر لے گی اس کا مال دے دو۔)

٧٥٣١- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ.

٧٥٣١- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم پر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب میں یہ آیت اتری اس یتیم لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال میں شریک ہو (ترکہ کی رو سے) پھر وہ نفرت کرے اس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بھی اس کا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں حصہ لے گا۔ آخر اس لڑکی کو یونہی ڈال رکھے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے۔

٧٥٣٢- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ الْآيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا.

٧٥٣٢- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے **یستفتونك فی النساء** آخر تک یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی۔ پھر وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کر دے وہ اس کے مال میں شریک ہو پھر اس کو یونہی ڈال رکھے۔

٧٥٣٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ.

٧٥٣٣- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے یہ آیت **ومن كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فلياكل بالمعروف** (سورۂ نساء کے شروع میں) یعنی جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کھاوے اتری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا متولی ہو اس کو درست کرے اور اس کو سنوارے۔ وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کھاوے اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھاوے۔

٧٥٣٤–عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ.

٧٥٣٤- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٥٣٥– عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

٧٥٣٥- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

٧٥٣٦– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتْ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتْ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

٧٥٣٦- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورۂ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آ گئے آخر تک خندق کے دن اتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کا فروں پر جن کو تم نے نہیں دیکھا)۔

٧٥٣٧– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا الْآيَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ.

٧٥٣٧- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت (سورۂ نساء میں) وان امراۃ خافت من بعلھا آخر تک۔ یعنی اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس میں اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اس کے پاس رہے۔ اب خاوند اس کو طلاق دینا چاہے (اس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے مجھ کو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت کے پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتری۔

٧٥٣٨– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي.

٧٥٣٨- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی آیت کے باب میں وان امراۃ خافت آخر تک کہا یہ آیت اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت کی اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے اس کو اپنے باب میں۔

۷۵۳۹- عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَبُّوهُمْ.

۷۵۳۹- عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا اے بھانجے میرے حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے لیے انھوں نے ان کو برا کہا (وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں ہے **ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان** مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمانؓ کو برا کہتے تھے یا اہل شام جو حضرت علیؓ کو برا کہتے تھے اور حروریہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے)۔

۷۵۴۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۵۴۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۴۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

۷۵۴۱- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کوفہ والوں نے اختلاف کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصداً اس کا بدلہ جہنم ہے آخر تک (یہ آیت سورۂ نساء میں ہے)۔ میں ابن عباسؓ کے پاس گیا ان سے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت آخر میں اتری اور اس کو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے۔ (اوپر گزر چکا کہ ابن عباسؓ کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے قصداً اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں اور جمہور علماء اس کے خلاف میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے پر یہ ضروری نہیں کہ یہ بدل خواہ مخواہ دیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے)۔

۷۵۴۲- عَنْ شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ بْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ.

۷۵۴۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۵۴۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ

۷۵۴۳- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے کہا ابن عباس سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو **ومن یقتل مومنا متعمداً** آخر تک میں نے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور **والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق** (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہیں پکارتے اور جو جان اللہ تعالیٰ

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ.

نے حرام کی ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ ہے **الا من تاب و امن وعمل صالحا** یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔ یہ آیت سورۂ فرقان میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کے مخالف ٹھہری) ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے تو مومن جب مومن کو قصداً مارے اس کی توبہ قبول نہ ہو گی البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پھر ایمان لائے اور توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہو گی اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی۔)

٧٥٤٤- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِلَى قَوْلِهِ مُهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْإِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَأَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ

٧٥٤٤-ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت **والذین لایدعون مع اللہ الہا** آخر الی **قولہ مہانا** تک مکہ میں اتری۔ مشرکوں نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **الا من تاب وامن** آخر تک یعنی جو ایمان لاوے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا۔ ابن عباسؓ نے کہا جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لیوے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہو گی۔

٧٥٤٥- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي

٧٥٤٥- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورۂ فرقان میں ہے **والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر** آخر تک جس کے بعد یہ ہے **الا من تاب وامن** کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت مکی ہے اور اس کو منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری **ومن یقتل مومنا متعمدا** آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو عمداً قتل

الْفُرْقَانِ إِلَّا مَنْ تَابَ.

کرے اس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

٧٥٤٦- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ تَدْرِي آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ أَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ.

۷۵۴۶- عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو جانتا ہے کہ آخر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کونسی ہے۔ میں نے کہا ہاں اذا جاء نصر اللہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو نے سچ کہا۔

٧٥٤٧-عَنْ أَبُو عُمَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنِ سُهَيْلٍ.

۷۵۴۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٥٤٨- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَأَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ.

۷۵۴۸- ابن عباسؓ سے روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں۔ وہ بولا السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں۔ تب یہ آیت اتری مت کہو اس کو جو سلام کرے تم کو یہ کہہ کر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے)۔ ابن عباسؓ نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے (تو معنی یہ ہوں گے جو تم سے صلح سے پیش آئے)۔

٧٥٤٩- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا.

۷۵۴۹- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں دروازے سے نہ گھستے بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کر ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھسا۔ لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورۂ بقرہ میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازہ سے آؤ اخیر تک۔

٧٥٥٠- عَنِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ.

۷۵۵۰- ابن مسعودؓ سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت سے لے کر اس آیت کے اترنے کے وقت تک الم یان للذین امنوا آخر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر چار برس کا عرصہ گزرا (یہ آیت سورۂ حدید میں ہے اور وہ

مدنی ہے)۔

بَاب فِي قَوْلِه تَعَالَى خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

باب: اللہ تعالیٰ کے قول خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کے بارے میں

۷۵۵۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلَى فَرْجِهَا وَتَقُولُ الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ.

۷۵۵۱- ابن عباسؓ سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا ڈالتی اس کو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آج کھل جاوے گا سب یا بعض۔ پھر جو کھل جاوے گا اس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یہ واہی رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ آیت اتری **خذوا زینتکم عند کل مسجد** یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ۔

۷۵۵۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ لَهُنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

۷۵۵۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کما کر لا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہے (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کراوے تو گناہ مالک پر ہو گا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا)۔

۷۵۵۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزِّنَى فَشَكَتَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

۷۵۵۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں ایک کا نام مسیکہ دوسری کا نام امیمہ۔ وہ دونوں سے جبراً زنا کرواتا۔ انھوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اتری **ولا تکرھوا فتیاتکم**۔

(۷۵۵۳) ☆ نووی نے کہا اس آیت میں یہ جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لیے کہ جبر اسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے نہ بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرانا چاہیں اور مالک قلّہ

٧٥٥٤- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمْ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنْ الْجِنِّ أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنْ الْجِنِّ.

۷۵۵۴- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ یہ آیت سورۂ بنی اسرائیل کی) جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں۔ (عبداللہ نے) کہا جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی مسلمان ہو گئی اور پوجا کرنے والے ویسے ہی اس کی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی (یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری)۔

٧٥٥٥-عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمْ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنْ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنْ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنْ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمْ الْوَسِيلَةَ.

۷۵۵۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ آیت جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈتے ہیں اس وقت اتری کہ بعضے آدمی چند جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہو گئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ ان کو پوجتے رہے تب یہ آیت اتری **اولئك الذين يدعون يبتغون** آخر تک۔

٧٥٥٦- عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۵۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٥٥٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمْ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنْ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنْ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمْ الْوَسِيلَةَ.

۷۵۵۷- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

بَاب فِي سُورَةِ بَرَاءَةَ وَالْأَنْفَالِ وَالْحَشْرِ

باب: سورۂ براءۃ اور انفال اور حشر کے بارے میں

٧٥٥٨- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ آلتَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا

۷۵۵۸- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سورۂ توبہ۔ انھوں نے کہا توبہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی (کافروں اور منافقوں کی) اس سورت میں برابر اتر رہا و منہم و منہم یعنی لوگوں

ف دوسرے شخص نے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں۔ ایک روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تھیں معاذہ اور مسیکہ اور امیمہ اور عمرہ اور اروی اور قتیلہ اور وہ ان سب کو جبراً خرچی پر چلاتا۔

ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ.

کا حال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک لوگ سمجھے کوئی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر نہ کیا جائے گا اس سورت میں۔ میں نے کہا سورۂ انفال انھوں نے کہا وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہیں)۔ میں نے کہا سورۂ حشر انھوں نے کہا وہ بنی نضیر کے باب میں اتری۔

٧٥٥٩- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهَا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

٧٥٥٩- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کی ہو۔ اس سے رد ہو گیا امام ابو حنیفہؒ کے قول کا کہ شراب خاص ہے انگور سے کیونکہ یہ حضرت عمر نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں چاہتا ہوں اے لوگو! کاش رسول اللہ ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنی اس کے ترکہ کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔

٧٥٦٠-عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

٧٥٦٠- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٧٥٦١- عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى

٧٥٦١- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الزُّبَيْرِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ.

٧٥٦٢- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

۷۵۶۲- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے (یہ آیت سورۂ حج میں) **هذا خصمان اختصموا فی ربهم** یعنی یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے اپنے رب کے لیے اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن صف سے باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور عبیدہ بن حارثؓ اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

٧٥٦٣- عَنْ أَبِي ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَذَانِ خَصْمَانِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

۷۵۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

☆ ☆ ☆

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر سارے بدن کے روئیں زبان ہو جاویں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری نعمتوں کا شکر میں ادا نہیں کر سکتا تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتواں کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کرایا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور جس پر سب مسلمان بے کھٹکے عمل کر سکتے ہیں۔ یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرمالے اور میری بھول چوک کو معاف فرمادے اور میری عمر اور صحت میں برکت دے تاکہ میں اسی طرح تیری مدد سے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ ختم کروں۔ یا اللہ مجھ کو بخش دے اور میرے والدین اور میرے بھائیوں اور میرے عزیزوں اور استادوں اور مشائخین کو۔ یا اللہ مدد کر اس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب میں۔ یا اللہ برکت دے اس کی عمر اور اقبال میں اور برکت دے اس کے مال اور اولاد میں یا اللہ بخش دے اس کو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھاپا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو۔ آمین یا رب العالمین۔

الحمد للہ کتاب صحیح مسلم شریف مکمل ہوئی

امروز سعید و مسعود:۔ ۱۶ مئی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ
مطابق :۔ ۱۱ رجب ۱۴۰۱ ہجری المقدس

شرعی احکام کا دلنشین، دل آویز اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اُردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلربا، دلفریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

- سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ، پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
- کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ، عمدہ اور نفیس ہیں۔
- اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
- ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
- خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

باذوق قارئین کیلئے | لاجواب کتب | بہترین معیار کیساتھ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اُردو بازار، لاہور

http://islamiurdubook.blogspot.com